بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نور الہدیٰ خورد

تصنیف لطیف

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو

مترجم

ڈاکٹر کے بی نسیم

حضرت سلطان باھو اکیڈمی

هُوَ

اللّٰهُ

محمّد صلی اللہ علیہ وسلم

انتساب

بندہ اس کتاب کو بصد عجز و احترام اپنے مرشد کامل، قطب دوراں، غوث زماں، شہباز طریقت، ہادیٔ راہ حقیقت، پیکر لطف وکمال، اعلیٰ حضرت جناب حافظ فیض سلطان ؒ کے نام گرامی پر جذبات وامتنان کے ساتھ منسوب کرتا ہے، جن کی درویشانہ اور فقیرانہ زندگی کو دیکھ کر سلطان العارفین حضرت سلطان باہوؒ کی تعلیمات وافکار عالیہ کی روح سے آشنا ہوا، اور جن کے فیضان توجہ اور برکات تربیت کا یہ راست نتیجہ ہے۔

خادم درگاہ سلطانیؒ

نسیم

فہرست

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
۶	دیباچہ	۱
۷	سلطان العارفین حضرت سلطان باہوؒ کے مختصر سوانح حیات	۲
۱۵	حمد و نعت	۳
۱۹	سبب تصنیف کتاب	۴
	باب اوّل	
۴۱	مدینۃ القلب کے ذکر میں اور شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت، راہ راستی اور مذہب کے بیان میں۔	۵
	باب دوم	
۶۷	ذکر اسم اللہ اور مقام فقر فنا فی اللہ کے بارے میں	۶
	باب سوم	
۷۹	ذکر مراقبہ و خواب غرق اور تفرید و تجرید کے بارے میں	۷
۸۵	شرح خواب و مراقبہ	۸
۸۹	شرح فتح الابواب تجلیات و تحقیقات	۹
	باب چہارم	
۹۹	ذکر نفی اثبات اور ذکر ضرب جہر و خفیہ کے بارے میں	۱۰
	باب پنجم	
۱۱۷	در ذکر دعوت عشق سروان شہسوار مطلب زود مقصود طرفۃ العین	۱۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

"روحی شریف"، "تیغ برہنہ"، "کلید التوحید خورد"، "گنج الاسرار"، "نفل القاء"، "مجالستہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم"، "اورنگ شاہی"، "عین الفقر"، "دیوان باہوؒ" (فارسی)، "کشف الاسرار"، "کلید جنت"، "محبت الاسرار"، "قرب دیدار"، "مفتاح العارفین"، "اسرار قادری"، "دیدار بخش خورد"، "دیدار بخش کلاں"، "محکم الفقراء"، "توفیق الہدایت"، "عین العارفین"، اور "عقل بیدار" کے بعد "نور الہدیٰ خورد" سلطان العارفین حضرت سلطان باہوؒ کی یہ بائیسویں قلمی تصنیف ہے، جو راقم الحروف کی جانب سے تدوین و اُردو ترجمہ و تشریح کے ساتھ شائع کی جا رہی ہے۔

"نور الہدیٰ" (خورد) کی تدوین و تہذیب کرتے وقت سلطان محمود مدرس سکنہ علوڈل تحصیل میانوالی کے قلمی نسخہ مکتوبہ ۱۲۲۲ھ کو پیش نظر رکھا گیا ہے اسی نسخہ کی مدد سے متن تیار کیا گیا ہے۔ اور پھر اسی سے یہ اُردو ترجمہ اور تشریح کی گئی ہے۔

"نور الہدیٰ خورد" کا موضوع بھی حضرت سلطان باہوؒ کی دیگر کتب کی طرح اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، تصور اسم اللہ ذات اور مقام فقر فنا فی اللہ ہے۔

آخر میں بارگاہ رب العزت میں ملتجی ہوں کہ وہ اس کتاب کو تشنگان بادۂ معرفت کے لیے موجب ہدایت اور ناچیز کے لیے توشۂ آخرت بنائے اور بندہ کو اپنے پیر و مرشد کے نقش قدم پر چلنے اور ان کے عظیم مشن کو جاری و ساری رکھنے کی لگن میں باقی ماندہ زندگی بسر کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ "آمین"۔

لاہور ۱۵ جون ۱۹۹۹ء

طالب دُعا
تسیم

سلطان العارفین حضرت سلطان باہوؒ کے مختصر سوانح حیات

برصغیر میں اسلام کا فروغ اور اس کی اشاعت ہمارے صوفیائے کرامؒ کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے۔ ان بزرگانِ دین کی تبلیغ کا سرچشمہ انکا بلند کردار، ان کی خدا ترسی، عالمگیر محبت، خلوص نیّت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بتائے ہوئے طریق زندگی بندگی سے والہانہ وابستگی جیسے پُرکشش پہلو تھے جنہوں نے انسانوں کے تمام طبقات میں لازوال پذیرائی حاصل کی اور جن کے باعث لاکھوں غیر مسلمین دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہوؒ کی ذات بابرکات ان برگزیدہ ہستیوں میں ایک انفرادی تشخص کی حامل ہے۔ آپ کا عارفانہ کلام تین صدیاں گزر جانے کے بعد آج بھی دلوں کو عشق خداوندی سے مسحور کر دیتا ہے۔ خاص کر اس بے چینی اور نفسانفسی کے دور میں ان کے کلام میں انسانیت کے لیے نہ صرف طمانیت قلبی کا سامان ہے، بلکہ سچائی اور خلوص کے راستے پر دوبارہ پلٹ آنے کا پیغام ابدی بھی ہے۔

حضرت سلطان باہوؒ ۱۰۳۹ھ بمطابق ۱۶۳۰ء میں شورکوٹ کے نواح میں پیدا ہوئے۔ آپ نے لڑکپن کی زندگی حالت یتیمی میں بسر کی، لیکن آپ کی صالح اور نیک سیرت والدہ حضرت بی بی راستیؒ نے جن کا سینہ نور توحید سے منور تھا، آپکی تربیت اس انداز سے کی کہ آپ ایک دن دنیا کے سامنے چمکتے ہوئے آفتاب بن کر نمودار ہوئے۔ آپ کی تمام عمر سیر و سفر اور گمنامی میں گزری۔ آپ ہمیشہ اپنے آپ کو لوگوں سے پوشیدہ رکھتے تھے اور انوار ذات کی کثرت تجلیات کے سبب کبھی کوئی کرامت کا ظہور ہوتا، تو آپ وہ جگہ چھوڑ کر کسی اور جگہ چلے جاتے تاکہ لوگوں کی زیادہ آمد و رفت

یادِ حق اور عبادتِ الٰہی میں خلل انداز نہ ہو۔

آپ کی نظرِ کرم اور توجۂ باطنی سے بے شمار طالبانِ حق رسیدہ ہو گئے۔ آپ کی نظرِ عنایت اور توجۂ باطنی کی تاثیر کا یہ عالم تھا کہ آپ ایک ہی نگاہ سے جاہل کو عالم اور مُردہ دل کو زندہ دل، روشن ضمیر اور کامل ولی اللہ بنا دیتے تھے۔ کسی دنیادار کو نظر بھر کر دیکھتے، تو اُسے دل کی دنیا میں آباد کر دیتے اور دولتِ اُخروی سے مالا مال کر دیتے تھے۔ اگر کسی غیر مسلم پر آپ کی نظرِ لطف و کرم پڑ جاتی، تو اُسے کلمۂ طیبہ پڑھ لینے کے سوا کوئی چارہ نہ ہوتا تھا۔ اس طرح ہزاروں غیر مسلم محض آپ کی نظرِ کرم سے حلقہ بگوشِ اسلام ہوتے۔ سبحان اللہ! یہ کتنا بڑا فضلِ خداوندی ہے کہ اس نے اپنے حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُمت کے اولیاء کرامؒ کی نظر میں اتنی تاثیر پیدا کر دی۔

آپ کا وصال مبارک ۶۳ برس کی عمر میں ۱۱۰۲ھ مطابق ۱۶۹۱ء میں ہوا۔ آپ کا مزار مبارک ضلع جھنگ تحصیل شورکوٹ میں تھانہ گڑھ مہاراجہ سے چار کلو میٹر کے فاصلہ پر دریائے چناب سے جنوب مغرب کی طرف ایک گاؤں میں واقع ہے، جو آپ ہی کے اسم مبارک یعنی موضع سلطان باہوؒ سے موسوم ہے۔ یہ دربار شریف ایک عالیشان محل کی صورت میں اعلیٰ کاشی گری کے فن کا ایک شاندار نمونہ ہے، جو پرانے دربار شریف سے شمال مغرب میں صرف چار فرلانگ کے فاصلہ پر تعمیر ہوا ہے۔

پنجاب میں حضرت سلطان العارفین سلطان باہوؒ کی خانقاہ مرکزِ تجلیات و انوارِ ربانی ہے، جہاں ہزارہا خلقِ خدا شب و روز حاضری دے کر روحانی تشنگی دُور کرتی ہے۔ اس مرکزی درگاہ پر آج کل حضرت سلطان غلام جیلانی مدظلہ العالی سجادہ نشین ہیں۔

علمِ تصوف میں حضرت سلطان باہوؒ نے ایک سو سے زائد کتابیں فارسی زبان میں تحریر فرمائی ہیں۔ آپ کی تصانیف کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ پڑھنے کے ساتھ ہی ان کی تاثیر بھی شروع ہو جاتی ہے۔ اور ان میں سے کسی ایک کا بلاناغہ مطالعہ ہی طالبِ حقیقی کو منزلِ مقصود تک پہنچا دیتا ہے۔

آپ خود فرماتے ہیں کہ میری نگارشات اکثر القائیہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی لطیف تاثیرات طالبِ حق کے رگ و پے میں اترتی چلی جاتی ہیں۔ اس کا حوصلہ بڑھتا ہے۔ اور اسے اپنی خوابیدہ صلاحیتیں بیدار ہوتی نظر آتی ہیں۔ اپنی تصنیف لطیف "اورنگ شاہی" (جو بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر کے لیے لکھی گئی تھی) میں ارشاد فرماتے ہیں۔ "جو اس رسالہ کو پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کا مطلب پورا کرے گا۔ اور وہ دنیا و آخرت میں لایحتاج رہے گا، بلکہ اس رسالہ کا مطالعہ عین فرض ہے، کیونکہ یہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور میں پہنچا دیتا ہے۔ پس جو شخص اسے محبت اور اخلاص سے پڑھے گا، اسے ظاہری مُرشد کی ضرورت نہیں رہے گی، کیونکہ اس کے مطالعہ سے ہمیشہ کے لیے لوحِ محفوظ منکشف ہو جاتی ہے اور جہاں چاہتا ہے، اپنی دید کو توفیق پہنچا سکتا ہے۔"

حضرت سلطان باہوؒ کی سردست تقریباً تیس فارسی میں قلمی کتب ملتی ہیں جو راقم الحروف کے پاس فوٹوسٹیٹ کی صورت میں موجود ہیں۔ ان میں سے خاکسار نے مندرجہ ذیل قلمی کتب کا اُردو ترجمہ و تشریح کی ہے۔

۱۔ رسالہ روحی شریف
۲۔ دیوان باہوؒ (فارسی) مرتبہ
۳۔ تیغِ برہنہ
۴۔ کلید التوحید خورد
۵۔ گنج الاسرار
۶۔ نفض القار
۷۔ مجالسۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
۸۔ کشف الاسرار

٩- اورنگ شاہی
١٠- کلید جنت
١١- اسرار قادری
١٢- توفیق الہدایت
١٣- محبت الاسرار
١٤- دیدار بخش خورد۔
١٥- دیدار بخش کلاں
١٦- عین العارفین
١٧- عین الفقر
١٨- قرب دیدار
١٩- محکم الفقراء
٢٠- مفتاح العارفین
٢١- عقل بیدار
٢٢- نور الہدیٰ خورد

کلامِ باھوؒ کی اہمیت و ارزش

آپ کے عارفانہ کلام کا ماحصل یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس بابرکت سے مقام حضوری کے بغیر فقر ناتمام اور خام رہ جاتا ہے۔ آپ کے ہاں بیعت سے قلبی محبت اور سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے عقیدت جزو ایمان ہے۔ حصول معرفت کے لیے اسم اللہ ذات کا تصور اور دعوت قبور کا علم بہت ضروری ہے۔ انسان کا وجود کئی باطنی جسموں کا حامل ہے اور ہر باطنی جسم اسم اللہ کی غایت اور ذکر اذکار کی ماہیت سے تعلق رکھتا ہے۔ اس طرح باطنی اجسام اور باطنی ارواح کو مرد فقیر حاصل کرلیتا ہے، جو کہ ایک عظیم کرشمۂ قدرت ہے۔ ہُو کی آواز جو تمام باطنی لطائف سے ایک سالک میں آنا شروع ہوتی ہے، اُسے سلطان الاذکار کہتے ہیں۔ آپ کے ملفوظات اور کلام سے جو لطائف اور اہم نکات اخذ ہوتے ہیں، نہایت ہی عظیم معنوی حیثیت کے حامل ہوتے ہیں۔

حضرت سلطان العارفین قدس اللہ سرہٗ کا مسلک اور عقیدہ اہلسنت والجماعت کا ہے اور طریقہ قادریہ سروریہ سے آراستہ ہے۔ اور آپ امام اعظم حضرت ابوحنیفہ المعروف

نعمان کوفیؒ کے فقہ کے پیرو ہیں۔ آپ کی تصانیف سے فلسفۂ وجود و شہود میں ہم آہنگی ملتی ہے۔ توحید، جانثاری، وجدان، مذمت ریاکاری کا بیان ملتا ہے۔ آپ کے کلام میں درد عشق، تلقین، شرع و عرفان نمایاں ہے۔ آپ کے نزدیک علم اصل میں وہ ہے جو اللہ تعالیٰ تک پہنچا دے اور دل کو محبوب حقیقی کی تجلی گاہ بنادے۔

آج کے روحانیت سوز ماحول میں جب کہ انفرادی اور اجتماعی ہر سطح پر مادیت اور براہمیت کے فروغ نے بالآخر انسان کی باطنی شخصیت کو شکست و ریخت کا شکار بنادیا ہے، ہر طرف انتشار، کجروی اور بے راہ روی کی ایک لہر دوڑ رہی ہے اور مسلمان ہمہ گیر زوال سیرت میں مبتلا ہیں۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ بھٹکی ہوئی انسانیت کو پھر سے رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چشمۂ فیض کی طرف متوجہ کیا جائے اور اتباع سنت و پیروی شریعت کو ملک میں فروغ دینے کے لیے سلطان العارفین حضرت سلطان باھوؒ اور دیگر اولیائے کرامؒ کے حقیقی مشن کو عالمی سطح پر جاری و ساری کیا جائے۔ اور اس سلسلے میں منظم انقلابی تحریک چلائی جائے، جس کا منتہائے مقصود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و اتباع کے جذبہ کو ایک زندہ اور فعال قوت بنا کر مردہ دلوں کو ذوق رہبری سے سرشار کرنا ہو۔

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمدؐ سے اُجالا کر دے
(علامہ اقبالؒ)

رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ اَجْمَعِیْنَ ○

بدانکہ چند کلمات مقامات از کشف کرامات درجات تحقیقات مشاہدات تجلیات صفات ذات توحیدات فقر مبتدی و متوسط و منتہی علم الیقین تزکیۂ نفس عین الیقین تجلیۂ روح فنا فی اللہ تجلیۂ سر بقا باللہ خواص اسرار الہام، وہم و دلیل، ذکر، فکر، قرب وصال، مستی حال، احوال، حضور مذکور، محاسبہ مراتب ادنیٰ و اعلیٰ، صغریٰ و کبریٰ، استدراج، شرک و کفر، خطرات نفسانی، معصیت شیطانی، قبض و بسط، جذب، مشاہدہ، حیرت، عبرت، شوق اشتیاق، دعوت سلک سلوک، سالک مجذوب، سالک موصول، واصل شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت، سہو، سکر، طیر سیر، برزخ اسم اللہ و فنا فی اللہ، اسم برزخ فنا فی الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فنا فی ہو و اسم فنا فی الفقر، برزخ تصورات فنا فی الشیخ، تصور، تصرف، حقائق، طالب، مرشد، پیر، مرید ہر یکی را موافق نص حدیث و راہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و شرع شریف تحقیق و امتحان نمودہ کہ در ہیچ خلاف تحقیق امتحان نمودہ کہ در ہیچ خلاف ولاف نیست۔

صاحب تصنیف باھُو مع ھُو در معانی غواص لامکانی ابن محمد بازید عرف اعوان در زمان حضرت سلطان بادشاہ خلائق پناہ محی الدین اورنگ زیب بادشاہ غازی عادل بادل، زاہد، عابد، واقف اسرار ربانی، آگاہ علم سبحانی، این کتاب را خطاب "نور الہدیٰ" نہادہ شد۔

ابیات

ہر کتابی نکتہ از نور الہدیٰ ہر حرف اسرار سری از خدا

دونوں جہاں کے پروردگار کا شکر ہے اور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ، آپکی آل و اصحاب اور اہل بیت سب پر درود و سلام ہو۔

اے طالب صادق! اچھی طرح جان لے کہ کشف و کرامات، درجات، تحقیقات، مشاہدات، تجلیات، صفات، ذات، توحیدات، فقر مبتدی، متوسط اور منتہی، علم الیقین، تزکیۂ نفس، عین الیقین، تجلی روح، فنا فی اللہ، تجلی سر بقا باللہ، خواص اسرار الہام، وہم، دلیل، ذکر، فکر، قرب، وصال، مستی حال، احوال، حضور، مذکور، محاسبہ ادنیٰ، اعلیٰ اور چھوٹے بڑے مراتب، استدراج، شرک، کفر، خطرات نفسانی، معصیت شیطانی، قبض و بسط، جذب، مشاہدہ، حیرت، عبرت، شوق اشتیاق، دعوت سلک سلوک، سالک مجذوب، سالک موصول، واصل شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت، سہو، سکر، طیر سیر، اسم اللہ کا تصور، فنا فی اللہ، فنا فی الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تصور، فنا فی ہو، فنا فی فقیر، فنا فی الشیخ کے تصورات، تصور، تصرف، حقائق، طالب، مرشد، پیر اور مرید ہر ایک کے مقامات کے چند کلمات میں سے ہر ایک کو قرآن، حدیث اور راہ و شرع محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موافق تحقیق کر لیا ہے اور آزما لیا ہے۔ اس میں کسی قسم کی کوئی خلاف بات نہیں اور نہ ہی کوئی لاف زنی ہے۔

صاحب تصنیف باھُو مع ھُو معانی کا موتی لامکانی غوطہ خور ابن محمد بازید عرف اعوان نے حضرت سلطان بادشاہ خلائق پناہ محی الدین اورنگ زیب بادشاہ غازی، عادل، بادل، زاہد، عابد، اسرار ربانی سے واقف، علم سبحانی سے آگاہ، کے زمانے میں یہ کتاب مکمل کر کے اسکا نام "نور الہدیٰ" رکھا گیا۔

ابیات

ہر کتاب "نور الہدیٰ" کا ایک نکتہ ہے۔ اس کتاب کا ہر حرف اللہ کے بھیدوں میں سے ایک بھید ہے۔

در مطالعہ دار دائم صبح و شام — عارف باللہ شوی واصل تمام
باتو گویم یاد داری بالیقین — اسم اللہ کن تصور عین بین
اسم اللہ راہ رہبر پیش تو — اسم اللہ بس ترا دیگر مگو
اسم اللہ رابہ در دل نقش بند — باتو گویم بشنو ای ہوشمند!
از ہمہ بیگانہ و بد نام شو — در بحر دل غوطہ خور گمنام شو
از خلق خلق نہ خلل و نہ خطر — خلق انسان دیگر ایشان گاؤ خر
مردہ دل دیوانہ شیطان الرجیم — ہمنشین شیطان مشو ای دل سلیم!
از ہمہ بگریز چون تیر از کمان — تا شوی از شر شیطان در امان
ماسوی اللہ از دل خود دور کن — ذکر فکر و خلوت پُر نور کن
تا توانی ہمنشین درویش باش — در محبت عاشق دل ریش باش

○

قولہ تعالیٰ:۔
وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ؕ[1]

بیت

پنج گنج است پنج باب این کتاب — ہر کہ این را خواند واصل شد شتاب

○

[1] سورہ طٰہٰ ۲۰ : ۴۷

اس کتاب کو صبح و شام ہمیشہ زیر مطالعہ رکھ۔ اس کی برکت سے تو عارف باللہ اور اللہ کے ساتھ مکمل طور پر واصل ہو جائے گا۔

جو کچھ میں تم کو کہہ رہا ہوں۔ تو اس بات کا یقین کر۔ تو اسم اللہ کا تصور کر۔ اور اسے عین بعین دیکھ۔

اسم اللہ ہی راہ اور تیرے سامنے راہبر بھی ہے۔ اسم اللہ ہی تیرے لیے کافی ہے۔ اسکے علاوہ کچھ نہ کہہ۔

اسم اللہ کا تصور تو اپنے دل میں نقش کر لے۔ اے ہوشمند انسان! میں تجھے یہ بڑے کام کی بات بتا رہا ہوں۔

تو سب سے بیگانہ ہو جا چاہے تو بدنام ہو جائے۔ دل کے سمندر میں غوطہ لگا اور گمنام ہو جا۔

مخلوق کے اخلاق سے نہ پریشانی ہے اور نہ ہی کوئی خطرہ ہے۔ اخلاق ہی سے انسان ہے۔ خلق کے بغیر تو گائے گدھے کی طرح حیوان ہے۔

(اسم اللہ تعالیٰ سے غافل) مردہ دل، دیوانہ اور لعنتی شیطان ہے۔ اے دل سلیم کے مالک! تو شیطان کا ساتھی نہ بن۔

تو ان سب سے اس طرح بھاگ جا جیسے تیر کمان سے بھاگ جاتا ہے۔ تاکہ تو شیطان کے شر سے محفوظ ہو جائے۔

اسم اللہ کے سوا تو ہر چیز کو اپنے دل سے دور کر دے۔ اپنے ذکر اور فکر اور تنہائی کو اسم اللہ کے تصور سے پُر نور کر لے۔

جہاں تک تجھ سے ہو سکے، تو کسی درویش کا ہمنشین بن جا۔ ایک عاشق کی محبت سے تیرا دل بھی زخمی ہو جائیگا۔

ارشاد خداوندی ہے: "جس نے ہدایت کی پیروی کی، وہ سلامت رہا"

بیت

اس کتاب کے پانچ باب اگویا پانچ خزانے ہیں، جو کوئی بھی اس کا مطالعہ کرے گا، وہ بہت جلد اللہ تعالیٰ سے واصل ہو جائے گا۔

سبب تصنیف کتاب

یہ کتاب اس واسطے تصنیف کی گئی ہے کہ راہ طریقت کے سالک غلطی نہ کھائیں اور گمراہی میں نہ پڑیں۔ اگر باطن میں نبوی دلیل اور تمثیل نہ ہوتی، تو راہ حقیقت کے تمام سالک کافر ہو جاتے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

"جو باطن ظاہر کے مخالف ہو، وہ باطل ہے۔"

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

"جس راہ کو شریعت رد کرے، وہ کفر کی راہ ہے۔"

یہ کتاب صاحب توفیق اور رفیق حق عالموں، فقیروں، درویشوں اور مشائخوں کی کسوٹی ہے۔ اس میں ناقص اور پیر کامل اور پختہ اور خام مریدوں میں سے ہر ایک کا مفصل حال بیان کیا جائیگا۔ جاننا چاہیے کہ فقیر کی دو اقسام ہیں۔

ایک صاحب ریاضت۔ دوم صاحب اجازت۔

صاحب ریاضت وہ ہے، جو رات کو جاگے اور دن کو روزہ رکھے جب تک کہ ایسی ریاضت سے دن بدن ربوبیت کے راز، لامکانی ہوتیت کا مشاہدہ اور انبیاء، اولیاء، اہل اللہ، مومن، غوث و قطب کی روحانیت کی صحبت اور درجات و طبقات حاصل نہ ہوں، وہ صاحب ریاضت نہیں، بلکہ راہزن ہے، کیونکہ ایسی ریاضت کا طالب عزّ و جاہ کی گمراہی کے جنگل میں ہے۔ اے مزدوری میں بہشت لینے والے زاہد ریاضت اور ہوائے نفسانی کے مغرور سُن! فقیر فنا فی اللہ کے لیے ان دو باتوں کا ہونا ضروری ہے۔

ایک وصال الٰہی کا قرب حضور۔ دوسرا ارواح اہل قبور کی تسخیرات کی دعوت۔ جس فقیر میں یہ دونوں باتیں ہوں گی، وہ کسی کا محتاج نہ ہوگا۔ اور نہ وہ کسی سے ڈرے گا۔

که روندگان راه غلط نه خورند و در گمراهی نیفتند. اگر در باطن دلیل و تمثیل نبوی صلی الله علیه وآله وسلم نبودی، روندگان راه معنی همه کافر شدندی.

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

كُلُّ بَاطِنٍ مُخَالِفٌ لِظَاهِرٍ فَهُوَ بَاطِلٌ [1]

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

كُلُّ طَرِيقَةٍ رَدَّتْهَا الشَّرِيعَةُ فَهِيَ زَنْدِقَةٌ [2]

پیغمبر صلی الله علیه وآله وسلم فرمود راهی را که رد کند شریعت، آن راه کفر است، محک علماء و الفقراء و درویش شیخ و مشائخ و پیر کامل و ناقص است. طالب پخته و خام هر یکی را شرح علیحده علیحده کند صاحب توفیق رفیق حق. باید دانست فقیر بر دو قسم است، یکی صاحب ریاضت، دوم صاحب اجازت.

صاحب ریاضت آنست که قائم اللیل و صائم النهار باشد تا از ریاضتی که روز بروز راز ربوبیت و مشاهدهٔ لامکانی هوتیت و صحبت مهر روحانی انبیاء و اصفیاء و اولیاء و اهل الله و مؤمن و مراتب غوث و قطب و درجات طبقات نماید، آن ریاضت راهزن است که طالب ببادیهٔ ضلالت عزّ و جاه است. بشنو ای زاهد بهشت مزدور با زهد و ریاضت هوای نفس مغرور! این دو چیز فقیر فنا فی الله را باید ضرور.

یکی قرب وصال الله حضور، دوم دعوت تسخیرات ارواح اهل قبور. فقیر لا یحتاج گردد و از هیچ کس نه لرزد.

---

[1] الحدیث

[2] مرغوب القلوب تبریزی

بیت

اسم اللّٰہ می برد مارا حضور — مشکل آسان میشود زاہل قبور

پیری کہ خام از باطن ناتمام۔

حدیث

اَلسُّکُوْتُ حَرَامٌ عَلٰی قُلُوْبِ الْاَوْلِیَآءِ ؕ[1]

قَوْلُہٗ تَعَالٰی،

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ؕ[2]

دوم فقیر صاحب اجازت آنست کہ کُنْ فَیَکُوْنُ آن را نشان است۔

ہر چیزی را کہ بگوید شو بشود باِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔

حدیث

لِسَانُ الْفُقَرَآءِ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ ؕ[3]

قَوْلُہٗ تَعَالٰی،

کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ ؕ[4]

شان او شان است۔ از چہل چلہ ریاضت بہتر است یک سخن فقیر صاحب اجازت۔ مرشد کامل و پیر مکمل عارف باللہ مرشد کامل فنا فی اللہ آنست کہ اگر طالب اللہ را ریاضت کناند سالہا سال و اگر عطا ر لطف فیض بخش کند، طرفہ زد بوصال۔ ہر کہ را بنوازد بیک نظر مرتبہ برابر خود سازد۔ نشود شہباز سبحانی در خانہ کرکس و ماکیان نگنجد۔ مجاہدہ آنست کہ باشد مشاہدہ والا بی فائدہ۔ خاص ریاضت آنست کہ بحکم اجازت

---

[1] نقل از عوارف معارف

[2] سورہ الحجرات، ۴۹ : ۱۳

[3] الحدیث

[4] سورہ الرحمٰن، ۵۵ : ۲۹

بیت

اسم اللّٰہ ہمیں اللّٰہ تعالیٰ کے عین سامنے لے جاتا ہے۔ ہماری تمام مشکلات اہل قبور سے آسان ہو جاتی ہیں۔

جو پیر باطن کا خام اور نامکمل ہے (اس میں یہ دونوں باتیں نہیں ہونگی)،

حدیث

"اولیاء اللّٰہ کے قلوب پر خاموشی حرام ہے۔"

ارشاد باری تعالیٰ ہے؛

"اللّٰہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ وہ قابل تعظیم ہے، جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔"

دوم صاحب اجازت فقیر وہ ہے، جس کی نشانی کُنْ فَیَکُوْنُ ہے یعنی جس چیز کو وہ کہتا ہے کہ "ہو جا" وہ حکم الٰہی سے ہو جاتی ہے۔

حدیث

"فقراء کی زبان اللّٰہ تعالیٰ کی تلوار ہوتی ہے۔"

ارشاد خداوندی ہے؛

"وہ (اللّٰہ تعالیٰ) ہر روز ایک نئی اعلیٰ شان میں ہوتا ہے۔"

اس کی یہ شان ہے، صاحب اجازت فقیر کی ایک بات چالیس چلوں کی ریاضت سے بہتر ہے۔ مرشد کامل، پیر مکمل، عارف باللہ، مرشد کامل فنا فی اللہ وہ شخص ہوتا ہے۔ کہ اگر طالب اللہ کو ریاضت کرائے تو سالہا سال تک۔ اور اگر لطف و مرحمت کی نگاہ کرے، تو ایک لحظہ میں وصال کرا دے۔ جس کسی پر نوازش کرے، تو اسے ایک ہی نظر میں اپنے مرتبے کے برابر کر دے۔ اعوذ ہے، شن! سبحانی شہباز مکھی اور مرغی کے گھر میں نہیں سماتا۔ مجاہدہ وہ ہے، جس میں مشاہدہ ہو، ورنہ سب بے فائدہ ہے۔ خاص ریاضت وہ ہے، جو مرشد مرقی کی اجازت اور اس کے حکم سے کی جائے۔ ایسی ریاضت سے

مرشد مربی تشنگی و گرسنگی و خطرات غیر سوای اللہ ہمہ از دل برخیزد، چنانچہ اہل اللہ را خوردن،
مجاہدہ و خواب استغراق حضور، مرشد مشاہدہ نماید۔

ریاضت دو قسم است :۔

یکی بانفس فنا، دوم ریاضت بجہت نام و ناموس رجوعات خلق بانفس و ہوا،
مستی زلف خال قیل و قال حسن و عشق، سرود و سماع، دیوانگی و سر و پا برہنگی ریش تراشیدن
وآہ کشیدن بگریہ و پارچہ دریدن و بہر سُود دویدن و شراب نوشیدن و تارک الصلوٰۃ این
ہمہ نشان مرشد خام و طالب است۔ و طالب باین شرائط موصوف کہ۔

اوّل حافظ قرآن۔

دوم فضیلت تمام۔

سوم حوصلہ وسیع۔

چہارم از ہر علم باخبر۔

پنجم صاحب دانش آثار۔

والّا نہ جاہلان ہزاران ہزار بیک نظر دیوانہ کردن چہ مشکل این کار طالب علم بجز
امتحان نشود طالب و اگر شود از ہمہ فعلہ اولیٰ۔

حدیث

اَلجَاھِلُ کَجُعَلٍ یَمُوْتُ فِی فِعْلِہٖ [1]

حدیث

اَلشَّیْیُ شَیْیٌ وَالجَاھِلُ لَیْسَ بِشَیْیٍ [2]

---

[1] الحدیث

[2] ایضاً۔

بھوک، پیاس اور ماسوی اللہ کے تمام خطرات دل سے دُور ہو جاتے ہیں، چنانچہ
اہل اللہ کی خوراک، مجاہدہ اور خواب استغراق حضور ہوتا ہے۔ مرشد مشاہدہ
کراتا ہے۔

ریاضت کی دو اقسام ہیں :۔

ایک نفس کی فنا کے لیے، دوم نام و ناموس اور رجوعات خلق کے لیے جس
میں نفسانی خواہشات، زلف و خال کی مستی، حسن و عشق کی قیل و قال، سرود و سماع،
دیوانگی، سر اور پاؤں سے ننگے رہنا، داڑھی کٹوانا، آہیں بھرنا، رونا اور کپڑوں کو پھاڑنا،
شراب پینا اور نماز کا ترک کرنا ہوتا ہے۔ یہ تمام علامات خام مرشد اور ناتمام ادھورے
طالب کی ہیں۔ طالب میں حسب ذیل اوصاف ہونے چاہئیں۔

پہلے یہ کہ وُہ حافظ قرآن ہو۔

دوسرے یہ کہ وُہ اعلیٰ درجہ کی فضیلت رکھتا ہو۔

تیسرے یہ کہ وُہ حوصلہ وسیع رکھتا ہو۔

چوتھے یہ کہ وہ ہر علم سے باخبر ہو۔

پانچویں یہ کہ وہ صاحب دانش آثار ہو۔

ورنہ ہزاروں ہزار جاہلوں کو ایک ہی نگاہ سے دیوانہ بنا دینا کیا مشکل کام ہے؟
طالب علم کبھی امتحان کے بغیر طالب نہیں ہوتا۔ اور اگر طالب ہو جائے، تو اس کا یہ فعل
سب سے بہتر ہوتا ہے۔

حدیث

"جاہل گبریلے کی طرح ہے، جو اپنے کام میں مرجاتا ہے یعنی کسی کام میں
ترقی نہیں کرتا۔"

حدیث

"چیز تو پھر بھی چیز ہوتی ہے، لیکن جاہل کوئی چیز نہیں۔"

قولہٗ تعالیٰ :-

وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ [۱]

قولہٗ تعالیٰ :-

اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ [۲]

حدیث

حَیَاتُ النَّاسِ بِالرُّوْحِ وَحَیَاتُ الرُّوْحِ بِالْعَقْلِ وَحَیَاتُ الْعَقْلِ بِالْعِلْمِ [۳]

علم اگر بر نفس زند مار بود و اگر بر روح زند یار بود۔ عالم آنست کہ حق را حق رساند و باطل را باطل گرواند۔

حدیث

خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا کَدَرَ [۴]

علم دانی چیست؟ رفیق انیس زاہد بی علم ابلیس۔ علم مونس جان است۔ زاہد بی علم شیطان است۔

حدیث

مَنْ تَزَهَّدَ بِغَيْرِ عِلْمٍ جُنَّ فِي آخِرِ عُمُرِهٖ أَوْ مَاتَ كَافِرًا [۵]

فقیر کہ موافق علم نباشد۔

حدیث قدسی

لَمْ يَتَّخِذِ اللّٰهُ وَلِيَّ جَاهِلًا [۶]

علم عین است و عین دانش را گویند۔ ہر کہ از اللہ تعالیٰ غافل و بی ترس و مردہ و سیاہ دل و طالب دنیا و خجل از حق دور شان اگر تمام تحصیل دارد و تحصیل بی

---

۱ سورہ آل عمران: ۷ ، ۲ سورہ المجادلہ: ۱۱ ، ۳ الحدیث ۴ ایضاً
۵ نقل از تفسیر منزل نور مکی۔ ۶ حدیث قدسی۔

ارشادِ خداوندی ہے :-

"وہ لوگ جو علم میں راسخ (مضبوط) ہیں"۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :-

"وہ لوگ جن کو علم کے درجات دیے گئے ہیں"۔

حدیث

"انسان کی زندگی روح سے ہے اور روح کی زندگی عقل سے اور عقل کی زندگی علم سے ہے"۔

علم اگر نفس پر اثر انداز ہو، تو اس کے حق میں سانپ کا سا عمل کرتا ہے، اور اگر روح پر اثر انداز ہو، تو وہ بمنزلہ دوست کے ہے۔ عالم وہ ہے، جو حق کو حق تک پہنچائے اور باطل کو باطل گردانے۔

حدیث

"جو صاف ہے، وہ لے لے اور جو میلا ہے، اسے چھوڑ دے"۔

کیا تو جانتا ہے کہ علم کیا شئے ہے؟ (غور سے) سن! علم رفیق اور غمخوار ہے۔ بے علم زاہد شیطان ہے۔ علم جان کا ہمدرد ہے۔ بے علم زاہد شیطان ہے۔

حدیث

"بغیر علم کے زاہد کو شیطان آخری عمر میں پاگل بنا دیتا ہے۔ یا اس کی موت کفر پر کر دیتا ہے" جو فقیر کہ علم کے موافق نہیں ہوتا۔

حدیث قدسی

"اللہ تعالیٰ کسی جاہل کو اپنا دوست نہیں بناتا"۔

علم عین ہے اور عین دانش کو کہتے ہیں۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے غافل ہے، اور بے ترس، مردہ اور سیاہ دل ہے۔ اور دنیا کا طالب ہے، وہ شرمندہ اور حق سے

دانش است۔

بیت

هرچہ خواہی خوانی واز علم بخوان　　　اسم اللہ باتو ماند جاودان

حدیث قدسی

فَاِذَا ذَکَرْتَنِیْ شَکَرْتَنِیْ وَاِذَا نَسِیْتَنِیْ کَفَرْتَنِیْ ؕ[1]

بیت

کسی کو غافل از وی یک زمان است　　　در آندم کافر است اما نہان است

حدیث

اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْمُکَاشِفَۃِ وَعِلْمُ الْمُعَامِلَۃِ ؕ[2]

مُرشد کامل آنست کہ از وی اوّلاً بیک نظرش چہار علم واضح و روشن شود، چنانچہ حضرت آدم را۔

قَوْلُہٗ تَعَالٰی، وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا ؕ[3]

ہر گاھیکہ رُخ نماید و خبر خود علم در وی در آرد۔ چون :

اوّل علم تکبیر۔

دوم علم تاثیر۔

سوم علم اکسیر۔

چہارم علم تفسیر۔

---

[1] حدیث قدسی [2] الحدیث [3] سورۃ البقرہ ۲ : ۳۱

دُور ہے۔ ایسے لوگ اگر سب۔ بھی حاصل کرلیں، تو بھی بخیل اور بے دانش ہیں۔

بیت

تُو جو کچھ بھی پڑھنا چاہتا ہے، اسم اللہ کے علم سے پڑھ۔ اسم اللہ تیرے ساتھ ہمیشہ رہے گا۔

حدیث

"جب تُو مجھے یاد کرتا ہے تو گویا تو میرا شکر کرتا ہے۔ اور جب تُو مجھے بھول جاتا ہے، تو میری ناشکری کرتا ہے"

بیت

اگر کوئی شخص ایک گھڑی بھی اپنے رب سے غافل ہے، تو وہ اس وقت کافر ہے، اگرچہ یہ (کفر) پوشیدہ ہے۔

حدیث

"دو ہی علم ہیں، ایک علم مکاشفہ، دوسرا علم معاملہ"

کامل مرشد وہ ہے کہ اس کی پہلی نگاہ ہی سے چار علم روشن اور واضح ہو جائیں، جیسا کہ حضرت آدم علیہ السّلام کو ہوئے تھے۔

ارشادِ خداوندی ہے :-

"اور آدم علیہ السّلام کو ان سب کے نام سکھا دیئے"

اور جس وقت چہرہ دکھائے، اپنا علم اس میں داخل کردے، وہ چار علم یہ ہیں :-

اوّل : علم تکبیر۔

دوم : علم تاثیر۔

سوم : علم اکسیر۔

چہارم : علم تفسیر۔

بیت

ہیچ علمی بہتر از تفسیر نیست ہیچ تفسیری بہ از تاثیر نیست

چون اسم اللہ طالب اللہ را در وجود ذات جاری شود و طالب اللہ عارف گردد۔

حدیث

مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْءٌ [۱]

پس از عارف باللہ ہیچ چیز پوشیدہ نیست، آنچہ فی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ است۔
این شرف محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است۔ عیب مدار و رو بسوی اللہ آر۔

قَوْلُہٗ تَعَالٰی :۔

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ [۲]

اگر طالب اللہ را ظاہر علم نباشد، تابع علماء باشد۔

حدیث

اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ [۳]

فرمود پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعلیم کرد مرا پروردگار خود۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

قَوْلُہٗ تَعَالٰی :۔

اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ [۴]

---

[۱] الحدیث
[۲] سورۃ الانعام ۶ : ۸۰
[۳] علامہ تبریزیؒ حضرت ملا علی قاریؒ، اَدَّبَنِیْ فَاَحْسَنَ تَادِیْبِیْ، مشکوٰۃ شریف۔
[۴] سورۃ البقرہ ۲ : ۳۰۔

بیت

کوئی بھی علم اس کی تفسیر سے بڑھ کر نہیں ہے۔ کوئی بھی تفسیر اس کی تاثیر سے بڑھ کر نہیں ہے۔

جب طالب اللہ کے وجود اور اس کی ذات میں اسم اللہ جاری ہو جاتا ہے، تو طالب اللہ عارف ہو جاتا ہے۔

حدیث

"جس نے اللہ تعالیٰ کو پہچان لیا، اس سے کوئی چیز مخفی نہیں رہتی۔"

پس عارف باللہ سے کچھ چیز پوشیدہ نہیں ہے، جو کچھ بھی زمین اور آسمانوں میں ہے۔

یہ شرف محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ اس پر نکتہ چینی نہ کر اور اللہ تعالیٰ کی طرف رُخ کر۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

"میں نے یکسو ہو کر اپنا منہ زمین اور آسمانوں کے خالق کی طرف کیا ہے اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں۔"

اگر طالب اللہ کو ظاہری علم نہ ہو، تو علماء کی تابعداری کرے۔

حدیث

"مجھے میرے پروردگار نے خود ادب سکھایا۔"

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"کہ میرے پروردگار نے خود مجھے تعلیم دی۔"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

ارشاد خداوندی ہے :

"بیشک مجھ کو معلوم ہے کہ جس کا تمہیں علم نہیں۔"

کسی را کہ اسم اللہ در وجود جاری گردد و قرار گیرد، اوّل آن را علم لدنی بکشاید۔

قولہ تعالیٰ: وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ؕ[1]

برکت اسم اللہ و اسم اعظم۔

قولہ تعالیٰ:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ؕ[2]

قولہ تعالیٰ:۔

اَلرَّحْمٰنُ ۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ؕ[3]

بی ذکر و بی فکر و بی مجاہدہ و ریاضت از راہ برزخ اسم اللہ و یا از راہ باطنی و یا همنشینی قبر اولیا اللہ و بہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدخل حضور پرنور مشرف و معزز گرداند و مشکل آن را از حضور آسان و دور گرداند بکناند۔

حدیث

اِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ ؕ[4]

ہر کہ بحضور حیات النبی شک آرد، کافر گردد، نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْھَا۔

پیر آن را گویند کہ بپا پیروی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور رساند۔ ہر کہ بہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسید، عیب مدار۔ این سنت عظیم و صراط المستقیم۔ جز بدیدن این معائنہ طالب و مرید درست نیارد۔

---

۱ سورہ الکہف، ۱۸: ۶۵۔

۲ سورہ العلق، ۹۶: ۱-۲

۳ سورہ الرحمٰن، ۵۵: ۱-۴

۴ مشکوٰۃ شریف۔

جس شخص کے وجود میں اسم اللہ جاری اور قرار پکڑ جائے، پہلے اسے علم لدنی حاصل ہوتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

"اُسے (اپنے بندے کو) ہم نے اپنے پاس سے علم سکھایا۔" اسم اللہ اور اسم اعظم کی برکت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

"پڑھ اپنے پیدا کرنے والے کا نام لیکر جس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا۔"

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

"وہ رحمٰن ہے، اسی نے قرآن سکھلایا۔ اور اسی نے انسان کو پیدا کیا، پھر اسکو بولنا سکھایا۔"

بغیر ذکر، فکر، مجاہدہ اور ریاضت کے اسم اللہ کی راہ برزخ یا راہ باطنی اور یا اولیاء اللہ کی قبر کی ہمنشینی سے، اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہو کر حضور پرنور سے معزز و مشرف کر دیتی ہے اور اس کی مشکل کو حضور سے آسان اور دور کرا دیتی ہے۔

حدیث

"بیشک شیطان میری صورت کبھی نہیں بن سکتا۔ جس نے مجھے دیکھا گویا اس نے خدا کو دیکھا۔"

جو شخص حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں شک کرتا ہے، وہ کافر ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے اپنی پناہ میں رکھے۔

پیر اس کو کہتے ہیں جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متواتر پیروی کرے اور حضور میں پہنچا دے۔ جو کوئی مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچ گیا، وہ فلاح پاگیا۔ اس پر نکتہ چینی نہ کر۔ بلکہ یہ سیدھی راہ اور بڑا عظیم طریقہ ہے۔ جب تک اس معائنہ کو نہ دیکھ لیا جائے، طالب اور مرید بننا درست نہیں۔

حدیث

اَلْمُرِیْدُ لَا یُرِیْدُ [1]

وطالب اللہ طلب مقام روح توحید و مرشد در طلب دُنیا نفس پلید مجلس راست نیاید و مُرشد و پیر کامل مانند محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است و ناقص پیر و مرشد مثل شیطان است عمر ضائع مکن و رہزن پیر و مُرشد کہ بہ این طور توفیق ندارد، لائق ارشاد نیست۔ از آن بہتر است راہزن۔

ابیات

علم را آموز اوّل باز اینجا بیا	جاہلان را پیش حضرت حق تعالیٰ نیست جا
علم حق نور است روشن مثل اُو انوار نیست	علم باید با عمل بی عمل جز خر بار نیست

قَوْلُہٗ تَعَالٰی :-

كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا [2]

سبیل اللہ نہ تعلق بعلم وارد و نہ بجہل۔ آن محض محبت خاص باخلاص، چنانچہ اصحاب کہف، اگر بعلم بودی بلعم باعور بودی و اگر بطاعت بودی ابلیس مہجور۔ کسی کہ ہر دو جہان در مُشت آن را چہ حاجت خواندن و نوشتن و قلم گرفتن بانگشت۔

بیت

علم نحو و صرف خوانی فقہ خوانی یا اصُول	جز وصال حق تعالیٰ دُور مانی ای جہول

---

[1] الحدیث [2] سورۃ الجمعہ ۶۲ : ۵

حدیث

"مُرید وُہ ہے، جس کی اپنی کوئی خواہش نہ ہو۔"

اور طالب اللہ تو روح توحید کے مقام کی طلب میں ہو۔ اور مُرشد نفس پلید کی خاطر دُنیا کی طلب میں ہو۔ تو ایسی مجلس اچھی معلوم نہیں ہوتی۔ مُرشد اور کامل پیر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مانند ہے۔ اور ناقص پیر اور مُرشد شیطان کی طرح ہے۔ (اس کی خدمت میں) اپنی عمر (خواہ مخواہ) ضائع نہ کر۔ وُہ راہزن ہے۔ جو پیر و مُرشد اس طرح کی توفیق نہیں رکھتا، وُہ ارشاد کے لائق نہیں ہے۔ اس سے تو راہزن بہتر ہے۔

ابیات

سب سے پہلے تو علم (اسم اللہ) سیکھ۔ پھر یہاں آ۔ جاہل لوگوں (اسم اللہ سے غافل) کی اللہ کے ہاں کوئی قدر و منزلت نہیں ہے۔

حق کا علم (اسم اللہ کا علم) ایک روشن نُور ہے۔ اسکی مثل اور کوئی نُور نہیں ہے۔ علم تو عمل کیلئے ہے۔ بے عمل عالم گدھے پر کتابیں رکھنے کی مانند ہے۔

ارشاد خداوندی ہے :-

عالم بے عمل کی مثال وُہی ہے، جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے :-

" اس کی مثال گدھے کی ہے، جو پیٹھ پر کتابیں لئے کر چلتا ہے۔"

اللہ کی راہ کو نہ علم سے تعلق، نہ جہالت سے واسطہ۔ یہ تو محض محبت اور اخلاص کی راہ ہے، جیسے اصحاب کہف کا کُتا (جنتی ہُوا) اگر علم ہی سے راہ حاصل ہوتی، تو بلعم باعور[1] (کامیاب) ہوتا۔ اگر طاعت کے متعلق ہوتی، تو شیطان کیوں لعنتی بنتا۔ جس شخص کی مٹھی میں دونوں جہان ہوں، اس کو لکھنے پڑھنے اور اُنگلیوں میں قلم پکڑنے کی کیا ضرورت ہے؟

بیت

تو بیشک علم نحو یا صرف یا فقہ یا اصول ساری زندگی پڑھتا رہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات والے علم (اسم اللہ ذات) کے سوا، اے جاہل! تو تمام علوم سے دُور رہے گا۔

---

[1] بلعم باعور بنی اسرائیل میں ایک بہت بڑا عالم ہو گزرا ہے۔ وہ مستجاب الدعوات تھا۔ آخر اس کی برکت کفر پر ہوئی اور کتے کی طرح زبان نکالے بھٹکتا رہا۔

علم فضیلت بسیار و صاحب تقویٰ بیشمار۔ خدا پرست کس و نفس پرست همه کس پس ای فرزند آدم! از سنگ کمتر مباش۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰی :

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ ؕ[۱]

بنا برآں کسی که هفت روزه خدمت فقیر عارف باللہ باعتقاد درست کند بهتر از عبادت هفتاد سال، چرا که از فقیر دو مقام حاصل شود۔ مقام يَعْبُدُوْنَ وَيَعْرِفُوْنَ ، حجت من قرآن است و حجت جاہل کفار شیطان۔ بدانکه طالب العلم در علم اسیر است، اگرچه صاحب تفسیر است۔ و هیچ جاہل ابلیس نه شد، و هیچ عالم عامل خبیث نگشت۔

علم سه حرف است و علم سه حرف است، و عمل (نیز) سه حرف است۔ مجموعه نُه حروف شدند، وجود را محمود صفت گردانند و با انوار ایمان منوّر سازند در راه فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جز فقیر محمود نگشاید۔

حدیث

اَلْعِلْمُ حِجَابُ الْاَكْبَرِ ؕ[۲]

بیت

علم باطن همچو مسکه علم ظاهر همچو شیر
کی بود بی شیر مسکه کی بود بی پیر پیر

چون طالب اللہ باللہ یکتا شود، دوئی از میان برخیزد و فقر فخر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رُخ نماید۔ و همه پرده بکشاید۔

فقیر بر شش قسم است۔

اوّل فقیر توفیقی۔

---

[۱] سورہ بنی اسرائیل ۱۷ ، ۷۰ ۔ [۲] کتاب التعرف

فضیلت کے علم بہت ہیں اور صاحب تقویٰ بیشمار ، مگر خدا پرست بہت کم ہیں۔ اور نفس پرست تو سبھی ہیں۔ پس اے آدم کے فرزند! تو پتھر سے کم تر نہ ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

" ہم نے بنی آدم کو عزت و توقیر دی "۔

اس بنا پر جو شخص سات روز تک درست اعتقاد کے ساتھ کسی عارف باللہ فقیر کی خدمت کرے، تو اس کا یہ فعل ستر سال کی عبادت سے بہتر ہے، کیونکہ فقیر سے دو مقام حاصل ہوتے ہیں۔ عبادت والا مقام ، اور معرفت والا مقام۔ میری دلیل قرآن ہے اور جاہل کی دلیل کفر اور شیطان ہے۔

جان لے کہ طالب علم علم ہی میں پھنسا ہوا ہے۔ خواہ وہ صاحب تفسیر ہی کیوں نہ ہو اور کوئی جاہل ابلیس نہیں ہوا، اور عامل عالم خبیث نہیں ہوا۔

علم کے تین حروف ہیں اور علم کے بھی تین حروف ہیں اور عمل بھی تین حروف پر مشتمل ہے۔ مجموعہ نو حروف ہو گئے۔ وہ جمع ہو کر وجود کو نیک صفت بنا دیتے ہیں اور ایمانی انوار سے منور کر دیتے ہیں اور راہ فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیک خصال فقیر کے سوا نہیں کھلتی۔

حدیث

" علم ایک بڑا بھاری حجاب ہے "۔

بیت

باطنی علم مکھن کی مانند ہے اور ظاہری علم مثل دودھ کے ہے، جس طرح مکھن بغیر دودھ کے ہونا ناممکن ہے، اسی طرح پیر کے بغیر پیر بننا بھی ناممکن ہے۔

جب طالب اللہ، اللہ تعالیٰ سے یکتا ہو جاتا ہے، تو دوئی درمیان سے اٹھ جاتی ہے۔ اور فقر فخری رُخ دکھاتا ہے۔ اور سب پردے کھل جاتے ہیں۔

فقیر چھ قسم کا ہوتا ہے :۔

اوّل فقیر توفیقی۔

قَوْلُہٗ تَعَالٰی :۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ ؎۱

دوم فقیر طریقی۔
سوم فقیر تحقیقی۔
چہارم فقیر زندیقی۔
پنجم فقیر تفریقی۔
ششم فقیر حقیقی۔

کہ آن سلطان الفقر است۔ بجز حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیگر کس نہ دیدہ۔ ہر کہ بیند برفاقت و کرم ایشان بیند و آنکہ از متابعت ایشان خلاف کند، در ہر دو جہان پریشان شود کہ فقیر بمثل نگینہ در ہر دو جہان چون خاتم۔ فقر را بیند بینا، چہ بیند نابینا۔

حدیث

اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ ؎۲

کسی را کہ بمقدار حبہ حب دنیا در دل باشد، خدا نخواستہ کہ آن را حق حاصل باشد و طالب واصل۔

ہر کہ دعوی کند کہ مرا دین و دنیا ہر دو عطا است، غلط گوید، خطا است۔

حدیث

حُبُّ الدُّنْیَا وَالدِّیْنِ لَا یَسْکُنَانِ فِیْ قَلْبٍ کُلِّھَا کَالْمَآءِ وَالنَّارِ فِیْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ ؎۳

بیت

مرا ز پیر طریقت نصیحتی یاد است　　کہ غیر یاد خدا ہر چہ ہست برباد است

؎۱ سورہ ہود ۱۱: ۸۸ ؎۲ زین العلم از حضرت ملا علی قاریؒ و جامع الصغیر از علامہ سیوطیؒ۔ ؎۳ الحدیث۔

ارشاد خداوندی ہے:

"اور اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہی بن آتا ہے۔"

دوم فقیر طریقی۔
سوم فقیر تحقیقی۔
چہارم فقیر زندیقی۔
پنجم فقیر تفریقی۔
ششم فقیر حقیقی۔

جو فقر کا بادشاہ ہے سوائے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کسی شخص نے نہیں دیکھا، اور جو دیکھتا ہے، انکی رفاقت اور کرم سے دیکھتا ہے اور جو اُن کی متابعت کے خلاف کرتا ہے، وہ دونوں جہان میں پریشان ہوتا ہے کیونکہ فقیر دونوں جہان میں انگوٹھی میں نگینے کی طرح ہے۔ فقیر کو کوئی آنکھوں والا دیکھ سکتا ہے۔ اندھا کیا دیکھے گا؟

حدیث

"فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔"

جس کے دل میں ذرہ بھر بھی دنیاوی محبت ہے، اسے کبھی حق حاصل نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ طالب واصل بن سکتا ہے۔

جو شخص یہ دعویٰ کرے، کہ دین اور دنیا دونوں اسے عطا ہوئی ہیں، وہ غلط کہتا ہے اور خطا پر ہے۔

حدیث

دین اور دُنیا کی محبت دونوں کبھی ایک دل میں اکٹھی نہیں رہ سکتیں جس طرح کہ آگ اور پانی ایک ہی برتن میں جمع نہیں ہو سکتے۔

بیت

مجھے اپنے پیر طریقت کی ایک نصیحت یاد ہے، کہ خدا کی یاد کے علاوہ جو کچھ بھی دُنیا میں ہے، سب برباد ہونے والا ہے۔

حدیث

اَلدُّنْیَا مَنَامٌ وَّالْعَیْشُ فِیْهَا اِحْتِلَامٌ ۔[1]

---

[1] نقل از صحاح ۔

حدیث

"دُنیا (گویا) ایک خواب (کا نام) ہے، اور اس کا عیش احتلام کی مانند ہے"۔

باب اوّل

درذکر مدینۃ القلب و مذہب و راہ راستی متابعت شریعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بدانکہ قلب مثل خانہ و ذکر اللہ مانند فرشتہ و خطرات حُبِّ دُنیا چون سگ و سگ در خانہ کہ باشد فرشتہ در آن خانہ نہ در آید۔

حدیث

لَا يَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ فِيْ بَيْتِ الْكَلْبِ [1]

بیت

دل یکی خانہ ایست ربّانی — خانہ دیو را چہ دل خوانی

حدیث

اَلدُّنْيَا جِيْفَةٌ وَّطَالِبُهَا كِلَابٌ [2]

ذکر قلب لائق مُردار خوران و سگان نیست۔

حدیث

اَلذِّكْرُ شَيْئٌ طَاهِرٌ لَا يَسْتَقِرُّ اِلَّا بِمَكَانٍ طَاهِرٍ [3]

بیت

دل کعبۂ اعظم است بکن خالی از بتان — بیت المقدس است مکن جای بتگران

---

[1] امام بخاری، جامع الترمذی، مشکوٰۃ۔

[2] عین العلم شرح زین الحلم از حضرت ملا علی قاریؒ۔

[3] الحدیث۔

باب اوّل

مدینۃ القلب کے ذکر میں اور شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت، راہ راستی اور مذہب کے بیان میں

جان لے کہ قلب گھر کی طرح اور ذکر الٰہی فرشتہ کی طرح اور حبِّ دُنیا کے خطرات کُتّے کی طرح ہیں۔ جس گھر میں کہ کتا ہو، اس گھر میں فرشتہ داخل نہیں ہوتا۔

حدیث

"جس گھر میں کُتا ہو، وہاں فرشتہ نہیں آتا۔"

بیت

دل اللہ تعالیٰ کا ایک گھر ہے۔ شیطان کے گھر کو بھلا تو کس طرح دل کہہ سکتا ہے؟

حدیث

"دُنیا مُردار ہے۔ اور اس کے طالب کتے ہیں۔"

قلبی ذکر مُردار خوروں اور کُتوں کے لائق نہیں ہے۔

حدیث

ذکر الٰہی ایک پاکیزہ شے ہے، جو پاک مکان کے سوا کہیں قرار نہیں پکڑتی۔

بیت

دل ایک عظیم کعبہ ہے۔ اسے بتوں (دنیاوی نفسانی خواہشات) سے خالی (پاک) رکھ، یہ تو ایک مقدس گھر ہے، اسے بتگروں کی جگہ نہ بنا۔

باید دانست کہ اکثر مردم خود را ذکر قلبی گویند کہ جنبش دل را قلب دانند. دم را بند کنند و دل را زیر و بالا کشند و میگویند کہ این حبس است. دروغ میگویند کہ این حبس است حبس نیست عبث است، اگرچہ قلب در جنبش در آید تحرکات بہ ہمہ اعضا و ہر رگ د موی و گوشت و پوست و مغز و استخوان بذکر اللہ ہر یک اللہ اللہ بجہر زبان بکشاید. ہیچ فائدہ ندارد. و این را ذکر قلبی نگوئی است. نگویند این تپ لرزہ از گرمی ذکر است اگرچہ باشد دوام کہ بی مشاہدہ ناتمام است. قلب را نہ آسان کار سود قلب عظیم ولایت تماشہ سر اسرار تا آنکہ در قلب ذوق و شوق و محبت الٰہی ساکن نشود و مقام۔

قَوْلُہٗ تَعَالٰی:۔ اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰہُ[1]

حدیث

وَرَاَیْتُ رَبِّیْ فِیْ قَلْبِیْ[2]

معرفت وصال، قرب ضمیر، نظر ظاہر و باطن، تجلیات حضور ذات مشاہدات ہمیشہ رخ نماید. والہام۔

قَوْلُہٗ تَعَالٰی:۔ لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ[3]

بگوش خود نشنود مقامات از الٰہی دہ لک و ہفتاد ہزار، بلکہ بیشمار وسیع از چہاردہ طبق کہ در قلب است انوار الخزائن نکشاید و چشم ظاہر باطن یکی نگردد، آن را ذکر قلب نتوان گفت۔

بیت

خلق را طاعت بود از کسب تن ۔۔۔ عارفان را ترک تن طاعت بود

چراکہ تن و طاعت تعلق باعمال ظاہر جوارح دارد و قلب ازین فارغ است ای مردک اسعی بکن تا از مرتبۂ مردک بگذری و بمرتبۂ مرد رسی، مردک کدام است؟

[1] سورہ القصص، ۲۸: ۳۰ [2] صحیح بخاری، صحیح مسلم [3] سورہ العنکبوت، ۲۹: ۳۳

جاننا چاہیے کہ اکثر لوگ اپنے آپ کو قلبی ذاکر کہتے ہیں، جو دل کی جنبش کو قلب خیال کرتے ہیں اور دم کو بند کر کے دل کو اوپر تلے کھینچتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ حبس ہے۔ وہ بالکل غلط کہتے ہیں کہ یہ حبس ہے۔ یہ حبس نہیں ہے، بلکہ عبث ہے، اگرچہ قلب جنبش کرنے لگتا ہے اور ذکر الٰہی سے ہر رگ، بال، گوشت، پوست، مغز اور ہڈیوں میں ظاہری ذکر اللہ اللہ سنائی دینے لگتا ہے، لیکن اس کا کچھ فائدہ نہیں اور اس کو ذکر قلبی نہیں کہتے۔ یہ تو ذکر کی گرمی کی وجہ سے تپ لرزہ ہو جاتا ہے۔ اگرچہ یہ ہمیشہ ہی ہو، جب تک بے مشاہدہ ہے، ناممکن ہے۔ قلبی ذکر کوئی آسان کام نہیں۔ قلب میں ایک عظیم ولایت کا تماشا اور ستر اسرار نظر آتے ہیں، جب تک اس میں اللہ تعالیٰ کی محبت ذوق اور شوق قائم نہ ہو، اور "بیشک میں ہی اللہ ہوں" کا مقام ساکن نہ ہو جائے۔

حدیث

"اور میں نے اپنے رب کو اپنے قلب میں دیکھا۔"

وصال کی معرفت، قرب ضمیر، ظاہری و باطنی نظر، حضور ذات کی تجلیات اور مشاہدات ہمیشہ اپنا چہرہ دکھائی دینے لگتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

"خوف نہ کھاؤ، اور نہ غمگین ہو۔"

کا الہام اپنے کانوں سے نہ سنے اور دس لاکھ ستر ہزار، بلکہ بیشمار چودہ طبقات سے بھی وسیع مقامات، جو قلب میں ہیں ان کے نور کے خزانے نہ کھلیں اور ظاہری اور باطنی آنکھ ایک نہ ہو جائے، اسے قلبی ذکر نہیں کہہ سکتے۔

بیت

مخلوق کی عبادت جسمانی محنت و ریاضت سے ہوتی ہے، لیکن عارفوں کی عبادت اپنا وجود چھوڑ کر یا اپنے آپکو فنا کر دینے سے ہوتی ہے۔

کیونکہ بدن اور طاعت ظاہری اعضاء کے متعلق ہے اور قلب اس بات سے فارغ ہے۔ اے مردک! تو اس بات کی کوشش کر کہ تو مردک کے مرتبے سے نکل

ومرد کدام ؟

بدانکه مردک میان وزرہ در میدان مجاہدہ کہ تیغ بدست گرفتہ بمحاربہ با عداء اللہ کہ نفس وشیطان است ومرد آن است کہ بی مجاہدہ فتح القلب بہ تیغ توحید بیک مرتبہ سر اغیار را ببرد. واز تشویش محاربہ آسودہ گردد. ومرد آنست کہ بی مجاہدہ فتح القلب یعنی استقامت بازکرامت. واکثر مردم میگویند کہ سرود زیادہ کنندہ ذکر قلب است۔ دروغ گویند وحق نہ جویند. قلب ایشان بی معرفت وسلب. باطل طلب. این طائفہ ابتدا ودآرد انتہار۔ اہل بدعت دُور از خدا. چراکہ سرود وسماع ورقص از راہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وشرع شریف برعکس. صاحب قلب عارف باللہ راکہ در بحر مکاشفہ مستغرق باللہ کہ آن را ہیچ آواز خوش نیاید، اگرچہ مثل حنجر داؤدی باشد، زیراکہ سرود تعلق بظاہر دارد وقلب تعلق بہ باطن، چراکہ ابتدای سرود بکفر است ورسم رسوم کفار اہل زنار کہ در بتخانہ پیش بتان سرود میکردند. وانتہای سرود دجال۔

بیت

گر سرود بر دولت ہست سر نفس دہوا   این ہوا را ای برادر کی خدا دارد روا

بدانکہ وقت شروع تلاوت قرآن وذکر رحمٰن واذان ونماز وروزہ رحمت اللہ نازل میشود ودر ہنگام سرود کفر وبدعت وزنار شراب اُم الخبائث وبازی وآنچہ منہی است، نزول لعنت اللہ شود. پس مجلس اہل رحمت اللہ وطائفہ علیہ اللعنۃ اللہ راست درست نیاید۔

این فقیر از کمال روی حکم شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حساب میگوید، نہ از راہ حسد وکینہ۔

٭

کہ مرد کے درجے تک پہنچ جائے (کیا تو جانتا ہے؟) کہ مردک کون ہے؟ اور مرد کون؟ جان لے کہ مردک وہ ہے جو مجاہدہ کے میدان میں کمر باندھ کر زرہ لگا کر تلوار سے اللہ تعالیٰ کے دشمنوں یعنی نفس اور شیطان سے لڑے اور مرد وہ ہے جو بغیر مجاہدہ فتح القلب توحید کی تلوار سے اغیار کا سر یکبارگی قلم کر دے اور لڑائی کی تشویش سے امن وامان میں ہو جائے یعنی استقامت کرامت سے بہتر ہے۔ اور اکثر لوگ کہتے ہیں کہ سرود سے ذکر قلبی زیادہ ہوتا ہے۔ وہ (بالکل) جھوٹ کہتے ہیں۔ اور حق کی جستجو نہیں کرتے۔ ان کا قلب بے معرفت وسلب ہے۔ اور باطل طلب ہے۔ نہ ان لوگوں کی ابتدا ہے اور نہ انتہا۔ اہل بدعت خدا سے دور ہیں۔ کیونکہ سرود وسماع اور رقص شرع شریف محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برخلاف ہے۔ جو صاحب قلب عارف باللہ بحر مکاشفہ میں مستغرق ہے، اُسے کوئی آواز بھلی معلوم نہیں ہوتی، اگرچہ داؤدی گلا ہی کیوں نہ ہو۔ اس واسطے کہ سرود ظاہر سے تعلق رکھتا ہے۔ اور قلب باطن سے۔ اور نیز اس واسطے بھی کہ سرود کی ابتدا کفر سے ہے اور کفار اور اہل زنار کی یہ رسم ورسوم تھی کہ وہ بت خانوں میں بتوں کے آگے ناچ گانا کرتے تھے اور سرود کا انجام دجال (بہت بڑا جھوٹا) ہے۔

بیت

اگر تیرے دل میں گانا بجانا ہے، تو یہ تیرے نفس کی خواہش (کا نتیجہ) ہے۔ اے میرے بھائی! اس نفسانی خواہش کو اللہ تعالیٰ کیسے جائز قرار دے سکتا ہے؟

(اے طالب!) جان لے کہ تلاوت قرآنی، ذکر رحمانی، اذان، نماز اور روزہ شروع کرتے وقت رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے۔ اور سرود، کفر، بدعت، زنار، اُم الخبائث شراب، کھیل اور منہیات کے وقت لعنت الٰہی نازل ہوتی ہے۔ پس اہل رحمت اللہ اور اہل لعنت اللہ کی مجلس کا باہمی ملاپ درست نہیں آتا ہے۔

یہ فقیر جو کچھ کہہ رہا ہے، وہ عین حکم شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رُو سے کہہ رہا ہے۔ کوئی حسد یا کینے کی رُو سے نہیں کہتا۔

٭

حدیث

اَلسَّاکِتُ عَنِ الْحَقِّ شَیْطَانٌ اَخْرَسٌ ؕ[1]

آنکہ خاموشی بُوَد از گفتن حق یعنی آن شیطان است اخرس کہ چون حسن پرست خد و خال محروم از جمال وصال نظارہ بین دُور تر است از راہ حق الیقین ہنوز خام و ناتمام و ہوا پرست و با خودی خود مست باشد و مدخل شدن بولایت دل کدام راہ است؟ و آن راہ نما چگونہ است؟ اوّل برزخ اسم اللہ۔

دوم نظر مرشد عارف باللہ کہ از تصور اسم اللہ و نظر مرشد فنا فی اللہ ہیچ چیز پوشیدہ نماند، آنچہ مقامات ذات و صفات درجات است و عارف باللہ کرا گویند؟ یعنی مرشد کامل چہ معنی دارد؟ کہ از ظاہر و باطن باز دارد طالب اللہ را از نا فرمودۂ خدا کہ یُحْیِ السُّنَّتَ وَیُمِیْتُ الْبِدْعَتَ وَیُحْیِ الْقَلْبَ وَیُمِیْتُ النَّفْسَ کل و جزو در تصرف او باشد۔ پس صاحب قلب را چہ احتیاج ذکر فکر بود۔ کسی کہ صاحب حضور پُر نُور پیوستہ سرور، باطن معمور صاحب مغفور است۔ این مراتب فقیر مالک الملکی نہ اینجا عقل گنجد و نہ تدبیر مرتبۂ او۔

قَوْلُہٗ تَعَالیٰ:

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؕ[2]

پس بجہت ذکر قلب دم بستن رسوم کفار اہل زنار کہ از کار ایشان ہزار استغفار۔ این طریقۂ گاؤ عصار و دُور تر از قلب ذکر اللہ پروردگار۔ طالب دُنیا خوار، بر وی نباید آورد اعتبار۔ چنانچہ در طریقۂ ایشان فرمودہ و امتحان نمودہ، کہ روزہ نفل داشتن صرفۂ نان است و نماز نفل گذاردن کار بیوہ زنان است و حج نمودن تماشۂ سیر جہان است و دل بدست آوردن کار مردان است۔

جواب مصنف قدس اللہ سرہٗ العزیز کہ ایشان دل ندارند سیاہ دل

---

[1] نقل از مصلح [2] سورۃ البقرۃ ۲۰ : ۲۰

حدیث

"حق بات سے خاموش رہنے والا شخص گونگا شیطان ہے۔"

چونکہ خد و خال کا حسن پرست جمال وصال نظارہ سے محروم ہے اور حق الیقین کی راہ سے بہت دُور ہے اس لیے ابھی تک وُہ ناتمام، ادھورا اور نامکمل ہے۔ وُہ نفس پرست اور اپنے تکبر میں مست ہے۔ ولایت دل میں داخل ہونے کی کونسی راہ ہے؟ اور اس کا راہنما کس طرح کا ہے؟

سنو! اوّل اسم اللہ کا تصور، دوسرے عارف باللہ مُرشد کی نظر، کیونکہ اسم اللہ کے تصور اور فنا فی اللہ مُرشد کی نظر سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی۔ جو مقامات ذات و صفات اور درجات ہیں، سبھی اس پر واضح ہو جاتے ہیں۔ عارف باللہ کسے کہتے ہیں؟ یعنی مُرشد کامل کے کیا معنی ہیں؟ کامل مُرشد وُہ ہے جو طالب اللہ کو ظاہر و باطن میں خدا کی منع کی ہوئی باتوں سے باز رکھے، کیونکہ سنت کا زندہ کرنا اور بدعت کا مٹانا اور دل کا زندہ کرنا اور نفس کا مارنا کل و جزو سب کچھ اس کے تصرف میں ہوتا ہے۔ پس صاحب قلب کو ذکر اور فکر کی کیا ضرورت ہوتی ہے؟ جو شخص صاحب حضور پُر نور ہمیشہ مسرور، باطن معمور، باطن معمور اور صاحب مغفور ہے، اسے کس بات کی حاجت ہے۔ یہ مراتب مالک الملکی فقیر کو حاصل ہوتے ہیں۔ یہاں پر عقل اور تدبیر کا کچھ دخل نہیں۔ اسکا مرتبہ: ارشاد خداوندی ہے:

"بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔" کے مصداق ہوتا ہے۔

پس ذکر قلبی کے لیے دم بند کرنا کافروں اور اہل زنار کی رسم ہے، جنکے کاموں سے ہزار مرتبہ استغفار ہے۔ یہ طریقہ تیلی کے بیل کا ہے اور ذکر اللہ پروردگار سے بہت دُور ہے۔ دُنیا کا طالب خوار ہے۔ اس پر ہرگز اعتبار نہیں کرنا چاہیے۔ چنانچہ ان کے طریقہ میں حکم ہے اور جس کو آزما بھی لیا گیا ہے۔ کہ نفلی روزے رکھنا روٹی کی بچت ہے، اور نفلی نمازیں ادا کرنا بیوہ عورتوں کا کام ہے، اور حج کرنا جہان کی سیر اور تماشہ ہے۔ اور دل ہاتھ میں لانا مردوں کا کام ہے۔

اس کے جواب میں حضرت سلطان العارفینؒ فرماتے ہیں:۔ کہ وہ دل ہی نہیں

غافل، اہل خجل۔ دل بدست آوردن کار مشکل، روزہ نفل داشتن پاکی جانست، نماز نفل گذاردن خوشنودی رحمٰن است و حج رفتن سلامتی ایمان است۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰی:

وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ[1]

و ہر کہ از عبادت ربانی مانع شود، شیطان است۔

فقیر باہوؒ میگوید کہ دل بدست آوردن کار خامان است و در کشف کرامات ماندن کار ناتمامان است۔ و از خود فانی گشتن و عین شدن کار مردان است قلب عین را گویند کہ جز عین دیگرش را صاحب قلب نہ جوید۔

حدیث

غَمِّضْ عَيْنَيْكَ اَسْمِعْ فِيْ قَلْبِكَ يَا عَلِيُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ[2]

چنانچہ مضغہ گوشت قلب و زبان ہمچنان مضغہ گوشت۔ چون روزن قلب وا شود، چشم قلب روشن ضمیر گردد و قلب در جنبش باسم اللہ بجہر ذکر اللہ در آید، خود سامع و دیگران مسموع اوصاف نور اللہ شوند، و ذمیمہ بد خصالت حب دنیا و غیر ماسوی اللہ ہمہ برخیزد و از سر تا قدم بذکر اللہ۔ کسی کہ مدینۃ القلب حاصل شود، برزخ اسم اللہ بر دل منقش بتصور صورت اسم اللہ درست بہ بیند۔

و از اسم کہ چہار حرفست، ہر چہار دریا شود، یکی دریای عشق و محبت الٰہی، دوم دریای ترک، سوم دریای نسیان علم۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰی: وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ ؕ[3]

[1] سورہ آل عمران، ۳: ۹۷ [2] الحدیث [3] سورہ الکہف، ۱۸: ۲۴

رکھتے۔ وہ سیاہ دل ہیں۔ غافل اور شرمندہ ہیں۔ دل ہاتھ میں لانا بہت مشکل کام ہے۔ نفلی روزے رکھنے سے جان کو پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ اور نفلی نمازیں ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ حج کرنے سے ایمان کی سلامتی نصیب ہوتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"جو اس میں داخل ہوا، وہ امن میں آ گیا"۔

اور جو کوئی عبادت الٰہی سے منع کرے، وہ شیطان ہے۔

فقیر باہوؒ کہتا ہے کہ دل ہاتھ میں لانا ادھوروں کا کام ہے اور کشف و کرامات میں رہنا نامکمل لوگوں کا کام ہے۔ اپنے آپ سے فانی ہو جانا اور عین ہو جانا مردوں کا کام ہے۔ قلب عین کو کہتے ہیں کہ صاحب قلب عین کے سوا کسی اور کی جستجو نہیں کرتے۔

حدیث

اے علیؓ! اپنی آنکھیں بند کر کے اپنے دل میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سن۔

جس طرح زبان گوشت کا لوتھڑا ہے، اسی طرح قلب بھی گوشت کا لوتھڑا ہے۔ جب قلب کی کھڑکی کھل جائے، تو دل کی آنکھ روشن ضمیر ہو جاتی ہے۔ اور قلب ذکر جہر اللہ سے اسم اللہ کے ذریعے جنبش کرنے لگتا ہے، جو اپنے آپ کو بھی سنائی دیتا ہے اور دوسرے بھی سن سکتے ہیں۔ پھر اس کے اوصاف نور الٰہی ہو جاتے ہیں۔ اور بری عادات، دنیاوی محبت اور غیر ماسوی اللہ سب کچھ اس کے دل سے دور ہو جاتا ہے۔ اور سر سے قدم تک ذکر الٰہی میں مستغرق رہتا ہے۔ جس کسی کو مدینۃ القلب حاصل ہو جائے، تو اس کے دل میں تصور اسم اللہ نقش ہو جاتا ہے اور اسم اللہ کے تصور کی صورت وہ اچھی طرح دیکھتا ہے۔

اسم اللہ کے چار حروف سے چار دریا پیدا ہوتے ہیں، ایک عشق و محبت الٰہی کا دریا، دوسرا ترک کا دریا، تیسرا علم کے بھول جانے کا دریا۔

ارشاد خداوندی ہے:

"اور اپنے پروردگار کو اتنا یاد کر کہ تو خود کو بھول جائے"۔

چهارم دریای ہشیاری، غفلت وخواب از دو برخیزد۔

حدیث

يَنَامُ عَيْنِي وَلَا يَنَامُ قَلْبِي [1]

حدیث

لَا يَشْغَلُهُمْ شَيْءٌ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللهِ طَرْفَةَ الْعَيْنِ [2]

قلب را پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قلدم خطاب دادہ اند بدانکہ در قلب دہ باغ اللہ تعالیٰ آفریدہ است۔

حدیث

عَشَرَ بَسَاتِينَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ [3]

اوّل باغ توحید، دوم باغ شریعت، سوم باغ صبر، چہارم باغ توکل،
پنجم باغ ذکر، ششم باغ فکر، ہفتم باغ معرفت، ہشتم باغ مذکور،
نہم باغ قرب حضور، دہم باغ وصال۔

طالب اللہ را باید کہ ہر صبح وشام با نفس خود تفحص کند، ہر جائیکہ در باغ شرک و کفر و بدعت و غفلت و جہل و حرص و حسد و کبر و بخل و ریا باشد، از بیخ برکند و طالب اللہ حَیُّ القلب و مَیِّتُ النفس گردد و چہار مرغ را باید کشت بموجب این آیۃ زاغ حرص، خروس شہوت، کبوتر ہوا، طاؤس زینت۔

بیت

چہار بودم سہ شدم اکنون دوئم   وز دوئی بگذشتم و یکتا شدم

---

[1] صحیح بخاری، صحیح مسلم، مشکوٰۃ، [2] مرغوب تبریزیؒ، [3] الحدیث۔

چوتھے ہوشیاری کا دریا جس سے غفلت اور نیند دُور ہو جاتی ہے۔

حدیث

"میری آنکھیں تو سوتی ہیں، مگر دل جاگتا رہتا ہے"۔

حدیث

"وہ ذکر الٰہی کے سوا لحظہ بھر بھی کسی چیز میں مشغول نہیں ہوتے"۔
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دل کو قلدم کا نام دیا ہے۔ جان لے کہ قلب میں اللہ تعالیٰ نے دس باغ پیدا کیے ہیں۔

حدیث

"مومنوں کے دلوں میں دس باغ ہیں"۔

(وہ باغ حسبِ ذیل ہیں)۔
۱۔ باغ توحید۔ ۲۔ باغ شریعت۔ ۳۔ باغ صبر۔ ۴۔ باغ توکل۔
۵۔ باغ ذکر۔ ۶۔ باغ فکر۔ ۷۔ باغ معرفت۔ ۸۔ باغ مذکور۔
۹۔ باغ قرب حضور۔ ۱۰۔ باغ وصال۔

طالب اللہ کو چاہیے کہ ہر صبح وشام اپنے نفس کا محاسبہ کرے۔ جہاں پر کسی باغ میں شرک، کفر، بدعت، غفلت، جہل، حرص، حسد، تکبر، بخل اور ریا پائے، جڑ سے اکھاڑ دے۔ ایسا کرنے سے طالب اللہ زندہ دل اور مُردہ نفس ہو جائیگا اس آیت قرآنی کے بموجب چار پرندوں یعنی حرص کے کوّے، شہوت کے مرغ نفسانی خواہشات کے کبوتر اور زینت کے مور کو ہلاک کرنا چاہیے۔

بیت

مَیں پہلے چار تھا۔ پھر تین ہُوا اور اب دو ہو گیا ہُوں۔ پھر دوئی سے بھی گزر گیا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ یکتا ہو گیا ہُوں۔

قولہٗ تعالیٰ:

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰى ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّیَطْمَىٕنَّ قَلْبِیْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ [1]

بیت

دل زندہ شود ہرگز نمیرد — دل بیدار شد خوابش نگیرد

دریں مقام صاحب قلب را مشاہدہ مدام و حضوری تمام فی الدارین گردد۔ آں را حیات و ممات یکی، گرسنگی و سیری یکی، خواب و بیداری یکی، مستی و ہشیاری یکی، گویائی و خاموشی یکی۔ دل لباس اسم اللہ پوشد و خون جگر نوشد۔ و سرّ از قلوب ظہور و ذاکر نور منور گردد۔

حدیث قدسی

اِنَّ اَوْلِیَآءِیْ تَحْتَ قَبَآئِیْ لَا یَعْرِفُهُمْ غَیْرِیْ [2]

بیت

چناں کن جسم را در اسم پنہاں — کہ میگردد الف در بسم پنہاں

---

[1] سورہ البقرہ ۲: ۲۶۰

[2] کتاب معرفت بوستان جلد اول، شرح معرفت مثنوی مولانای رومؒ

ارشاد خداوندی ہے:۔

"اور جب ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا کہ پروردگار! مجھے دکھا کہ تو کس طرح مُردے کو زندہ کرتا ہے، تو حکم ہوا کیا تجھے اس بات کا یقین نہیں؟ عرض کیا: یقین تو ہے، لیکن یہ اس واسطے ہے کہ میرے دل کو اطمینان آجائے۔ پھر حکم ہوا کہ تو پرندوں میں سے چار پرندے لے لے اور ان کو اپنے ساتھ ہلا لے، پھر ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہر ایک پہاڑ پر ایک ایک ٹکڑا رکھ دے۔ پھر انہیں بلا کہ وہ تیرے پاس دوڑ کر چلے آئیں گے۔ اور یہ خوب جان لے کہ اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔"

بیت

جو دل اسم اللہ سے زندہ ہو جاتے، وہ ہرگز نہیں مر سکتا اور جو دل اسم اللہ سے ایک دفعہ بیدار ہو جائے، وہ قیامت تک غافل نہیں ہو سکتا۔

اس مقام پر پہنچ کر صاحب قلب کو دونوں جہان کی مکمل حضوری اور ہمیشہ کا مشاہدہ حاصل ہوتا ہے۔ اس کے نزدیک مرنا جینا یکساں ہوتا ہے اور بھوک اور سیری برابر ہوتی ہے۔ سونا جاگنا یکساں ہوتا ہے۔ مستی و ہشیاری برابر ہوتی ہے۔ بولنا اور چپ رہنا ایک ہوتا ہے۔ اس کا دل اسم اللہ کا لباس پہنتا ہے اور خون جگر پیتا ہے۔ قلب سے اسرار الٰہی ظاہر ہوتے ہیں اور ذاکر نور سے منور ہو جاتا ہے۔

حدیث

"بیشک میرے اولیاء میری قبا کے نیچے ہیں، انکو میرے سوا اور کوئی نہیں پہچانتا۔"

بیت

تو اپنے جسم کو اسم اللہ ذات کے تصور میں اس طرح پنہاں کر دے، جس طرح بسم اللہ میں الف چھپا ہوا ہے۔

قَوْلُهٗ تعالیٰ :-

اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ[۱]

نُور بنُور رسد۔

حدیث قدسی

اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّهٗ[۲]

ابیات

ازان حرفی بشرف مصطفیٰ است   کہ بیرون از کتب سرّ الٰہ است
نہ در لوح و قلم نہ عرش و کرسی   کہ در دل گشت پیدا از کی پرسی

قَوْلُهٗ تعالیٰ :-

کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ[۳]

قَوْلُهٗ تعالیٰ :-

اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ[۴]

رباعی

حرفی کہ راہ بدوست برد در کتاب نیست   اینہا کہ خواندہ ایم در حساب نیست
گر دل عنان صحبت جانان گرفت یافت   عمریکہ پای رحلت او در رکاب نیست

---

[۱] سورہ البقرہ ۲ : ۲۵۷   [۲] نقل از مرغوب القلوب تبریزیؒ
[۳] سورہ المجادلہ ۵۸ : ۲۲   [۴] سورہ الشعراء ۲۶ : ۸۹

ارشاد خداوندی ہے :-

"اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا دوست ہے اور ان کو تاریکی سے نکال کر روشنی میں لے آتا ہے۔"

(اور) نور نور کو پہنچ جاتا ہے۔

حدیث قدسی

"انسان کامل میرا راز ہے اور میں اس کا راز ہوں۔"

ابیات

وہ حرف (اسم اللہ) جسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پاک ذات سے شرف حاصل ہے، وہ ان دنیاوی کتابوں سے باہر ہے۔ وہ حرف تو اللہ کا خاص بھید ہے۔

وہ بھید نہ تو لوح و قلم میں ہے، نہ عرش و کرسی میں ہے۔ وہ تو تیرے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ تو دوسروں سے کیا پوچھتا ہے!

ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

"اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایمان لکھ دیا ہے۔"

ارشاد خداوندی ہے :-

"مگر جو کوئی اللہ تعالیٰ کے پاس دل سلیم لے کر آیا۔"

رباعی

وہ حرف (علم) جو تجھے دوست (اللہ تعالیٰ) کی بارگاہ میں پہنچاتا ہے، وہ ان ظاہری کتب میں درج نہیں ہے۔ یہ تمام کچھ جو ہم نے لکھا پڑھا ہے (یا جو کچھ ہم لکھتے پڑھتے ہیں) وہ بدون عمل، کسی شمار میں نہیں ہے۔

اگر دل نے محبوب کی صحبت کے لگام کو پکڑ لیا، تو اس نے اس عمر (بقا) کو پالیا جس کی رحلت کا پاؤں رکاب میں نہیں (یعنی وہ رحلت نہیں کرتا بلکہ زندۂ جاوید ہو جاتا ہے)۔

بیت

زاہد زمدرسہ اسرار معرفت مطلب کہ نکتہ دان نشود کرم گر کتاب خورد

●

جواب مصنفؒ

ستر از معرفت قرآن درس اعلیٰ بسبق داد مارا حق تعالیٰ
نہ آنجا کاغذ و قطرہ سیاہی سراسر وحدتش سرِ الٰہی
چون خواہی مونس بس اسم اللہ خطی در کش بگرد ما سوی اللہ
چہ حاجت کرم خوردن نکتہ دانی کہ عاشق غرق وحدت لامکانی

●

غرق بر سہ قسم است :
یکی در وصال بمثل فانوس خیال ۔
دوئم غرق بعین جمال ۔
سوئم غرق پیوستہ فنا فی اللہ ذات لازوال ۔
درین راہ دل باید ثابت دلیل، نظر در رب جلیل کعبۂ آب و گل بجہت طواف کعبۂ جان و دل است کہ آن ساختۂ رب جلیل است، چنانچہ پیشوائی بی بی رابعہؒ آمدہ ۔

بیت

دل کعبۂ اعظم از ان کعبۂ آب و گل سہ صد طواف آنکہ کند گرد اہل دل

بیت

اے زاہد! تو اہلِ مدرسہ سے خدا کی معرفت والے بھید کے بارے میں نہ پوچھ کیونکہ کیڑا (دیمک) چاہے تمام کتاب چاٹ جائے لیکن وہ نکتہ داں نہیں ہو سکتا ۔

جواب مصنفؒ

اللہ تعالیٰ کی معرفت کا بھید (اسم اللہ ذات) قرآن کا ایک اعلیٰ درس ہے۔ یہ سبق ہمکو اللہ تعالیٰ نے خود دیا ہے ۔
وہاں نہ تو کوئی کاغذ ہے اور نہ کوئی سیاہی کا قطرہ ہے۔ وہ تو را اسم اللہ مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کی وحدت کا ایک بھید ہے ۔
اگر تو چاہتا ہے کہ بس دونوں جہان میں اسم اللہ تیرا مونس و غمگسار بن جائے، تو پھر اللہ تعالیٰ کے علاوہ (دنیا و آخرت) کی ہر چیز پر لکیر پھیر دے ۔
تجھے کیڑے کی طرح کتابیں کھانے اور نکتہ دانی کی کیا حاجت ہے؟ کیونکہ عاشق لوگ تو وحدت لامکانی میں مستغرق رہتے ہیں ۔

غرق کی تین اقسام ہیں :۔
ایک وصال میں فانوس خیال کی طرح ۔
دوسرا جمال عین میں مستغرق ہونا ۔
تیسرا فنا فی اللہ لازوال میں ہمیشہ غرق رہنا ۔
اس راہ میں دل ثابت و دلیل ہونا چاہیے۔ اور نظر رب جلیل پر ہونی چاہیے۔ مٹی اور پانی کا کعبہ جان و دل کے کعبے کے طواف کے لیے ہے کیونکہ وہ تو رب جلیل کا بنایا ہوا ہے، چنانچہ وہ کعبہ حضرت بی بی رابعہؒ کی پیشوائی کے لیے آیا تھا ۔

بیت

اس کعبۂ آب و گل سے جسے حضرت ابراہیمؑ نے بنایا ہے۔ دل کا کعبہ اس سے کئی گنا زیادہ عظیم ہے۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے بنایا ہے۔ پانی اور مٹی سے بنا ہوا کعبہ، اہل دل کے گرد تین سو مرتبہ طواف کرتا ہے ۔

اہل دل را بجہت کاری دینی و دنیاوی از سہ چیز مقصود رسد۔
یکی وہم ، دوم الہام ، سوم توجہ۔

باید دانست کہ بر دل آدمی دو لک ہفتاد ہزار بلکہ بیشمار زنار زیان کار است ہفتاد ہزار زنار از حرص و ہوا و ہفتاد ہزار زنار از حسد و کبر و ہفتاد ہزار زنار عجب و ریا و این زنار نگسلد بعلم و ریاضت و مسائل فقہ و ظائف و درود و تلاوت قرآن شریف و بصوم صلوٰۃ و بحج و بمال زکوٰۃ جز اسم اللہ و ذکر اللہ و مرشد کامل و نظر عارف باللہ۔

قولہ تعالیٰ : اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ [1]

قولہ تعالیٰ : اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ [2]

یعنی ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، سینہ تو بشگا فتیم و آنچہ غل و غش بود و بدر کشیدہ صفا ساختیم۔

قولہ تعالیٰ :

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۞ وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ [3]

حدیث قدسی

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَلَا يَنْظُرُ اِلٰى اَعْمَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَنِيَّاتِكُمْ [4]

[1] سورہ الزمر ، ۳۹ : ۲۲ [2] سورہ الانشراح ، ۹۴ : ۱-۲
[3] سورہ الانعام ، ۶ : ۱۲۵ [4] مسلم ، مسند احمد ، احیاء العلوم ، فتاویٰ عزیزی۔

اہل دل کا دینی اور دنیاوی کاموں کے لیے تین چیزوں سے مقصد حاصل ہوتا ہے۔
(۱) وہم ۔ (۲) الہام ۔ (۳) توجہ۔

جاننا چاہیے کہ انسان کے دل پر دو لاکھ ستر ہزار بلکہ بیشمار زنار زیاں کار ہیں۔ ستر ہزار زنار حرص و ہوا کے ، ستر ہزار زنار حسد اور کبر کے ، اور ستر ہزار زنار خود پسندی اور ریا کے ہیں۔ اور یہ زنار علم و ریاضت ، مسائل فقہ ، وظائف ، درود و تلاوت قرآنی ، نماز ، صوم و صلوٰۃ اور حج مال زکوٰۃ سے نہیں ٹوٹتے ، بلکہ اسم اللہ ، ذکر اللہ ، مرشد کامل اور عارف باللہ کی نظر سے ٹوٹتے ہیں۔

ارشاد خداوندی ہے :۔

"بھلا جس کا سینہ اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کے لیے کھول دیا ، سو وہ اپنے پروردگار کی طرف سے روشنی میں ہے۔ اُن پر افسوس ہے جن کے دل یاد الٰہی نہ کرنے سے سخت ہو گئے ہیں ، ایسے لوگ صاف گمراہی میں پڑے ہیں۔"

ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

"کیا ہم نے تیرے سینے کو نہیں کھول دیا ؟ اور ہم نے تجھ پر سے تیرا بوجھ اتار رکھا ؟"

یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، ہم نے تیرے سینے کو کھول کر جو کچھ غل و غش اس میں تھی ، سب نکال دی اور صاف کر دیا۔

ارشاد خداوندی ہے :۔

"سو جسے اللہ تعالیٰ ہدایت کرنا چاہتا ہے ، اس کا سینہ اسلام قبول کرنے کے واسطے کھول دیتا ہے اور جسے گمراہ کرنا چاہتا ہے ، اسکے سینے کو تنگ کر دیتا ہے۔ گویا اس کو آسمان میں زور سے چڑھنا پڑتا ہے۔ جو لوگ ایمان نہیں لاتے ، ان پر اسی طرح اللہ کی پھٹکار پڑتی ہے اور اے پیغمبر! یہ دین اسلام ہی تمہارے پروردگار کا سیدھا راستہ ہے۔

حدیث قدسی

"بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور اعمال کی طرف نہیں دیکھتا ، بلکہ وہ تمہارے دلوں اور تمہاری نیتوں کو دیکھتا ہے۔"

قَوْلُهُ تَعَالٰی:

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ[1]

حدیث

اَلْقَلْبُ ثَلَاثَةُ اَنْوَاعٍ قَلْبٌ مَشْغُوْلٌ بِالْعُقْبٰی وَقَلْبٌ مَشْغُوْلٌ بِالْمَوْلٰی وَقَلْبٌ مَشْغُوْلٌ بِالدُّنْيَا فَلَهُ الشِّدَّتُ وَالْبَلَاءُ وَقَلْبٌ مَشْغُوْلٌ بِالْعُقْبٰی فَلَهُ الْجِنَانُ الْعُلٰی وَقَلْبٌ مَشْغُوْلٌ بِالْمَوْلٰی فَلَهُ الدُّنْيَا وَالْعُقْبٰی وَالْمَوْلٰی ۚ[2]

حدیث

طَالِبُ الدُّنْيَا مُخَنَّثٌ طَالِبُ الْعُقْبٰی مُؤَنَّثٌ وَطَالِبُ الْمَوْلٰی مُذَكَّرٌ ۚ[3]

حدیث

اَلْقَلْبُ ثَلَاثَةٌ قَلْبٌ سَلِيْمٌ وَقَلْبٌ مُنِيْبٌ وَقَلْبٌ شَهِيْدٌ وَقَلْبٌ سَلِيْمٌ فَهُوَ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْهِ سِوَى اللّٰهِ وَقَلْبٌ مُنِيْبٌ فَهُوَ الَّذِيْ لَيْسَ اَنَابَ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا اللّٰهُ وَقَلْبٌ شَهِيْدٌ فَهُوَ الَّذِيْ فِيْ مُشَاهَدَةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ ۚ[4]

قَوْلُهُ تَعَالٰی:

وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۚ[5]

صاحب قلب لاسوی اللہ نہ بیند واکثر علما می گویند کہ درین زمانہ ہیچ کس فقیر

---

[1] سورہ احزاب ۳۳: ۴ [2] الحدیث [3] ایضاً [4] ایضاً ۔

[5] سورہ الکہف ۱۸: ۲۸

ارشادِ خداوندی ہے:

"اللہ تعالیٰ نے کسی انسان کے وجود میں دو دل نہیں بنائے۔"

حدیث

دل تین قسم کا ہوتا ہے، ایک وہ جو دنیا میں مشغول ہو، دوسرا وہ جو عاقبت میں مشغول ہو، تیسرا وہ جو مولیٰ میں مشغول ہو۔ جو دنیا میں مشغول ہو، اس کے لیے سختی اور مصیبت ہے۔ اور جو آخرت میں مشغول ہے، اس کے لیے بہشت بریں ہے، اور جو مولیٰ میں مشغول ہے، اس کے لیے دُنیا، عاقبت اور مولیٰ تینوں ہیں۔

حدیث

"دُنیا کا طالب ہیجڑا ہے، آخرت کا طالب مؤنث ہے اور طالب مولیٰ مذکر ہے۔"

حدیث

"دل تین طرح کا ہوتا ہے، ۱۔ دل سلیم، ۲۔ دل منیب، ۳۔ دل شہید۔ دل سلیم وُہ ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔ اور دل منیب وُہ ہے، جس میں یہ بات سمائی ہو کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنے والی ہے۔ اور دل شہید وُہ ہے، جو مشاہدۂ حق میں ہو، اور جسے ہر چیز میں اسکی قدرت دکھائی دے۔"

ارشادِ خداوندی ہے:

"جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے، اس کی پیروی نہ کرنا۔ اور نیز اس شخص کی جس نے اپنی خواہش کی پیروی کی ہو۔ اور جس کا کام حد سے گزر گیا ہو۔"

صاحب قلب سوائے اللہ کے کسی کو نہیں دیکھتا۔ اکثر علماء کہتے ہیں کہ اس زمانے

صاحب ارشاد لایق تلقین وہدایت اللہ نماندہ، علم مسائل را گیرند، وسیلہ غلط گویند۔ جائیکہ علما و طالب المولیٰ صاحب دانش ناظر اند، فقرا صاحب ہدایت اللہ حاضر اند، چراکہ روزیکہ بر زمین ایشان نباشند، فرشتگان زمین بیدازند، اہل روایت در طلب ہدایت کہ علما رعامل زندہ دل صاحب ذکر است، باشد فقیر کامل۔

حدیث

اَلْاَنْفَاسُ مَعْدُوْدَةٌ كُلُّ نَفَسٍ يَخْرُجُ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَهُوَ مَيِّتٌ [1]

بیت

پس از سی سال این معنی محقق شد بخاقانیؒ   کہ یکدم با خدا بودن بہ از ملک سلیمانی

جواب مصنفؒ

بسی صد سالہا باید فنا فی اللہ شود فانی   کہ دم نامحرم است آنجا غلط گفت است خاقانیؒ

ہر کہ در طلب زندہ دم و ثابت قدم در رزق و بہشت است، در طلب او ہیچ فائدہ ندارد، و ہر کہ در طلب دوست، ہر دو جہان در طلب اوست۔

حدیث

مَنْ لَّهُ الْمَوْلٰى فَلَهُ الْكُلُّ [2]

حدیث

فُؤَادُ قَلْبِيْ نَارُ الْجَحِيْمِ هُوَ عَلٰى بَرْدِهَا [3]

دل کہ باتش عشق نسوخت، آتش دوزخ بر وا فروخت۔

---

[1] الحدیث۔ [2] الحدیث۔ [3] الحدیث

ہیں کوئی فقیر صاحب ارشاد، تلقین اور ہدایت الٰہی کے لائق نہیں رہا، علمی مسائل کو لیتے ہیں۔ اور وسیلے کو غلط بتاتے ہیں۔ جہاں پر طالب مولیٰ، صاحب دانش عالم اہل نظر ہیں، وہاں پر فقراء صاحب ہدایت اللہ بھی موجود ہیں، کیونکہ جس دن زمین پر وہ نہیں رہیں گے، اس دن فرشتے زمین کو پھینک دیں گے۔ اہل روایت ہدایت کی طلب میں ہیں۔ جو عالم عامل زندہ دل اور صاحب ذکر ہیں، وہ کامل فقیر ہیں۔

حدیث

"دم گنتی کے ہیں، جو دم یادِ الٰہی کے بغیر نکلے، وہ مُردہ ہے۔"

بیت

تیس سال کے بعد خاقانیؒ کو یہ معلوم ہوا کہ ایک دم بھر خدا کے ذکر کے ساتھ مشغول ہونا حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہی سے کئی درجہ اعلیٰ ہے۔

جواب مصنفؒ

کئی سو سال چاہئیں اللہ ذات میں فانی ہونے کے لیے، کیونکہ دم اس راہ کا نامحرم ہے۔ خاقانیؒ نے یہ غلط کہا ہے۔

جو شخص رزق اور بہشت کی طلب میں زندہ دم اور ثابت قدم ہے، اسکی طلب کا کوئی فائدہ نہیں۔ اور جو کوئی دوست (اللہ تعالیٰ) کی طلب میں ہے، دونوں جہان اس کی طلب میں ہیں۔

حدیث

"جس کا مولیٰ ہے اس کا سب کچھ ہے۔"

حدیث

"جس دل میں عشق کی آگ نہیں جلی، اس پر دوزخ کی آگ جلے گی۔"

"جو دل عشق کی آگ میں نہیں جلا، دوزخ کی آگ اس پر جلے گی۔"

حدیث

اَجْسَامُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ قُلُوْبُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ[1]

صاحب قلب آنست کہ نان این جہان خورد و کار آن جہان میکند ۔

[1] الحدیث ۔

حدیث

"ان کے جسم تو دنیا میں ہیں، لیکن ان کے دل آخرت میں ہیں۔"
صاحب قلب وہ ہے، جو روٹی تو اس جہاں کی کھائے، مگر کام اس جہاں کا کرے۔

باب دوم

در ذکر اسم اللہ و مقام فقر فنا فی اللہ

بدانکہ برزخ حجاب پارہ کنندہ طرفۃ زد بوحدت حق رسانندہ اسم اللہ است۔ وجود طالب مثل طلسمات ہیچ کس نہ تواند۔ چنانچہ وجود آدمی مانند معمّٰی است پس صاحب معمّٰی را باید۔ چنانچہ اسم و مسمّٰی یک شود صاحب معمّٰی کامل گردد۔ کامل آنست کہ اسم اللہ را نماید چون آئینہ۔ کہ ہژدہ ہزار عالم بلکہ کل مخلوقات از ازل تا ابد تمام طبقات فی السموات والارض در وے بیند ہر آئینہ۔ ہر کی را تحقیق کند معاینہ کہ کل مخلوقات در طی قلب است وقلب در طی اسم اللہ است واسم اللہ مثل آفتاب است۔ چون آفتاب در طلوع تابش نماید فیض روشنائی او ہر جا رسد۔ بلکہ چون آفتاب در طلوع تابش زند آفتاب و ماہتاب کل وجہ از روشنائی از اسم اللہ کہ یک وجود با فقیر فنا فی اللہ شود۔

بیت

نیم نظری بہ مرا از آفتاب ۔۔۔ نظر فقر ش بہتر است از ہر ثواب

علمای دین مثل چراغ دین اند و فقیران مانند آفتاب چراغ را چہ قدرت است کہ پیش آفتاب تابش کند۔ فقیر آفتاب است کہ این جاہل را بیک نظر علم عطا کند و عالم را بمقام عرفان رساند۔

ابیات

اگر گیتی سراسر باد گیرد ۔۔۔ چراغ مقبلان ہرگز نمیرد

باب دوم

ذکر اسم اللہ اور مقام فقر فنا فی اللہ کے بارے میں

(اے طالب صادق !) (اچھی طرح) جان لے کہ اسم اللہ کا تصوّر حجاب کو پارہ پارہ کر دیتا ہے۔ اور ایک لحظہ میں وحدت حق کو پہنچا دیتا ہے۔ طالب کا وجود طلسمات کی طرح ہے، جسے کوئی نہیں کھول سکتا۔ چنانچہ آدمی کا وجود معمّہ کی طرح ہے پس صاحب معمّہ کو چاہیے کہ جس طرح اسم اور مسمّٰی ایک ہو جاتے ہیں، وہ بھی اس طرح ایک ہو جائے۔ (اس وقت) صاحب معمّہ کامل ہو جائے گا۔ کامل وُہ ہے جو اسم اللہ کو آئینے کی طرح دکھائے اور اٹھارہ ہزار عالم بلکہ ازل سے ابد تک کی ساری مخلوق اور زمین و آسمان کے تمام طبقات اس میں لازماً دیکھے۔ اس وقت اس کو تحقیق ہو جائے گی کہ تمام مخلوقات قلب کو طے کر لیتے ہیں ہیں اور قلب اسم اللہ کے طے کر لینے میں ہے۔ اور اسم اللہ آفتاب کی طرح ہے۔ جب آفتاب طلوع کے وقت گرمی دکھاتا ہے، تو اسکی روشنائی کا فیض ہر جگہ پہنچتا ہے، بلکہ جب آفتاب طلوع کے وقت گرمی ظاہر کرتا ہے، تو سورج اور چاند اسم اللہ کی کل وجہ روشنی سے فقیر فنا فی اللہ سے مل کر ایک وجود ہو جاتے ہیں۔

بیت

میری آدھی نظر بھی سورج سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔ فقر کی نظر دونوں جہانوں کے ہر ثواب سے زیادہ بہتر ہے۔

علمائے دین چراغ دین کی طرح ہیں اور فقراء آفتاب کی طرح ہیں۔ چراغ کی کیا مجال کہ سورج کے مقابلے میں روشنی دے سکے۔ فقیر ایک ایسا آفتاب ہے، جو جاہل کو ایک نظر میں علم عطا کرتا ہے اور عالم کو مقام عرفان تک پہنچا دیتا ہے۔

ابیات

اگر تمام دنیا سراسر آندھی (اور طوفانی ہوا) ہو جائے، لیکن وہ پھر بھی اللہ کے مقبول بندوں کے چراغ کو کبھی نہیں بجھا سکتی۔

چراغی راکہ ایزد بر فروزد   ہر آنکس تف زند ریشش بسوزد

خیالی فقر آنست کہ ہردم احوالی دیگر و وصالی دیگر. گاہ در جامہ کثیف و گاہ در جامۂ لطیف، وجود فقرا مثل سیماب است. اگر اندک جنبند پارہ پارہ میشود، از یک جثہ ہزار جثہ برآید کہ در شمار نیاید. بدین غرہ مشو، این نیز بازیگری از کرامات است نہ خوب کشائش بعین توحیدات ذات. اکثر مردم میگویند کہ فقیری مشکل است. غلط گویند فقیری مشکل نیست، بلکہ ہر مشکل را مشکل کشا است. فقیری کہ صاحب تصرف دارین کہ نظر جمالی و جلالی دارد، این آیت در شان اوست۔

قولہ تعالیٰ:

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا[1]

بیت

خیمہ بر دل کشم از اسم ذات   خطرہ در دل نیاید واہمات

حدیث

لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ[2]

بیت

دل از خطرہ خالی شکم پُر طعام   کہ اینست معراج واصل تمام

---

[1] سورہ الکھف: ۱۸: ۲۸

[2] کیمیای سعادت از امام غزالیؒ، احیاء العلوم ص ۵، ج ۱، ص ۱۱۰، مرغوب القلوب تبریزیؒ۔

وہ چراغ جسے خود خدا روشن کرے، اسے اگر کوئی پھونک سے بجھانا چاہے، تو اس کی داڑھی جل جائے گی۔

فقیر کا یہ خیال ہے کہ ہر دم اور ہی حالت ہو، اور نئی قسم کا وصال حاصل ہو۔ کبھی وہ لطیف لباس میں ہوتا ہے۔ اور کبھی کثیف میں۔ فقراء کا وجود پارے کی طرح ہوتا ہے۔ اگر تھوڑی سی حرکت بھی اسے دی جائے، تو پارہ پارہ ہو جاتا ہے۔ ایک وجود سے ہزار ہا وجود پیدا ہوتے ہیں، جن کا کوئی شمار نہیں۔

لیکن تو اس بات پر بھی غرور نہ کرنا، کیونکہ یہ بھی کرامات کی ایک قسم کا کھیل تماشا ہے۔ یہ کوئی عین توحیدات ذات نہیں ہے۔ اکثر آدمی کہتے ہیں کہ فقیری مشکل ہے، وہ یہ بات غلط کہتے ہیں۔ فقیری مشکل نہیں ہے، بلکہ ہر مشکل کے لیے مشکل کشا ہے۔ جو فقیر صاحب تصرف دارین ہے۔ اور جسے جمالی اور جلالی نظر حاصل ہے، اس کی شان میں یہ آیت وارد ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:۔

(اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) تو ان لوگوں کے ساتھ صبر کیے رہ جو اپنے پروردگار کو صبح و شام پکارتے ہیں، اور اس کے دیدار کی خواہش کرتے ہیں، اپنی آنکھیں اُن سے نہ ہٹا اور نہ دنیاوی زندگی کی زینت کی خواہش کر۔

بیت

میں اسم اللہ کا خیمہ اپنے دل پر گاڑتا ہوں، جب تُو یہ خیمہ اپنے دل پر گاڑے گا، تو پھر تیرے دل میں (بھی) شیطانی خطرات اور واہمات پیدا نہیں ہوں گے۔

حدیث

"حضوری قلب کے بغیر کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔"

بیت

دل کو شیطانی خطرات (دنیاوی خواہشات) سے خالی اور پیٹ کو (اسم اللہ ذات کی) نوری غذا سے پُر کر کیونکہ واصل لوگوں (اسم اللہ کا تصور کرنے والوں) کی یہی کامل معراج ہے۔

خوردن ایشان مجاہدہ و خواب ایشان مشاہدہ و سیر باطن بہر مقام علیحدہ خوردن ایشان نور است و تکلم ایشان نور است و خواب ایشان حضور است و دل ایشان بیت المعمور است۔ زاہد از ایشان بی خبر و دور است۔ کسی کہ اسم اللہ در چشم تصور کند، صاحب اسرار شود بدین برزخ غرہ مشو۔ این نیز مشق حروف است۔ نہ مطلع انتہای اسرار۔ این وحدت معروف کہ کلید توحید مکشوف باشد۔ بشنو! این طالب اللہ راست کہ فقیر فنا فی اللہ لذت۔

قَوْلُہٗ تَعَالٰی :-

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ[1] نچشیدہ فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ[2] را مگر نَفِرُّوْا مِنَ اللّٰہِ نسیدہ و بمرتبہ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ[3] نرسیدہ وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ[4] وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ[5] بچشم باطن نور اللہ ندیدہ، تماشہ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ[6] نہ ورزیدہ بجانب کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ[7] نہ دیدہ۔

بیت

تا گلو پر مشو کہ دیگ نہ ای … آب چندان مخور کہ ریگ نہ ای

این آیت در باب وجودیہ است، چرا کہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در ملک خود مال و زر و نقد و جنس نداشت۔

حدیث

اَلْمُفْلِسُ فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ[8]

ای کور تا لب گور!

[1] سورہ آل عمران ۳: ۹۲ [2] سورہ الذّٰریٰت ۵۱: ۵۰ [3] سورہ ق ۵۰: ۱۶ [4] سورہ الذّٰریٰت ۵۱: ۲۱ [5] سورہ الحدید ۵۷: ۴ [6] سورہ البقرہ ۲: ۱۱۵ [7] سورہ الاعراف ۷: ۳۱ [8] نقل از عین العلم از حضرت ملا علی قاریؒ

ان کا کھانا بھی مجاہدہ ہے، اور ان کا خواب بھی مشاہدہ ہے۔ اور ان کی سیر باطنی ہر مقام پر نرالی ہے۔ اُن کا کھانا نور ہے۔ اُن کا پیٹ تنور ہے اور ان کا خواب حضور ہے۔ اور ان کا دل بیت المعمور ہے۔ زاہد اُن سے بے خبر اور دور ہے۔ جو شخص اسم اللہ کا تصور آنکھ میں کرے، تو وہ صاحب اسرار ہو جاتا ہے، لیکن اس تصور پر بھی مغرور نہ ہو کیونکہ یہ بھی مشق حروف ہے۔ یہ اسرار کے انتہا کی طلوع نہیں۔ یہ عام وحدت ہے، جو توحید اصلی کے لیے بمنزلہ چابی ہے۔

(غور سے) سن اے فقیر فنا فی اللہ ہونے کے خواہش مند طالب اللہ! تُو نے کیا کبھی چکھا ہے کہ "جب تک تم اس چیز کو راہ مولیٰ میں خرچ نہیں کرو گے، جس سے تم محبت کرتے ہو، تب تک تم ہرگز نیکی حاصل نہیں کر سکو گے"، کو نہیں چکھا ہے؟ شاید تُو نے "اللہ تعالیٰ کی طرف بھاگو" کو "اللہ تعالیٰ سے بھاگو" سمجھا ہے۔ اور "ہم اس کی گردن کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں" کے مرتبے کو نہیں پہنچا ہے اور چشم باطن اور نور اللہ سے "اور وہ تمہاری جانوں میں ہے، کیا تم غور نہیں کرتے؟ اور جہاں کہیں تم ہو، وہ تمہارے ساتھ ہے" نہیں دیکھا ہے؟ "اور جس طرف تم رُخ کرو، اس طرف اللہ کا رُخ ہے" کا تماشا نہیں دیکھا ہے؟ "کھاؤ پیو، لیکن فضول خرچی نہ کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ فضول خرچی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا" کو نہیں دیکھا ہے؟

بیت

تُو اپنے گلے تک پیٹ نہ بھرے، کیونکہ تُو دیگ نہیں ہے۔ تُو پانی اس قدر نہ پی، اس لیے کہ تُو کوئی ریت نہیں ہے۔

یہ آیت وجودیہ کے بارے میں ہے۔ کیونکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پاس مال و زر اور نقد و جنس نہیں رکھتے تھے۔

حدیث

"مفلس اللہ کی امان میں ہے۔"

اے مرتے دم تک اندھے!

قولہٗ تعالیٰ،

وَمَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى [1]

حدیث

تَرَكَ الدُّنْيَا لِلدُّنْيَا [2]

یعنی بعضی فقیران ترک از دُنیا گیرند بجہت زیادتی جمع کردن درم دُنیا۔ اگر کسی گوید من طمع درم و دُنیا ندارم و آنچہ در مِلک من نقد و جنس مال متاع است برای یتیمان و مسکینا و بیوہ زنان و مستحقان و مسلمانان است۔ این ہمہ مکر و فریب و حیلہ شیطان است فقیر درویش آن راگویند کہ زر و سیم و آنچہ بر روی زمین است، اور دست او بدہند بیک دم تصرف فی سبیل اللہ کند، چنانچہ حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تصرف فی سبیل اللہ میکرد۔

دیگر بدانکہ شیطان علی الصباح ہر روز طبل طمع زند و اہل طمع مرید و مطیع و فرمانبردار او شوند۔ این آواز طبل مگر بگوش فقیر کامل و علمای عامل نرسد۔ و مقام لِی مَعَ اللّٰہِ ہیچ نماید۔

حدیث

لِي مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا يَسَعُنِي فِيهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ [3]

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در مقام فنا فی اللہ چنان خود را انداختند کہ خود را خود نشناختند۔

بیت

فرشتہ گرچہ دارد قرب درگاہ — نگنجد در مقام لِی مَعَ اللّٰہ

[1] سورہ بنی اسرائیل، ۱۷: ۷۲۔
[2] الحدیث۔ [3] ایضاً۔

ارشاد خداوندی ہے :-

"اور جو اس دنیا میں اندھا ہے، وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا"

حدیث

"دنیا کی خاطر دنیا کو ترک کرنا"

یعنی بعض فقیر دنیا کو اس واسطے ترک کرتے ہیں کہ درم و دنیا زیادہ جمع کریں۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ مجھے درم و دینار کی طمع نہیں ہے اور یہ جو کچھ نقد و جنس مال میرے پاس ہے، وہ سب یتیموں، مسکینوں، بیوہ عورتوں، مستحقوں اور مسلمانوں کیلئے ہے، یہ سب مکر و فریب اور محض شیطانی حیلہ ہے۔ فقیر درویش اُسے کہتے ہیں کہ اگر روئے زمین کا سارا مال و متاع اس کے ہاتھ میں دے دیا جائے، تو وہ اسی وقت اسکو راہ خدا میں صرف کردے، جیسا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی راہ میں خرچ کردیا کرتے تھے۔

دوسرے یہ بات جان لے کہ شیطان ہر صبح طمع کا ڈھول بجاتا ہے اور اہل طمع اس کے مرید، مطیع اور فرمانبردار بن جاتے ہیں۔ لیکن اس ڈھول کی آواز فقیر کامل اور عامل عالم کے کان میں نہیں پہنچتی، بلکہ ان کو مقام لِی مَعَ اللّٰہِ دکھائی دیتا ہے۔

حدیث

"اللہ تعالیٰ کے ساتھ راز و نیاز کا میرا ایک ایسا وقت ہوتا ہے، جس میں نہ کسی مقرب فرشتے کی گنجائش ہوتی ہے اور نہ کسی نبی مرسل کی"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقام فنا فی اللہ میں اپنے تئیں ایسا کر ڈالا کہ خود بھی اپنے آپ کو نہ پہچانا۔

بیت

فرشتہ اگرچہ اللہ تعالیٰ کا قرب تو رکھتا ہے، لیکن مقام لِی مَعَ اللّٰہِ تک اس کی رسائی نہیں ہے۔

درین مقام نفس انفاس شود و نُور بنور رسد چون قیامت شود، فقیران از قبر برخیزند و در طلب دیدار، حق تعالیٰ حکم کند کہ خیمۂ فقرا در آتش دوزخ بزنید۔ فرشتگان خیمہ را بر دوزخ استادہ کنندہ و فقیران را در آن خیمہ در آرند۔ نظر گرمی ذکر اللہ و محبت ایشان الا اللہ بر آتش دوزخ افتد، آن آتش فرونشیند و خاکستر گردد۔ پس از آن اللہ تعالیٰ اختیار شان بدست او شان دهد کہ آنچہ تابع ایشان است، با ایشان بگذرند و قدر و ہمت فقرا آن روز معلوم خواہد شد۔ چون فقیران را میزان نیکی و بدی اعمال نامہ بیارند و در یک پلہ اسم اللہ و بہ پلۂ دیگر بدیہا کہ مانند چہار دہ طبق زمین و آسمان بدارند، پلہ ای کہ اسم اللہ باشد، چنان گران تر خواہد شد کہ بدی ہای او و یاران او و مادر و پدر و ہمسایگان او بیندازند۔ نیز پلۂ اسم اللہ گران تر خواہد شد۔

ابیات

گر بخواہی خوش حیاتی نفس را گردن بزن — راہ مولیٰ تا بیابی ترک دہ فرزند و زن
گر بخواہی خوش حیاتی نفس با خود کن رفیق — مال و زن فرزند بدتر واصلان را این طریق
گر بخواہی خوش حیاتی نفس را خود کن جُدا — دمبدم معراج اینست واصلان را با خدا

حدیث

مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ [1]

[1] تفسیر عرائس البیان، فصوص الحکم از ابن عربیؒ۔

اس مقام میں نفس انفاس ہو جاتا ہے۔ اور نور نُور تک پہنچ جاتا ہے۔ اور جب قیامت برپا ہوگی، تو فقرا طلب دیدار میں اپنی قبروں سے اٹھیں گے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ فقرا کے خیمے دوزخ کی آگ میں لگاؤ۔ جب فرشتے دوزخ پر خیمے نصب کریں گے اور فقرا ان خیموں میں لائے جائیں گے، تو اس وقت ذکر الٰہی اور لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ سے جو انہیں محبت تھی، اس کی گرمی کی نظر دوزخ کی آگ پر پڑ کر اُسے سرد کر دے گی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اختیار فقرا کے ہاتھ میں دیگا کہ جو ان کے تابعین ہیں، وہ بھی اُن کے ساتھ گزر جائیں۔ اس روز فقرا کی ہمت اور قدر معلوم ہوگی جب فقرا کو اعمالنامہ کی نیکی بدی وزن کرنے کے لیے ترازو کے پاس لایا جائے گا، تو ایک پلڑے میں اسم اللہ اور دوسرے پلڑے میں بدیاں جو بمنزلہ زمین اور آسمان کے طبقات کے ہوں گی، رکھی جائیں گی۔ اس وقت اسم اللہ والا پلڑا گراں تر ہو جائیگا یعنی جھک جائیگا۔ پھر اس پر اس کی بدیاں، اس کے دوستوں کی بدیاں اور اس کے والدین اور ہمسایوں کی بدیاں بھی رکھ دی جائیں گی، تو بھی اسم اللہ والا پلڑا بھاری ہوگا۔

ابیات

اگر تو اچھی زندگی چاہتا ہے، تو نفس کی گردن (اسم اللہ کی تلوار سے) تن سے جُدا کر دے۔ (اپنے) مولیٰ کی راہ تو اس وقت پائے گا جب تو اپنے بیوی بچے سب کی محبت کو خیرباد کہہ دیگا۔

اگر تو اپنی (اس دنیا کی قلیل) زندگی کی (حقیر) خوشیاں چاہتا ہے، تو اپنے نفس کو اپنا دوست بنالے۔ واصل لوگوں کے لیے مال و دولت اور بیوی بچوں کی محبت یہ بہت بُری راہ ہے۔

اگر تو ابدالآباد تک کامیاب اور خوش و خرم زندگی کی خواہش رکھتا ہے، تو نفس کو اپنے سے جُدا کر دے۔ واصل لوگوں (اسم اللہ کا تصور کرنے والوں) کو ہر گھڑی اپنے خُدا کے ساتھ یہی (اعلیٰ) معراج ہے۔

حدیث

"جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا پس اس نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا۔"

حدیث

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ بِالْبَقَاءِ[1]

حدیث

مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ لَمْ يَكُنْ لَذَّتَ مَعَ الْخَلْقِ[2]

حدیث

مَنْ عَرَفَ رَبَّهُ فَقَدْ كَلَّ لِسَانَهُ[3]

قَالَ مُحْيُ الدِّيْنِ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ الْعَزِيْز:

اَلْاُنْسُ بِاللّٰهِ وَالْمُتَوَحِّشُ عَنْ غَيْرِ اللّٰهِ[4]

حدیث

اَلسَّلَامَةُ فِي الْوَحْدَةِ وَالْاٰفَاتُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ[5]

یعنی سلامتی در وحدت باری تعالیٰ است وغیر او مقامات کرامات درجات ہمہ آفات شیطانی است۔

حدیث

اَلدُّنْيَا لَكُمْ وَالْعُقْبٰى لَكُمْ وَالْمَوْلٰى لِيْ[6]

یعنی دُنیا باشد شما، عقبیٰ باشد شما، مرا مولیٰ بس است۔

---

[1] نقل از شرح عین العلم از حضرت ملا علی قاریؒ [2] الحدیث [3] شرح خواجہ ایوب انجیح الفوری، ج ۲، ص ۵۸۰، شرح فرید الدین عطارؒ [4] قول حضرت شاہ محی الدین شیخ عبد القادرؒ [5] الحدیث [6] مرغوب القلوب تبریزیؒ۔

حدیث

"جس نے اپنے نفس کو فنا سے پہچانا، پس اس نے اپنے پروردگار کو بقاء سے پہچانا۔"

حدیث

"جسنے اللہ تعالیٰ کو پہچان لیا، تو پھر وہ خلقت کے ساتھ لذت نہیں پاتا۔"

حدیث

"جس نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا، پس اس کی زبان گونگی ہو گئی۔"

پیر دستگیر حضرت شیخ محی الدین سید عبد القادر جیلانیؓ فرماتے ہیں:۔

"محبت اللہ تعالیٰ سے کرنی چاہیے اور غیر اللہ سے دور بھاگنا چاہیے۔"

حدیث

"سلامتی اللہ تعالیٰ کی وحدت میں ہے۔ اور دوئی میں آفات ہی آفات ہیں۔"

یعنی سلامتی باری تعالیٰ کی وحدت میں ہے اور اس کے سوا باقی مقامات اور کرامات اور درجات سب آفات شیطانی ہیں۔

حدیث

"دُنیا اور عاقبت تمہارے لیے اور مولیٰ میرے لیے ہے۔ یعنی دُنیا اور عاقبت تمہیں مبارک ہوں مجھے تو اللہ ہی کافی ہے۔"

باب سوم

درذکر مراقبه وخواب غرق وتفرید وتجرید هر یکی راکند تحقیق ذات وصفات

بدانکه مراقبه وخواب غرق از خود بی خود شدن است. مراقبه دهٔ قسم است :-

اوّل مراقبه سیر سفر ازل،

دوّم مراقبه سیر سفر ابد،

سوّم مراقبه سیر سفر فی الارض،

چهارم مراقبه سیر سفر آسمان،

پنجم مراقبه سیر وسفر مجلس مشرف شدن حضرت محمد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ـ

ششم مراقبه صحبت هر انبیاء،

هفتم مراقبه مجلس غالب الاولیاء یعنی جناب حضرت محی الدین شاه عبد القادرؒ،

هشتم مراقبه ملاقات دست مصافحه بهر مؤمن مسلم ـ

نهم مراقبه وجودیه سیر سفر تماشهٔ نفس وقلب وروح ـ

دهم مراقبه وجودیه سیر سفر تماشای قلب ونفس وروح شدن توفیق باری تعالیٰ ـ

ونیز مراقبه بر سه قسم است. مراقبهٔ اہل خطرات خام خیال ودیگر امت ومراقبه عین جمال عدیم المثال. اوّل فتح الابواب مراقبهٔ ازل. مراقبهٔ رقیب دور کننده ونگهبان از وسوسهٔ شیطان خناس خرطوم، رساننده بمرادات طالب ومطلوب است ـ

حدیث

حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِيْمَانِ [1]

ووطن ازل است ـ

[1] موضوعات کبیر از حضرت ملا علی قاریؒ ـ

باب سوم

ذکر مراقبہ وخواب غرق اور تفرید وتجرید کے بارے میں

اے طالب صادق! اچھی طرح جان لے کہ مراقبہ اور خواب مستغرق اور خود سے بےخود ہونے کا نام ہے۔ مراقبے کی دس اقسام ہیں۔

۱۔ مراقبہ سفر ازل کی سیر۔

۲۔ مراقبہ سفر ابد کی سیر۔

۳۔ مراقبہ سیر سفر فی الارض۔

۴۔ سفر آسمان کی سیر کا مراقبہ۔

۵۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں مشرف ہونے کے سفر کی سیر کا مراقبہ۔

۶۔ ہر انبیاء کی صحبت کا مراقبہ۔

۷۔ غالب الاولیاء یعنی جناب حضرت محی الدین شاہ عبد القادر جیلانیؒ کی مجلس کا مراقبہ۔

۸۔ ہر مومن مسلمان سے مصافحہ وملاقات کا مراقبہ۔

۹۔ قلب ونفس اور روح کے تماشے کے سفر کی سیر کا مراقبہ یعنی مراقبہ وجودیہ۔

۱۰۔ مراقبۂ وجودیہ سیر سفر تماشای قلب ونفس وروح توفیق باری تعالیٰ کا مراقبہ نیز مراقبہ کی تین قسمیں اور بھی ہیں۔ اہل خطرات خام خیال کا مراقبہ اور ہے۔ مراقبہ عین جمال عدیم المثال۔

اوّل فتح الابواب مراقبۂ ازل۔ مراقبۂ رقیب جس سے شیطانی خناسی وسوسے دور ہو جاتے ہیں اور جس سے طالب ومطلوب مرادات کو پہنچ جاتا ہے۔

حدیث

"وطن کی محبت ایمان کی علامت ہے"

یہاں پر وطن سے مراد ازل ہے۔

حدیث

كُلُّ شَيْءٍ يَرْجِعُ إِلَىٰ أَصْلِهِ[1]

این نیز ازل است۔ چون طالب اللہ اوّل مراقبہ بہ نیت ازل رود، بمقام میدان روحانیت استادہ شود، و تماشای ازل بہ بیند و آواز أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ[2] شنود و قَالُوا بَلَىٰ[3] بلیٰ گوید و دست بمصافحہ بہ ارواح انبیاء و اولیاء و اصفیاء مومن مسلم کند حقیقی گردد۔

حدیث

الْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ[4]

باید دانست کہ روز اوّل اللہ تعالیٰ بصفوف جمیع ارواح را فرمودہ کہ ای ارواحہا چہ میخواہید؟ ارواحہا گفتند خداوندا! ترا میخواہیم و دیدار تو۔ پس اللہ تعالیٰ پیش مد نظر ایشان متاع دنیا کشید کہ نُہ حصہ جانب دنیا روند، باقی یک حصہ ارواح بحضور استادہ ماندند پس باز حق تعالیٰ عقبیٰ، حور و قصور آنچہ بہشت است، پیش مد نظر ایشان کشیدند۔ باز نُہ حصہ ارواحہا جانب عقبیٰ دویدند، باقی یک حصہ ارواحہا پیش باری تعالیٰ ایستادہ مشتاق ماندند کہ جز مولیٰ طلب دیگر در وجود ما یان نیست۔

حدیث

اَلْآنَ كَمَا كَانَ[5]

تماشا دیدہ، طالب اللہ از مراقبہ برآید۔ دوئم مراقبہ غرق شدن از خود بی خود شود۔ تماشہ چنان بیند گوئی کہ قیامت قائم شدہ و حقایق عرصات بروز حساب۔

---

[1] الترغیب والترہیب۔ [2] سورہ الاعراف ۷، ۱۷۲ [3] سورہ الاعراف ۷، ۱۷۲ [4] جامع الصغیر از علامہ سیوطیؒ [5] خطبات احمدیان۔

حدیث

"ہر چیز اپنی اصل کی طرف رجوع کرتی ہے۔"

یہاں پر بھی اصل سے مراد ازل ہی ہے۔ جب طالب اللہ پہلے مراقبۂ ازل کی نیت کرتا ہے، تو مقام میدان روحانیت میں کھڑا ہوتا ہے۔ اور ازل کا تماشا دیکھتا ہے۔ اور "کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟" کی آواز سنتا ہے۔ اور "بولے ہاں تو میرا رب ہے" کہتا ہے۔ اور ہر انبیاء، اولیاء، اصفیاء، اور مومن مسلم کی طرح مصافحہ کرتا ہے۔ اور حقیقی مسلمان ہو جاتا ہے۔

حدیث

"مومن دوسرے مومن کے لیے بمنزلۂ آئینہ کے ہے۔"

جاننا چاہیے، کیونکہ پہلے روز جب اللہ تعالیٰ نے روحوں کی تمام صفوں سے پوچھا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ تو روحوں نے جواب میں کہا کہ اے خداوندا! ہم تجھے چاہتے ہیں اور تیرا دیدار چاہتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے سامنے دنیا کی پونجی پیش کی، تو روح کے نو حصے دنیا کی طرف مائل ہو گئے۔ اور باقی ایک حصہ حضور میں کھڑے رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آخرت، بہشتی حور و قصور پیش کیے۔ تو پھر ارواح کے نو حصے آخرت کی طرف دوڑے اور ارواح میں سے باقی ایک حصہ حضور میں ہی کھڑے رہے اور کہنے لگے کہ ہم فقط مولیٰ کے دیدار کے مشتاق ہیں۔ سوائے مولیٰ کے ہمارے وجود میں کوئی اور طلب نہیں ہے۔

حدیث

"اب تک اللہ تعالیٰ اپنی شان میں ویسا ہی ہے، جیسا کہ پہلے تھا۔"

کا تماشا دیکھ کر طالب اللہ مراقبہ سے باہر نکلتا ہے۔ دوئم مراقبہ مستغرق ہونا یعنی خود سے بے خود ہونا۔ اس کا تماشا وہ حسب ذیل دیکھتا ہے۔ گویا قیامت برپا ہوئی ہے اور وہ اس میں حساب کے روز میدان حشر کے حقائق؛

قولہٗ تعالیٰ :-

فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۝ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝[1]

راگزشتن بصراط و عذاب اہل جہنم و فرحت اہل جنت و ساغر شراب طہور از دست مبارک نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نوشیدن است. و از لقای اللہ تعالیٰ مشرف شدن از مراقبہ برآید۔

سوم مراقبہ سیر و سفر طبقات آسمانہا کند بمراقبہ غرق از خود بی خود شود، آنچہ مقامات ملائک نہ فلک، عرش و کرسی و لوح و قلم دیدہ از مراقبہ برآید۔

چہارم مراقبہ سیر و سفر ارض رود، با مراقبہ از خود بی خود گردد۔ ہرچہ حقیقت طبقات ہفت زمین از ماہ تا ماہی تماشا دیدہ از مراقبہ برآید۔

پنجم مراقبہ سیر و سفر نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رود، با مراقبہ غوطہ خورد، از خود بی خود غرق شود، و داخل مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر گردد۔ و آنچہ از نبی اللہ خطاب خدمت منصب یابد۔ و ہدایت، عنایت شود، بر ثابت قدم گردد، از مراقبہ باز برآید۔

ششم مراقبہ بہ نیت سیر سفر ہر انبیاء، اصفیاء رود، غرق از خود بیخود شود۔ با ہر یک انبیاء ملاقات مشرف شود و دست مصافحہ و از مراقبہ برآید۔

ہفتم مراقبہ سیر سفر ہر اولیاء، غوث و قطب صاحب منصب با مراقبہ رود، و از خود بیخود شود۔ با ایشان ملاقات و دست مصافحہ و مراتب تماشای ایشان دیدہ برآید از مراقبہ۔

ہشتم مراقبہ بہ نیت سیر سفر ہر ارواح مؤمن ملاقات کند و غرق از خود بیخود با ہر یک ارواح مؤمن مسلم ملاقات و دست مصافحہ کند و از مراقبہ باز برآید۔

---

[1] سورہ الزلزال ۹۹ : ۷-۸

ارشاد خداوندی ہے :-

"پس جس نے ذرہ بھر نیکی کی، وہ اسے دیکھ لے گا، اور جس نے ذرہ بھر برائی کی، وہ اسے دیکھ لیگا"

پلصراط سے گزرنا، اہل جہنم کا عذاب میں گرفتار ہونا، اہل بہشت کی خوشی و مسرت، نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک سے شراب طہور کے جام کا پینا اور دیدار الٰہی سے مشرف ہونا، سب کچھ دیکھ کر مراقبہ سے باہر نکلتا ہے۔

سوم مراقبہ طبقات سماوی کے سفر کی سیر کا۔ مراقبہ غرق میں اپنے آپ سے بیخبر ہو جاتا ہے۔ اس میں ملائکہ کے مقامات، نو آسمان، عرش، کرسی، لوح و قلم دیکھ کر مراقبہ سے باہر آتا ہے۔

چہارم زمین کی سیر سفر کا مراقبہ۔ اس میں جب وہ خود سے بیخود ہوتا ہے، تو اس میں چاند سے لے کر تحت الثریٰ تک ساتوں زمینوں کے طبقات کی حقیقت کو دیکھ کر مراقبہ سے باہر نکلتا ہے۔

پنجم مراقبہ سفر نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیر کا۔ اس میں وہ مراقبہ کے ساتھ غوطہ لگاتا ہے، اور جب خود سے بیخود ہوتا ہے، تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں داخل ہوتا ہے۔ اور وہاں سے جس خدمت اور منصب کے لیے حکم ہوتا ہے اور جو ہدایت اور عنایت ہوتی ہے، اس پر ثابت قدم ہو جاتا ہے اور پھر مراقبے سے باہر نکلتا ہے۔

ششم ہر انبیاء و اصفیاء کے سفر کی سیر کی نیت سے مراقبہ کرتا ہے۔ اور جب وہ خود سے بے خود ہو جاتا ہے۔ تو ہر ایک نبی سے ملاقات کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ اور مصافحہ کر کے مراقبے سے باہر نکلتا ہے۔

ہفتم ہر اولیاء، غوث، قطب اور صاحب منصب کے سفر کی سیر کا مراقبہ۔ اس میں جب وہ خود سے بیخود ہو جاتا ہے، تو ان سے ملاقات کر کے اور ان سے دست مصافحہ کر کے اور ان کے مراتب کو دیکھ کر مراقبے سے باہر نکلتا ہے۔

ہشتم ہر مؤمن کی روح کے سفر کی سیر کی نیت سے مراقبہ کرنا۔ اس میں وہ مستغرق ہو کر جب خود سے بیخود ہو جاتا ہے، تو ہر ایک مؤمن مسلمان کی روح سے ملاقات

نہم مراقبہ سیر سفر ہژدہ ہزار عالم بمراقبہ رود، از خود بیخود شود تماشا دیدہ از مراقبہ برآید۔

دہم مراقبہ بوحدانیت باری تعالیٰ، چنان غرق فی التوحید شود کہ مقابل ہفتاد سال یا صد سال در توحید غرق نور با نور ظہور شود کہ نزدیک مردم چشم زدن از این مراقبہ ہیچ حال خود را فارغ و غافل نہ دارد، ہر کہ ازین مراقبہ با خبر نیست، از معرفت و سلوک ربانی محروم، اگرچہ خانوادہ نام مخدوم۔

بیت

زبان خادم بخود مخدوم خوانی پرستی خود ز حق محروم مانی

از مرشدی کہ این مقامات طی نکند و درجیات حقیقت ہر یک را نہ بیند، افسوس ادنیٰ و اعلیٰ باقی ماند۔ و دل غنی دست نہ دہد، از ہر دو جہان خود را بیرون نکشد، آن را مرشد کامل و طالب صادق نتوان گفت۔

شرح خواب و مراقبہ

اگر شخصی ہر روز در خواب یا مراقبہ ملاقات با فقرا یا مشغول بذکر اللہ، بدان کہ وی طالب بسوی توحید است و طالب دیدار مولیٰ است، کار او روز بروز ترقی۔ درجات و اولی است۔ اگر شخصی در خواب یا مراقبہ مجلس کفار اہل زنار بہ بیند، بدانکہ آن را مقام نفی لَآ اِلٰہَ بروی دادہ، ہنوز بمقام اِلَّا اللّٰہُ اثبات نرسیدہ یا آنکہ حقیقت نفسانیت بہ بیند یا آنکہ شیطان آن را مجلس کفار می نماید، کہ دل

اور مصافحہ کرکے مراقبے سے پھر باہر نکلتا ہے۔

نہم اٹھارہ ہزار عالم کے سفر کی سیر کا مراقبہ۔ جب اس میں خود سے بے خود ہو جاتا ہے، تو اٹھارہ ہزار عالم کا تماشا دیکھ کر مراقبے سے باہر نکلتا ہے۔

دہم وحدانیت باری تعالیٰ کا مراقبہ۔ اس مراقبے کے وقت توحید میں ایسا مستغرق ہو جاتا ہے کہ گویا ستر سال یا سو سال نور ظہور میں غرق رہا ہے اور لوگوں کے نزدیک ایک لحظہ بھر اس مراقبے سے فارغ اور غافل نہیں رہتا جو شخص اس مراقبے سے باخبر نہیں اگرچہ وہ اعلیٰ خانوادہ سے ہی کیوں نہ ہو، وہ معرفت اور سلوک ربانی سے محروم ہے۔

بیت

زبان سے تو تو اپنے آپ کو خادم کہتا ہے اور مخدوم کہلوانا پسند کرتا ہے، لیکن یاد رکھو کہ تو اپنی ذات کی پرستش کر رہا ہے، لیکن حقیقت میں تو اللہ کی ذات سے محروم رہتا ہے۔

جس مرشد سے یہ مقام طے نہ ہو سکیں اور زندگی میں ان میں سے ہر ایک کی حقیقت کو نہ دیکھے، اسے ہر قسم کا ادنیٰ اور اعلیٰ افسوس باقی رہتا ہے اور اس کا دل کبھی غنی نہیں ہوتا اور نہ وہ اپنے آپ کو دونوں جہان سے باہر لے جا سکتا ہے، ایسے شخص کو مرشد کامل اور طالب صادق نہیں کہا جا سکتا۔

شرح خواب و مراقبہ

اگر کوئی شخص ہر روز خواب یا مراقبہ میں فقرا سے ملاقات کرے یا ذکر الٰہی میں مشغول ہو تو جان لینا چاہیے کہ طالب کا رخ توحید کی جانب ہے اور وہ دیدار مولیٰ کا طالب ہے اور اس کا کام دن بدن ترقی پر ہے۔ اور اس کے درجات بلند ہو رہے ہیں۔ اگر کوئی شخص خواب میں یا مراقبے میں کفار یا اہل زنار کی مجلس دیکھے، تو جاننا چاہیے کہ اسے مقام نفی لَآ اِلٰہَ تو حاصل ہے، لیکن ابھی مقام اثبات اِلَّا اللّٰہُ کو نہیں پہنچا ہے۔ یا یہ کہ وہ نفسانیت کی حقیقت دیکھتا ہے۔ یا یہ کہ اسے شیطان کفار کی مجلس دکھاتا

طالب اللہ از فی سبیل اللہ سرد شود و باز ماند۔ یا آنکہ از مرشد اعتقاد او برگشتہ المطلب آنکہ تائب شود۔

و احوال خود را پیش مربی بگوید۔ اگر مرشد کامل باشد، آن را زود از مقام کفر برکشد و بدار السلام رساند والا طالب دیوانہ یا مجذوب یا کافر، و در شرک و شرب شراب و تارک الصلوٰۃ گردد۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْھَا۔

در خواب یا مراقبہ اگر شخصی ہر شب بکسی جنگ کند و با عظمت و ہیبت بیند، آن را با نفس خود جنگ است مرتبۂ او در باطن غازی است۔ فقیر صاحب شوق اشتیاق غالب بر نفس و ہوا، یکتا با خدا محب الفقر است۔

اگر شخصی ہر شب بمثل حیوانات بہ بیند، دل او سیاہ از خطرات شود، طالب دنیا دیگر گمراہ است۔ ہنوز بمرتبۂ انسانیت نرسیدہ۔

در خواب یا مراقبہ اگر شخصی تلاوت قرآن یا نماز یا بانگ، باغ بوستان بیند صحبت با اولیاء و مجلس با علماء یابد۔ آن را خاتمہ بالخیر است و با ایمان رود۔

در خواب یا مراقبہ اگر شخصی خدای تعالیٰ را بہ بیند، چنانچہ امام المسلمین حضرت ابو حنیفہ کوفیؒ ہفتاد بار دیدار اللہ تعالیٰ را مشرف شد۔ و جواب با صواب۔ خواب ایشان غفلت نبود۔ مثل صورت اللہ تعالیٰ البتہ نشود۔

حدیث

تَفَکَّرُوْا فِیْ نِعْمَائِہٖ وَلَا تَفَکَّرُوْا فِیْ ذَاتِہٖ[1]

یعنی فکر کنید کہ نعمت من پس از نعمت دیدار ہیچ نعمت بہتر نیست و نہ فکر

---

[1] نقل از عین العلم شرح زین العلم از حضرت ملا علی قاریؒ۔

ہے، جس کے دیکھنے سے طالب اللہ کا دل راہِ خدا سے سرد ہو جاتا ہے۔ اور وہ اس کام سے عاجز رہ جاتا ہے۔ یا یہ کہ اس کا اعتقاد اپنے مرشد پر متزلزل ہو جاتا ہے۔ غرضیکہ اگر ایسی صورت ہو، تو اسے توبہ کرنی چاہیے۔

اور اپنے حال احوال مربی سے وضاحت طور پر کہہ دینے چاہئیں۔ اگر مرشد کامل ہوگا، تو اسے جلد ہی مقام کفر سے باہر نکال لے گا۔ اور دار السلام میں پہنچا دے گا۔ اگر ایسا نہیں، تو طالب دیوانہ یا مجذوب یا پھر کافر ہو جائے گا۔ اور شرک، شراب نوشی اور ترک نماز میں مبتلا ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بچائے۔

اگر کوئی شخص خواب یا مراقبے میں ہر شب کسی سے جنگ کرے اور اپنے تئیں اس میں با عظمت و ہیبت دیکھے، تو گویا وہ اپنے نفس سے جنگ کر رہا ہے۔ اور اس کا مرتبہ باطن میں غازی کا سا ہے۔ جو فقیر صاحب شوق و اشتیاق ہے اور وہ نفس و حرص پر غالب ہوتا ہے تو وہ (گویا) اللہ تعالیٰ سے یکتا اور فقراء کا محب ہوتا ہے۔

اگر کوئی شخص ہر رات خواب میں حیوانات دیکھے، تو سمجھ لو کہ اس کا دل خطرات کے سبب سیاہ ہے۔ اور وہ دُنیا کا طالب، نیز گمراہ ہے۔ ابھی انسانیت کے مرتبے کو نہیں پہنچا۔

اگر کوئی شخص خواب یا مراقبے میں قرآن پاک کی تلاوت کرے یا نماز پڑھے یا اذان دے یا باغ و بوستان دیکھے، تو اسے اولیا اور علماء کی صحبت اور مجلس نصیب ہوگی۔ اور اس کا خاتمہ بالخیر ہوگا، اور وہ دُنیا سے با ایمان جائیگا۔

اگر کوئی شخص خواب یا مراقبے میں اللہ تعالیٰ کو دیکھے، جیسا کہ امام المسلمین حضرت ابو حنیفہ کوفیؒ ستر مرتبہ دیدار الٰہی سے مشرف ہوئے۔ اور جواب با صواب سے نوازے گئے۔ ان کا خواب، خواب غفلت نہ تھا۔ گو اللہ تعالیٰ کی کوئی صورت ہم متعین نہیں کر سکتے۔

حدیث

"اس کی نعمتوں پر غور کرو، لیکن اس کی ذات کی بابت کچھ نہ سوچو۔"

یعنی سوچو کہ اس نے مجھے کتنی نعمتوں سے نواز رکھا ہے۔

یعنی غور کرو کہ جو نعمت اس نے مجھے دے رکھی ہے، وہ کافی ہے، مگر دیدار الٰہی

کنید بستن صورت من تجسم و جوہر۔

قَوْلُہٗ تَعَالٰی :۔

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ[1]

ہر کہ خدای تعالیٰ را بہ بیند، بی شک در وجود او خودی نماند۔ در خواب یا مراقبہ اگر شخصی بر اسپ خود سوار دیدہ و یا از دریا بر کشتی بگذرد، مطلوب او زود شود۔ شخصی روشنضمیر منتہی فقیر، عینہ بعینہ صاحب نظارہ، آن را چہ احتیاج خواب و مراقبہ و استخارہ ہر دو جہان بمد نظر اوست و او پیوستہ بر دوست۔

شرح فتح الابواب تجلیات و تحقیقات

جملہ تجلیہ چہاردہ است۔ ہر یک تجلی را آثار و تاثیر وجود شناختہ شود، چنانچہ اعضاء جوارح۔

اول تجلی اسم اللہ۔
دوم تجلی اسم محمدؐ۔
سوم تجلی اسم ہُو۔
چہارم تجلی اسم فقیر۔
پنجم تجلی قلب،
ششم تجلی ذکر روح۔
ہفتم تجلی ذکر شعلہ نور در دماغ و در سر پیدا شود و در چشم ظاہر پیدا گردد، این را تجلی سری گویند۔
ہشتم تجلی نفس کہ باتفاق شیطان از وجود طالب تجلی رہزنی پیدا شود۔
نہم تجلی شیطان کہ از شرک پیدا گردد۔

[1] سورہ الشوریٰ ۴۲: ۱۱

کی نعمت سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔ اور جسم و جوہر کی بابت خیال نہیں کرنا چاہیے۔

ارشاد خداوندی ہے :۔

"کوئی چیز اس کی مانند نہیں ہے اور وہ سنتا اور دیکھتا ہے۔"

جو شخص اللہ تعالیٰ کو دیکھ لیتا ہے، بیشک اس کے وجود میں تکبر نہیں رہتا۔ اگر کوئی شخص خواب یا مراقبے میں اپنے آپ کو گھوڑے پر سوار دیکھے یا کشتی پر سوار ہو کر دریا عبور کرے، تو اس کا مقصود جلد حاصل ہوگا۔ اور جو شخص روشنضمیر اور منتہی فقیر ہے، اُسے خواب و مراقبہ یا استخارہ کی ضرورت ہی کیا ہے۔ وہ تو عین بعین ہر چیز کا نظارہ و مشاہدہ کر لیتا ہے۔ دونوں جہان اس کے مدّ نظر رہتے ہیں اور وہ ہمیشہ دوست سے ملا رہتا ہے۔

شرح فتح الابواب تجلیات و تحقیقات

تمام تجلیات چودہ ہیں۔ ہر ایک تجلی کے آثار، تاثیر اور وجود پہچانے جاتے ہیں، چنانچہ اعضاء و جوارح۔

(۱) تجلی اسم اللہ۔
(۲) تجلی اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
(۳) تجلی اسم ہُو۔
(۴) تجلی اسم فقیر۔
(۵) تجلی قلب۔
(۶) تجلی روح۔
(۷) تجلی ذکر جس سے نور کا شعلہ دماغ اور سر میں پیدا ہوتا ہے۔ اور ظاہری آنکھوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس کو سرّی تجلی کہتے ہیں۔
(۸) تجلی نفس جو شیطان کی موافقت کے سبب طالب کے وجود سے راہزنی کی تجلی پیدا ہوتی ہے۔
(۹) تجلی شیطان جو شرک سے پیدا ہوتی ہے۔

دہم تجلی شمس کہ ازان طلوع رجوعات خلق پیدا شود۔
یازدہم تجلی قمر کہ از اقرب قرب قہر جلالیت پیدا شود۔
دوازدہم تجلی جن کہ ازان دیوانگی در جمعیت پیدا شود۔
سیزدہم تجلی ملائک کہ موکلان ازان بیقراری و ترک توکل، عبادت و تنہائی پیدا شود۔
چہاردہم تجلی شیخ و مُرشد کامل پیدا شود کہ ازو جمعیت و جمال شوق و اشتیاق مستی حال و قرب وصال لازوال پیدا شود۔

دریں تجلی جلالی و جمالی طالبان ہزاران ہزار بی شمار خراب و ضبط خوردہ گمراہ شدہ اند۔ دریں مقام تجلی مُرشد کامل دستگیر باید والا نہ طالب خراب در رجعت خوردہ و دیوانہ، مجنون و مجذوب گردد۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْہَا۔

و باید دانست کہ حضرت موسیٰ در مقام تجلی در آید سوال رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْکَ میگفت۔[1] جواب آمد لَنْ تَرٰىنِیْ۔[2] الغرض موسیٰ در مقام فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَہٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا[3] رسید۔ موسیٰ از خود بی خود شدہ با تجلی کوہ طور بسوخت۔ بعد ازان ہر طرف کہ موسیٰ صلوٰۃ اللّٰہ علیہ و علی نبینا نظر کرد، ہمہ سوختہ شد۔ بنابران موسیٰ برقعہ بر روی خود پوشید۔ آن برقعہ نیز بسوخت۔ بعد ازان آہن و مس و زر و سیم ساخت۔ آن ہم سوختہ گردید۔ موسیٰ ندا کرد، حکم از حق تعالیٰ چنان شد کہ ای موسیٰ! برقعہ از دلق درویشان و فقیران زندہ دلان بگیر و برقعہ بساز۔ موسیٰ ہمچنان کرد۔ آن برقعہ ہرگز نسوخت۔ موسیٰ گفت، خداوندا! این برقعۂ فقرا چرا نمی سوزد؟ اللّٰہ تعالیٰ فرمود: ای موسیٰ! باین لباس دلق مرا یاد کردہ اند۔ جز خدای تعالیٰ طلب دیگر ندارند۔ باز حق سبحانہٗ تعالیٰ فرمود، کہ ای موسیٰ! بمقدار سوراخ سوزن تجلی کہ با ہفتاد ہزار پردۂ الٰہی پیچیدہ، جانب تو انداختم۔ از خود بیخود شدی و طاقت نیاوردی و امت پیغمبر آخر زمان محمد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم خواہد شد کہ ہفتاد ہزار تجلی بنظر کرم بر دل ایشان فقیران

---

۱ سورہ الاعراف ۷: ۱۴۳
۲ ایضاً ۳ ایضاً

(۱۰) تجلی شمس جس سے رجوعات خلق پیدا ہوتی ہے۔
(۱۱) تجلی قمر جس کے قرب سے قہر جلالیت پیدا ہوتی ہے۔
(۱۲) تجلی جن جس سے جمعیت میں دیوانگی پیدا ہوتی ہے۔
(۱۳) تجلی ملائک جس سے بیقراری، ترک توکل و عبادت و تنہائی پیدا ہوتی ہے۔
(۱۴) تجلی شیخ و مُرشد کامل جس سے جمعیت، جمال، شوق، اشتیاق، مستی حال اور قرب وصال لازوال پیدا ہوتے ہیں۔

اس تجلی جمال اور جلال میں ہزاروں، بلکہ بیشمار طالب خراب و خستہ اور گمراہ ہو گئے ہیں۔ تجلی کے اس مقام میں کوئی کامل مُرشد بطور مددگار ہونا چاہیے، ورنہ طالب خراب ہو جاتا ہے۔ اور رجعت میں پڑ کر دیوانہ، مجذوب اور مجنون ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بچائے اور جاننا چاہیے کہ حضرت موسیٰ مقام تجلی میں آئے تھے۔ آپ ہمیشہ عرض کیا کرتے تھے، اے پروردگار! تو مجھے دکھا، تاکہ میں تجھے دیکھوں۔ اُدھر سے جواب میں کہا گیا کہ تو ہرگز نہیں دیکھ سکے گا۔ الغرض حضرت موسیٰ علیہ السلام "جب پہاڑ پر اس کے پروردگار نے تجلی کی، تو وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ اور موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بیہوش ہو کر گر پڑے" کے مقام میں آئے، تو خود سے بیخود ہو گئے یعنی بیہوش ہو گئے اور تجلی سے کوہ طور جل گیا۔ بعد ازاں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جس طرف نگاہ کرتے، سب کچھ جل جاتا۔ اس لیے آپ نے چہرہ مبارک پر برقعہ پہن لیا، لیکن وہ برقعہ بھی جل گیا۔ بعد ازاں لوہے، تانبے، سونے اور چاندی کا برقعہ بنایا، وہ بھی جل گیا۔ پھر جناب موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی، تو حکم خداوندی ہوا۔ اے موسیٰ! زندہ دل فقراء اور درویشوں کی گودڑی سے کر اس کا برقعہ بنا۔ پھر موسیٰ نے ویسا ہی کیا، تو وہ برقعہ ہرگز نہ جلا۔ حضرت موسیٰ نے کہا: خداوندا! یہ فقراء کا برقعہ کیوں نہیں جلتا؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! اس گودڑی کو پہن کر انہوں نے مجھے یاد کیا ہے اور انہیں میرے سوا کسی اور چیز کی طلب نہیں ہے۔ پھر حق سبحانہٗ تعالیٰ نے فرمایا: کہ اے موسیٰ! میں نے سوئی کے سوراخ کے برابر تجلی جو کہ ستر ہزار پردۂ الٰہی میں لپٹی ہوئی تھی، تیری طرف ڈالی تو تو خود سے بیخود ہو گیا اور اس کی تاب نہ لا سکا، لیکن پیغمبر آخر الزمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت میں ایسے فقراء اور درویش بھی ہوں گے کہ اگر نظر کرم سے ستر ہزار تجلیات اُن کے دل پر ڈال جائیں،

ودرویشان می اندازم، ہرگز از احوال خود بی خود نہ خواہند شد ومیگویند خداوندا! نظر رحمت تجلی بر من زیادہ بکن کہ از غلبات محبت واشتیاق اہل اللہ دوام سیر سفر ظاہری وباطنی است وگاہی از غلبۂ شوق خواہند کہ بدست خود، خود را بکشند وجمعیت قرار ایشان را نشود مگر بدیدار۔

بیت

محبت است کہ دل را نمیدہد آرام   وگرنہ کیست کہ آسودگی نمی خواہد

باید دانست شخصی بجہت طلب اللہ از پلید دنیا برآید وقدم در راہ فقر نہد۔ ہمون روز حق تعالیٰ جمیع انبیاء، اولیاء، اصفیاء، ہژدہ ہزار عالم کل مخلوقات را حکم کند کہ یکی از دوستان من بطلب من از نجس پلید دنیا برآمدہ است۔ ہمکس بزیارت او روید و لباس فقر کہ دوست من پوشیدہ ہمکس لباس او بپوشید۔ اللہ تعالیٰ بزبان قدرت خود میفرماید کہ ای دوست! بخواہ آنچہ از من میخواہی تا ترا بدہم این مرتبہ فقیر از روز اول است۔

حدیث

حُبُّ الْفُقَرَآءِ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ[1]

حدیث

حُبُّ الْفُقَرَآءِ مِنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِيَآءِ[2]

ادب وعزت فقر بسیار نگہدار، اگرچہ صورت فقر محمدی نوشتہ بہ طبی بدلباد، ہرکہ

---

[1] الحدیث

[2] زین العلم از حضرت ملا علی قاریؒ وجامع الصغیر از علامہ سیوطیؒ۔

تو وہ کبھی اپنے احوال سے بیگانہ نہیں ہوں گے۔ (یعنی وہ کبھی بیہوش نہیں ہونگے)، بلکہ کہیں گے بار خدایا! نظر رحمت سے ہم پر تجلی اور زیادہ کر، کیونکہ محبت اور اشتیاق کے غلبات کی وجہ سے اہل اللہ کو ظاہری اور باطنی سفر کی ہمیشہ کی سیر حاصل ہوتی ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ غلبۂ شوق کی وجہ سے اپنے ہاتھ سے اپنے آپ کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں اور انہیں اطمینان قلب اور قرار نہیں ہوتا، مگر دیدار الٰہی سے۔

بیت

یہ اس کی محبت اور اس کا عشق ہے۔ (جسے مرشد کامل عطا کرے) جو دل کو کسی لمحہ چین اور آرام نہیں کرنے دیتا۔ ورنہ کون ہے جو چین اور آرام کی زندگی کی خواہش نہیں رکھتا؟

جاننا چاہیے کہ جب کوئی شخص طلب الٰہی کی خاطر ناپاک دُنیا کو چھوڑ کر راہ فقر میں قدم رکھتا ہے، تو اسی روز اللہ تعالیٰ تمام انبیاء، اولیاء، اصفیاء اور اٹھارہ ہزار عالم کی تمام مخلوقات کو حکم دیتا ہے کہ میرے دوستوں میں سے ایک دوست ناپاک دُنیا کو چھوڑ کر میری طلب کے لیے آیا ہے۔ تم سب جا کر اُس کی زیارت کرو اور فقر کا لباس جو میرے دوست نے پہنا ہے، تم سب بھی پہنو اور اللہ تعالیٰ اپنی زبان قدرت سے فرماتا ہے کہ اے دوست! جو کچھ تو چاہتا ہے، مجھ سے مانگ، تاکہ میں تجھے دوں۔ فقیر کا یہ مرتبہ پہلے روز ہی ہو جاتا ہے۔

حدیث

"فقراء کی محبت جنت کی چابی ہے۔"

حدیث

"فقراء کی محبت انبیاءؑ کے اخلاق میں سے ہے۔"

فقیر کی ہمیشہ بہت زیادہ عزت کرو اور اس کا ادب ملحوظ رکھو، خواہ فقر محمدی صلی

نصیب دولت ہر دو جہان یافت، از فقیر یافت۔ حق فقیر بر خلق اللہ چنانست کہ حق پیغمبراں بود بر اُمت۔

حدیث

لَوْلَا الْفُقَرَاءُ لَهَلَكَ الْاَغْنِيَاءُ [1]

یعنی اگر فقیران نبودی، اہل دُنیا غنی ہلاک شدندی۔

حدیث

لَوْلَا الْفُقَرَاءُ لَبَرِصَ الْاَغْنِيَاءُ [2]

یعنی اگر فقیران نبودندی، اہل دُنیا ہمہ نیست نبودندی۔

اوّل قدم فقیر کہ از ازل بر دارد، در دُنیا نہد۔

دوم قدم از دُنیا بردارد، بر سر عقبیٰ نہد۔

سوم قدم از عقبیٰ بردارد، بدیدار پروردگار مشغول باشد۔ کسی کہ دم و قدم فقر باشد، از بوی دُنیا چنان گریزد، چنانچہ مردم از بوی مُردار گریزند۔

فقیر آنست کہ از دُنیا روزہ دارد و نکشاید تا بوقت مرگ۔ و از مردم مُردہ بگریزد تا از شر شیطان خلاص باشد۔

حدیث

اَلْعَافِيَةُ عَشَرَ اَجْزَاءٍ تِسْعَةٌ فِي السُّكُوْتِ وَاحِدٌ فِي الْوَحْدَةِ [3]

---

[1] الحدیث [2] ایضاً [3] ایضاً

اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تصویر ہی دیوار پر بنی ہوئی دیکھو تو بھی اس کی عزت و احترام کرو۔ جس کسی نے دونوں جہان کی نعمت و دولت حاصل کی، فقیر ہی سے حاصل کی۔ فقیر کا حق خلق خدا پر ایسا ہے، جیسا انبیاء کا اُمت پر۔

حدیث

"اگر فقیر نہ ہوتے، تو غنی ہلاک ہو جاتے۔"

یعنی اگر فقرا نہ ہوتے، تو اہل دُنیا غنی ہلاک ہو جاتے۔

حدیث

"اگر فقیر نہ ہوتے، تو تمام اہل دُنیا کوڑھے ہو جاتے۔"

یعنی اگر فقرا نہ ہوتے، تو اہل دُنیا تمام نیست و نابود ہو جاتے۔

پہلا قدم جو فقیر ازل سے اٹھاتا ہے، وہ دُنیا میں رکھتا ہے۔

دوسرا قدم دُنیا سے اٹھا کر آخرت پر رکھتا ہے۔

تیسرا قدم آخرت سے اٹھا کر دیدار الٰہی میں مشغول ہو جاتا ہے۔ جس شخص کا دم و قدم فقیر کا سا ہے، وہ دُنیا کی بُو سے اس طرح بھاگتا ہے، جیسے لوگ گند سے مُردار کی بُو سے بھاگتے ہیں۔

فقیر وہ ہے، جو دُنیا سے روزہ رکھے اور مرنے کے وقت سے پہلے افطار نہ کرے۔ اور مُردہ لوگوں سے دُور بھاگے، تاکہ شرِ شیطانی سے خلاصی پائے۔

حدیث

"آرام کے دس حصے ہیں، جن میں سے نو حصے چُپ رہنا ہے اور باقی دسواں حصہ تنہائی ہے۔"

پیغمبر صاحب فرمود کہ عافیت در دہ چیز است۔ نُہ در خاموشی و دہم در تنہائی است۔ اوّل در جہان کہ معصیت و فتنہ پیدا شُد، دُنیا است۔

حدیث

اَصْلُ كُلِّ فِتْنَةٍ حِجَابٌ بَيْنَ اللهِ وَبَيْنَ الْعَبْدِ [1]

حدیث

طَلَبُ الْخَيْرِ ذِكْرُ اللهِ [2]

حدیث

اَلدُّنْيَا لِلسَّلَاطِيْنِ وَالْكَافِرِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالْمَسَاكِيْنَ [3]

حدیث

طَالِبُ الدُّنْيَا يَكُوْنُ لِلدُّنْيَا وَطَالِبُ الْمَوْلٰى يَكُوْنُ لِلْمَوْلٰى [4]

طلب دُنیا نکند، مگر بی حیا، بی عقل و دُنیا طالب خود را نگذارد تا آنکہ در بلا مبتلا نکند۔

---

[1] الحدیث [2] ایضاً [3] ایضاً [4] ایضاً

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ آرام دس چیزوں میں سے۔ نو خاموشی میں اور دسواں تنہائی میں ہے۔ پہلے پہل جو گناہ اور فساد جہان میں پیدا ہوا، وہ یہی دُنیا ہے۔

حدیث

"تمام فسادوں کی جڑ وہ حجاب ہے، جو اللہ اور اس کے بندے کے درمیان ہے"۔

حدیث

"نیکی کا طلب کرنا گویا اللہ تعالیٰ کی طلب کرنا ہے"۔

حدیث

"دُنیا بادشاہوں اور کافروں کے لیے ہے۔ اور عاقبت پرہیزگاروں اور مسکینوں کے لیے ہے"۔

حدیث

"دُنیا کا طالب دُنیا کا ہی ہو کر رہ گیا۔ اور مولیٰ کا طالب مولیٰ کا ہی ہو گیا"۔
دُنیا کی طلب وہی کرتا ہے، جو بے حیا اور بے عقل ہے۔ اور دُنیا اپنے طالب کو مصیبت میں مبتلا کیے بغیر نہیں چھوڑتی۔

باب چہارم

ذکر نفی اثبات و ذکر ضرب جہر و خفیہ

بدانکہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔

قَوْلُہٗ تَعَالٰی :

لَاتُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا [1] فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ [2]

حدیث

مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مَرَّةً لَمْ يَبْقَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ ذَرَّةٌ [3]

کسی دیگر موجود، معبود، خالق، رازق، واحد، سمیع و بصیر نیست۔ التجا و امید وصول بدیگرش مخلوق بردن موجب کفر و شرک است، مگر آنکہ از اللہ تعالیٰ داند، خدا امید صد و مید ھاند بجہت رزق طالب اللہ ہیچ غم نخورد۔ بخاطر جمع اللہ تعالیٰ را یاد کند چنانچہ خدای تعالیٰ خود فرمودہ است۔

قَوْلُہٗ تَعَالٰی :-

وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ [4] اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ [5]

قَوْلُہٗ تَعَالٰی :-

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ [6]

قَوْلُہٗ تَعَالٰی :

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا [7]

---

[1] سورۃ الحج ۲۲ ، ۲۶ [2] سورۃ البقرۃ ۲: ۱۲۱ [3] الحدیث [4] سورۃ الفاطر ۳۵ : ۵ [5] سورۃ آل عمران ۳: ۱۹۴

[6] سورۃ البقرۃ ۲: ۱۵۲ [7] سورۃ ہود ۱۱: ۶

باب چہارم

ذکر نفی اثبات اور ذکر ضرب جہر و خفیہ کے بارے میں

اے طالب صادق! (اچھی طرح) جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔

ارشاد خداوندی ہے :-

"میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔ یہ شرک کرنے والے لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔"

حدیث

"جو شخص ایک مرتبہ (اخلاص کے ساتھ) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہے اس کا ذرہ بھر گناہ باقی نہیں رہتا۔"

اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی موجود، معبود، خالق، رازق، واحد، سمیع (سننے والا) اور بصیر (دیکھنے والا) نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے امید کے حاصل کرنے کی التجا کرنا کفر اور شرک کا موجب ہے۔ مگر ایسا کرنا بھی پڑے، تو اس میں یہ خیال رکھے کہ دینے دلانے والا اللہ ہی ہے، طالب اللہ رزق کے لیے کچھ غم نہیں کرتا، بلکہ دل جمعی سے یاد الٰہی کرتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے :-

ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

"اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے۔ بیشک تو وعدہ کے خلاف ہرگز نہیں کرتا۔"

ارشاد خداوندی ہے :-

"پس تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا۔"

ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

"روئے زمین پر کوئی ایسا ذی روح نہیں جس کے رزق کا ضامن اللہ تعالیٰ نہ ہو۔"

قَوْلُهٗ تَعَالٰی :-

وَاللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ [۱]

قَوْلُهٗ تَعَالٰی :

مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِکَ لَهَا [۲]

حدیث

لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ [۳]

مرشد کامل آنست کہ بر دل طالب اللہ نظر کند و آنچہ خار و خس و خناس خرطوم شیطانی وسوسہ ہوا و خطرات نفسانی در قلب طالب اللہ است، از اول نظر سوختہ شود۔ و قلب طالب از قید شیطان خلاص سازد۔ بعدہ، طالب اللہ را تلقین کند۔

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔

بداں کہ کلمہ طیب بیست و چہار حروف است و شب و روز بیست و چہار ہزار دم است۔ بیست و چہار ساعت و ہر گناہ ہر ساعت را چنان سوزد کہ آتش ہیزم خشک را۔ تلقین بالیقین است و یقین بالتلقین است و ذکر جہر آں نفی و اثبات بگوید سہ ضربی۔ اول ضرب کہ بگوید۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰی ، وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا [۴]

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ضرب با جذب چنان بر دل زند کہ با دل ضرب دوم لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مقام ابد بکشاید و از احوال نفسانیت طالب اللہ تائب شود و با ضرب سیوم لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور مشرف گردد و منصب خطاب بہ جلد

---

۱ سورہ البقرہ ۲ : ۲۱۲ ۲ سورہ الفاطر ۳۵ : ۲ ۳ الحدیث ۴ سورہ الاحزاب ۳۳ : ۷۰

ارشاد خداوندی ہے :-

"اللہ تعالیٰ جسے چاہے بے شمار رزق دیتا ہے۔"

ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

"اللہ تعالیٰ جو چیز از روئے رحمت انسانوں کے لیے کھول دے اُسے کوئی روک نہیں سکتا۔"

حدیث

"جسے تو عطا فرما دے، اُسے کوئی روک نہیں سکتا۔ اور جسے تو روکے، اُسے کوئی عطا نہیں کر سکتا۔"

مرشد کامل وہ ہے کہ جب وہ طالب اللہ کے دل پر نگاہ کرے، تو جو خار و خس اور شیطانی اور نفسانی وسوسے اور خطرات طالب اللہ کے قلب میں ہیں، سب کو پہلی ہی نظر میں جلا دے اور طالب اللہ کے دل کو شیطان کی قید سے چھڑا دے اور پھر طالب اللہ کو کلمۂ طیب اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلقین کرے۔

جان لے کہ کلمۂ طیبہ میں چوبیس حروف ہیں اور دن رات میں چوبیس ہزار دم ہیں اور چوبیس ساعت ہیں، اور ہر ایک گناہ ہر ایک ساعت کو اسطرح جلا دیتا ہے جیسے آگ خشک لکڑی کو۔

تلقین یقین کے ساتھ ہے اور یقین تلقین سے ہے نفی اثبات کا ذکر جہر تین ضربی کرے۔ پہلی ضرب جو کہے۔

ارشاد خداوندی ہے :-

"اور سیدھی بات کہو۔"

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ کر دل پر ایسی جذبہ کے ساتھ ضرب لگاتا ہے کہ دوسری ہی ضرب میں ابد کا مقام کھل جاتا ہے۔ اور طالب اللہ نفسانیت کے احوال سے توبہ کرتا ہے اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی تیسری ضرب سے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سے مشرف ہوتا ہے۔ اور خطاب کا منصب حاصل ہوتا ہے۔ اور نبی اکرم

وازنبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صراط المستقیم کلیہ حاصل گردد۔ طالب اللہ واصل شود۔ مرشد شدن نہ آسان کار، بلکہ در نظر مرشد عظیم اسرار و یکتا بودن با پروردگار۔ ذکر نام حضور نہ ذکر جہور است۔ ذکر نام یگانگی است نہ بیگانگی۔ ذکر تحقیق از شہ رگ نزدیک است نہ ذکر نام تفریق۔ از ذکر جہر جوہر پیدا شود کہ نام آن جوہر جمال بین الحق الیقین است۔

قول حضرت محی الدین قدس سرہٗ العزیز۔

مَنْ اَرَادَ الْعِبَادَةَ بَعْدَ الْحُصُوْلِ الْوُصُوْلِ فَقَدْ کَفَرَ وَاَشْرَکَ بِاللّٰہِ ۰[۱]

قَوْلُہٗ تَعَالٰی،

وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْنُ ۰[۲]

ذکر نام یقین است کسی را کہ بر نام اللہ یقین است۔ پس منع کنندہ نام بے دین است، چرا کہ نام دشمن را ہیچ کس نمی خواہد مانع ذکر نباشد، مگر منافق کافر یا حاسد و ہر آنکس کہ نام راستی دانستہ باشد، نام دنیا و یا نام نفس و یا نام شیطان نگیرد۔ باید کہ ازین بد نام او ملال میگردد و بنام اللہ خورسند شود۔

بیت

ہر کہ باشد پسند خالق پاک ورنہ باشد پسند خلق چہ باک

فقیری بسیدی، قریشی تعلق بمعرفت ندارد، بعرفان است۔ ہر کہ را اللہ بخشد۔

---

[۱] ملفوظات رسالہ غوثیہ، ص ۶۵ ۔

[۲] سورہ الحجر، ۱۵: ۹۹ ۔

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بالکل سیدھی راہ حاصل ہو جاتی ہے۔ اور طالب واصل باللہ ہو جاتا ہے۔ مرشد بننا کوئی آسان کام نہیں، بلکہ مرشد کی نگاہ میں بڑے بھاری اسرار ہوتے ہیں اور پروردگار کے ساتھ یکتا ہونا پڑتا ہے۔ نام الٰہی کا ذکر حضوری ہے نہ کہ جہوری۔ ذکر یگانگت کا نام ہے نہ کہ بیگانگی کا۔ بیشک ذکر شہ رگ کے نزدیک ہے۔ تفریق کا نام ذکر نہیں۔ ذکر جہر سے جوہر پیدا ہوتا ہے، جس کا نام جمال بین الحق الیقین ہے۔

حضرت محی الدین قدس اللہ سرہٗ العزیز کا قول ہے:

"جو شخص وصال حقیقی حاصل ہونے کے بعد عبادت کا ارادہ کرے، پس بیشک اس نے اپنے مالک حقیقی کے ساتھ کفر کیا اور شرک کیا۔"

ارشاد خداوندی ہے:

"اور اپنے پروردگار کی اتنی عبادت کرو کہ یقین کی انتہائی منزل پہ فائز ہو جاؤ۔"

ذکر یقین کا نام ہے۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ کے نام پر یقین ہے۔ پس اس کو اگر کوئی شخص منع کرے، تو وہ بے دین ہے، کیونکہ دشمن کا نام سننا کوئی بھی نہیں چاہتا۔ ذکر سے منع کرنے والا سوائے منافق، کافر یا حاسد کے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ اور جس شخص کو سچائی کا نام معلوم ہو گیا ہو، وہ دنیا کا نام یا نفس کا نام یا شیطان کا نام نہیں لیتا۔ کیونکہ ایسے بُرے ناموں سے اس کی طبیعت رنجیدہ ہوتی ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے نام سے مسرور ہوتا ہے۔

بیت

جو اللہ تعالیٰ کو پسند آ جائے، وہ پاک ہے۔ اگر وہ خلقت کو پسند نہ بھی ہو، تو کیا پرواہ ہے۔

فقیری سید یا قریشی ہونے پر موقوف نہیں، اس کا تعلق عرفان سے ہے جسے اللہ چاہے عطا کر دے۔

قولہٗ تعالیٰ:

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَیْنَھُمْ یَوْمَئِذٍ وَّلَا یَتَسَآءَلُوْنَ ؕ[1]

حدیث

سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُ الْفُقَرَآءِ ؕ[2]

بیت

بلبل نیم کہ نعرہ زنم درد سر کنم — پروانہ وار سوزم و دم بر نیاورم

نشنیدی۔

حدیث

تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ تَعَالٰی ؕ[3]

انتہای علما منطق و معانی، ابتدای فقرا است و ابتدای علما الف۔

اللہ بس ماسوی اللہ ہوس، انتہای فقراء۔

مصنف فقیر باہوؒ میگوید کہ از کتابی و از ہر علم و نکتہ حروف از ہیچ کتابی درج نکردہ ام، بلکہ از حضور خدا و رسول خدا آوردہ ام۔ خود را بخدا سپردہ ام۔

قولہٗ تعالیٰ:۔

مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً وَّھَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ؕ[4]

حدیث

لَا یَسَعُ فِیْہِ غَیْرُہٗ ؕ[5]

---

[1] سورہ المؤمنون، ۲۳: ۱۰۱ [2] راحت القلوب از حضرت نظام الدین اولیاءؒ نقل از نفیس العارفین۔
[4] سورہ الکہف، ۱۸: ۱۰ [5] الحدیث

ارشاد خداوندی ہے:۔

"جس روز صور پھونکا جائے گا، اس روز ان کے مابین نہ نسب کا لحاظ ہوگا اور نہ اس کی بابت ان سے کچھ پوچھا جائے گا۔"

حدیث

"قوم کا سردار فقراء کا خادم ہوتا ہے۔"

بیت

"میں بلبل کی طرح کم حوصلہ نہیں ہوں کہ نعرے اور شور کرتا رہوں، اور دوسروں کے لیے دردِ سر بنوں۔ میں تو پروانے کی طرح وسیع حوصلے والا ہوں کہ محبت اور عشق کی آگ میں جلتا ہوں، لیکن آہ تک نہیں بھرتا۔"

حدیث

"کیا تو نے نہیں سنا کہ اپنے میں اللہ تعالیٰ کے اخلاق پیدا کرو۔"

علماء کی انتہاء منطق اور معانی ہے، جو فقراء کی ابتداء ہے۔ اور علماء کی ابتداء الف ہے۔

اللہ بس ماسوائے اللہ ہوس، جو کہ فقراء کی انتہاء ہے۔

مصنف فقیر باہوؒ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی علم سے اور کسی کتاب سے کوئی حرف یا نکتہ نقل نہیں کیا، بلکہ خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے یہ باتیں لایا ہوں، اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:۔

"اے پروردگار! اپنی طرف سے رحم کر اور ہمارے کاموں میں راستی عنایت کر۔"

حدیث

"اس میں اس کا غیر نہیں سماتا۔"

حدیث

مَنْ اَحَبَّ اللّٰہَ یُحِبُّ سِوَاہُ [1]

حدیث

اَخْرِجْ حُبَّ الدُّنْیَا وَاجِبٌ وَحُبَّ الْمَوْلٰی فَرْضٌ [2]

قَوْلُہٗ تَعَالٰی :

لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْھَا لَغْوًا وَّلَا کِذّٰبًا [3]

قَوْلُہٗ تَعَالٰی :-

وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ وَجَعَلْنَا فِیْھَا نُوْرٌ [4]

خدای تعالیٰ فرمودہ است کہ بیارا ستیم دلہارا بہ ایمان و درآوردیم در دل ایشان نور وازان نور ذکر قلب غلبہ کند و بر زبان نہ برآید۔ این ذکر معنی اخفی و جہر یکی است۔ ذکریکہ از خود بیخود شود۔

باید دانست کہ یک لک و ہفتاد ہزار و بیست پنج نام باری تعالیٰ او و ذکر نیز یک لک و ہفتاد ہزار بیست پنج است۔

ہم نام باری تعالیٰ از تصور اسم اللہ ذات واضح روشن شود۔ و اسم اللہ ذات تاثیر کند۔ نور از دل پیدا شود از نظر مرشد کہ کمالیت اسم اعظم است و اسم اعظم قرار نگیرد بجز وجود معظم۔

حدیث قدسی

وَاِذَا جَاءَ الْجُوْعُ یَذْکُرُ اللّٰہَ وَاِذَا جَاءَ الْعُرْیَانُ تَلَذَّذَ فِیْ ذِکْرِ اللّٰہِ [5]

---

[1] الحدیث [2] الحدیث [3] سورہ النبا، ۷۸ : ۳۵ [4] القرآن

[5] حدیث قدسی۔

حدیث

"جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے، وہ اس کے سوا کسی اور سے محبت نہیں کرتا۔"

حدیث

"دُنیا کی محبت دل سے نکال دینا واجب ہے اور مولیٰ سے محبت کرنا فرض ہے۔"

ارشاد خداوندی ہے :-

"وہاں نہ وہ لغویات سُنیں گے اور نہ جھوٹی۔"

ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

"جن کے دلوں میں ایمان ہے اور ہم نے انہیں نور بنا دیا ہے۔"

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے دلوں کو ایمان سے آراستہ کیا اور اُن کے دلوں میں نور کو داخل کیا۔ اور اسی نور سے قلبی ذکر غلبہ کرتا ہے اور زبان پر نہیں آتا ہے۔ اس ذکر سے خفی اور جہر کے ایک ہی معنی ہیں۔ ایسا ذکر (جس سے انسان) خود سے بیخود ہو جائے۔

جاننا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے ایک لاکھ ستر ہزار پچیس نام ہیں۔ اور ذکر بھی ایک لاکھ ستر ہزار پچیس ہیں۔

تصور اسم اللہ ذات کے تعلق سے بھی یہ بات واضح اور روشن ہو جاتی ہے اور جب اسم اللہ ذات دل میں اثر کرتا ہے، تو اس سے دل میں مرشد کی نظر کے سبب نور پیدا ہوتا ہے جو کہ اسم اعظم کی کمالیت ہے اور اسم اعظم معظم وجود کے بغیر قرار نہیں پکڑتا۔

حدیث قدسی

"جب بھوکا ہو، تو اللہ کو یاد کرے اور جب ننگا ہو، تو ذکر کرے تاکہ اسے ذکر الٰہی میں لذت آوے۔"

خدای تعالی امیفرماید وقتی کہ گرسنہ شود، ذکر بکند۔ وقتی کہ برہنہ شود، ذکر کند تا لذت یابد بذکر اللہ تعالی۔

حدیث

اَعْمَالٌ ثَلٰثَةٌ ذِکْرُ اللّٰهِ فِیْ کُلِّ حَالٍ وَمُوَاخَاتُ الصَّلَاحِ مِنَ الْکِذْبِ وَالنِّفَاقُ مِنْ نَفْسِہٖ [1]

فرمود پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ صعب ترین کارہا اول ذکر اللہ کہ بہرحال باشد۔ دوم صلح کردن با برادر مؤمن۔ سوم نفاق بانفس خلاف نفاق و ایمن کنندہ از نفس ذکر اللہ دوام است۔ چون ذکر اللہ زبان وقلب و روح یکی گردد، ہر موی زبان بکشاید۔ شب و روز نفس سوزد و روح حلاوت یابد۔ نفس پلید است بہ ہیچ چیز پاک نشود۔ نہ بتلاوت قرآن و نہ بصوم رمضان و نہ بریاضت و نہ بتقوی۔ نہ بعلم مسائل فقہ نہ بصلوٰۃ نہ بہ حج و نہ بمال زکوٰۃ، جز ذکر دوام۔ ذکر دوام آنست کہ دم بدم از خود بیخود غرق بتوحید تمام شود۔ اگر ظاہر در صحبت مردم عوام باشد۔ و ذکر دوام نہ تعلق بقلب دارد نہ بروح نہ بسر۔ آن را در وجود ہمہ جا مقام است۔ چنانچہ در وجود ہمہ جان است۔ آن را نیز ہمہ جا بیان است۔

حدیث

اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ ذِکْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی [2]

بدانکہ نفس وقت گناہ کافر است۔ وقت شہوت چارپایہ، وقت سیری

---

[1] الحدیث

[2] الحدیث

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس وقت بھوکا ہووے، تو ذکر کرے۔ جس وقت ننگا ہووے، تو ذکر کرے، تاکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے لذت پائے۔

حدیث

"سب سے سخت تین کام ہیں۔ اوّل ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا۔ دوم مؤمن بھائی سے صلح کرنا۔ سوم نفس سے نفاق کرنا"۔

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ سب سے سخت تین کام ہیں، اوّل ہر حال میں ذکر الٰہی کرنا۔

دوم مؤمن بھائی سے صلح کرنا۔

سوم نفاق کے خلاف نفس سے نفاق کرنا۔

نفس سے ہمیشہ کے لیے امن میں لانے والا ذکر الٰہی ہی ہے۔ جب ذکر الٰہی، زبان، قلب اور روح ایک ہو جاتے ہیں، تو ہر ایک بال بمنزلہ زبان ہو جاتا ہے۔ اور نفس دن رات جلتا رہتا ہے، اور روح کو لذت حاصل ہوتی ہے۔ نفس ناپاک ہے۔ ذکر دوام کے بغیر وہ اور کسی چیز سے پاک نہیں ہوتا۔ نہ تلاوت قرآن سے، نہ ماہ رمضان کے روزوں سے، نہ ریاضت سے، نہ تقویٰ سے، نہ علم مسائل فقہ سے، نہ نماز سے، نہ حج سے اور نہ مال زکوٰۃ سے۔ ذکر دوام کا مطلب یہ ہے کہ ہر وقت توحید الٰہی میں پوری طرح مستغرق رہے اور خود سے بیخود ہو جائے، اگرچہ ظاہر میں عام لوگوں کے ساتھ بیٹھا رہے۔ ذکر دوام کا تعلق نہ دل سے، نہ روح سے اور نہ سر سے، بلکہ تمام وجود میں اس کی جگہ ہے۔ جس طرح سارے وجود میں جان ہے، اسی طرح ذکر کا مقام بھی سارا وجود ہی ہے۔

حدیث

"سب سے افضل عبادت ذکر الٰہی (تصور اسم اللہ ذات) ہے"۔

(اچھی طرح) جان لے کہ نفس گناہ کرتے وقت کافر ہوتا ہے۔ اور شہوت کے

فرعون، وقت گرسنگی سگ دیوانہ. نفس عارفان چہار خصلت دارد۔ وقت گناہ باخبر و وقت گرسنگی باصبر و وقت سیری باسخاوت و وقت شہوت باشعور، بدانکہ نفس را وقت گناہ گوید کہ ای نفس! خدای تعالیٰ حاضر است و از شفاعت پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محروم مانی و تلخی جان کندن و عذاب قبر و سوال منکر نکیر و سوختن از آتش دوزخ، نیکی و بدی و ترازو و حقیقت امتحان امر و گذر بر صراط و لذت بہشت و وسیلہ آوردن علم و مشرف شدن بدیدار باری تعالیٰ و باین نصیحت و عظ نفس از گناہ باز نماند و باز ندارد و باز دارندہ ذکر اللہ تعالیٰ۔

حدیث

ذِكْرُ اللهِ تَعَالٰى عَلَمُ الْاِيْمَانِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ وَحِصْنٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ وَحِرْزٌ مِّنَ النِّيْرَانِ[1]

پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود کہ ذکر اللہ تعالیٰ نشان ایمان است و بیزاری از نفاق و حصار از شیطان و پناہ از آتش دوزخ۔

حدیث

مَنْ طَلَبَنِيْ وَجَدَنِيْ وَمَنْ وَجَدَنِيْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَحَبَّنِيْ عَرَفَنِيْ وَمَنْ عَرَفَنِيْ

---

[1] الحدیث

وقت چوپایہ اور سیری کے وقت فرعون اور بھوک کے وقت دیوانہ کتا۔ عارفوں کا نفس حسب ذیل چار خصلتیں رکھتا ہے:-

گناہ کے وقت باخبر، بھوک کے وقت باصبر، سیری کے وقت باسخاوت، اور شہوت کے وقت باشعور۔

واے طالب صادق! جان لے کہ اگر گناہ کے وقت نفس کو کہا جائے کہ اے نفس! اللہ تعالیٰ حاضر ہے۔ ایسا کرنے سے تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے محروم رہ جائے گا۔ تجھے جانکنی کی تلخی ہوگی۔ قبر کا عذاب ہوگا۔ منکر نکیر سوال کریں گے، دوزخ کی آگ میں جلایا جائے گا۔ نیکیوں اور بدیوں کو ترازو میں تولا جائے گا۔ اور حقیقت امتحان امر سے واسطہ پڑے گا۔ پلصراط سے گزر ہوگا۔ امتحان میں کامیابی پر تجھے بہشت کی لذتیں حاصل ہوں گی۔ علم ربانی کا وسیلہ لانے پر اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔ غرض خواہ کسی قسم کی وعظ و نصیحت کی جائے، نفس ایک نہیں مانتا اور گناہ سے باز نہیں آتا، مگر ذکر الٰہی، تصور اسم اللہ ذات، اسے گناہ سے باز رکھ سکتا ہے اور رکھتا ہے۔

حدیث

"اللہ تعالیٰ کا ذکر ایمان کی نشانی ہے۔ اور نفاق سے بیزاری اور شیطان سے بچاؤ کے لیے بمنزلہ قلعہ کے ہے اور دوزخ کی آگ سے بمنزلہ پناہ ہے۔"

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ذکر الٰہی ایمان کی نشانی ہے اور نفاق سے بیزاری اور شیطان سے بچاؤ کے لیے بمنزلہ قلعہ کے ہے۔ اور دوزخ کی آگ سے بمنزلہ پناہ کے ہے۔

حدیث قدسی

"جس نے مجھے طلب کیا، اس نے پالیا، جس نے پالیا، اس نے مجھ

عَشِقَنِیْ وَمَنْ عَشِقَنِیْ قَتَلْتُہٗ وَمَنْ قَتَلْتُہٗ دِیَتُہٗ وَدِیَتُہٗ اَنَا ۔[۱]

حدیث

مَنْ طَلَبَ شَیْئًا وَجَدَ وَجَدَ ۔[۲]

حدیث

اَلْمَوْتُ ثَلٰثَۃٌ ۔ مَوْتٌ فِی الدُّنْیَا وَمَوْتٌ فِی الْعُقْبٰی وَمَوْتٌ فِی الْمَوْلٰی وَمَنْ مَاتَ فِیْ حُبِّ الدُّنْیَا فَقَدْ مَاتَ مُنَافِقًا وَمَنْ مَاتَ فِیْ حُبِّ الْعُقْبٰی فَقَدْ مَاتَ زَاھِدًا وَمَنْ مَاتَ فِیْ حُبِّ الْمَوْلٰی فَقَدْ مَاتَ عَارِفًا ۔[۳]

حدیث

جُمُوْدُ الْعَیْنِ مِنْ اَکْلِ الْحَرَامِ وَاَکْلُ الْحَرَامِ مِنْ کَثْرَتِ الذُّنُوْبِ وَکَثْرَتُ الذُّنُوْبِ مِنْ قَسْوَۃِ الْقَلْبِ وَقَسْوَۃُ الْقَلْبِ نِسْیَانُ الْمَوْتِ وَنِسْیَانُ الْمَوْتِ مِنْ حُبِّ الدُّنْیَا وَحُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ ۔[۴]

حدیث قدسی

عِبَادُ الَّذِیْنَ قُلُوْبُھُمْ عَرْشِیَّۃٌ وَاَبْدَانُھُمْ وَخَشِیَّۃٌ رَحْمَتُھُمْ

[۱] فوائد المرغوب تبریزیؒ [۲] الحدیث [۳] ایضاً [۴] ایضاً

سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی، اس نے مجھے پہچان لیا جس نے مجھے پہچان لیا، وہ میرا عاشق ہو گیا اور جو میرا عاشق ہو گیا، اُسے میں نے قتل کیا۔ اور جسے میں نے قتل کیا، اس کا خون بہا مجھ پر ہے اور میں ہی اس کا خون بہا ہوں"۔

حدیث

"جس نے کسی چیز کی طلب کی اور اس میں کوشش کی، اسے وہ چیز مل گئی"۔

حدیث

"موت تین قسم کی ہے، ۱۔ دنیاوی موت۔ ۲۔ اُخروی موت۔ ۳۔ مولا کے لیے موت، جو شخص دُنیا کی محبت کے لیے مر گیا وہ منافق مرا۔ اور جو آخرت کی محبت میں مرا، وہ زاہد ہو کر مرا اور جو مولا کی محبت میں مرا وہ عارف ہو کر مرا"۔

حدیث

"آنکھ کا نہ رونا حرام کھانے کے سبب ہوتا ہے۔ اور حرام کھانا گناہوں کی کثرت کے سبب اور گناہوں کی کثرت دل کی سختی سے اور دل کی سختی موت کو فراموش کرنے سے اور موت کو فراموش کرنا دُنیاوی محبت کی وجہ سے ہوتا ہے اور دُنیا کی محبت تمام خطاؤں کی جڑ ہے"۔

حدیث

اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے بھی ہیں کہ اُن کے دل بمنزلہ عرش ہیں

سَمَاوِيَّةٌ وَثَمَرَةُ الْمَحَبَّةِ فِي قُلُوبِهِمْ مَغْرُوسَةٌ وَخَوَاطِرُهُمْ بَيْنَ الْخَلْقِ جَاسُوسَةٌ سَمَاءٌ سَقْفُهُمْ وَالْأَرْضُ بِسَاطُهُمْ وَعِلْمُهُمْ أَنِيسُهُمْ وَرَبٌّ جَلِيسُهُمْ [1]

حدیث

عِبَادُ الَّذِي إِيجَادُهُمْ فِي الدُّنْيَا كَمَثَلِ الْمَطَرِ إِذَا أُنْزِلَ فِي الْبَرِّ أَنْبَتَ الْبُرَّ وَإِذَا أُنْزِلَ فِي الْبَحْرِ خَرَجَ الدُّرُّ [2]

حدیث

كُلُّ إِنَاءٍ يَتَرَشَّحُ بِمَا فِيهِ [3]

---

[1] حدیث قدسی

[2] الحدیث

[3] کتاب مرغوب تبریزیؒ

اور ان کے جسم ان کے لیے دلق کا باعث ہیں اور ان کی ہمت آسمانی اور محبت کا پھل ان کے دلوں میں ہے اور ان کے دل خلقت کے مابین بمنزلہ جاسوس ہیں۔ آسمان ان کی چھت اور زمین فرش اور علم ان کا غمگسار ہے۔ پروردگار ان کا ساتھی ہے۔"

حدیث

"اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے بھی ہیں، جن کا وجود اس مینہ کی طرح ہے کہ جب خشکی پر برستا ہے، تو اس سے سبزہ پیدا ہوتا ہے اور جب سمندر پر برستا ہے، تو اس سے موتی نکلتے ہیں۔"

حدیث

"ہر ایک برتن سے وہی چیز رستی ہے، جو اس میں ہوتی ہے۔"

باب پنجم

در فکر دعوت منتہی مردان شہسوار مطلب زود مقصود طرفۃ العین

شرح سخرات روحانیت بہر انبیاء است و اولیاء و اصفیاء مؤمن مسلم اہل قبور باطن معمور اہل اللہ حضور۔ نخواہد قوت غالب اولیاء نہ مردم نفسانی، چنانچہ متکلم شدن از قبر غوث، قطب و فقیر و درویش و شہید و غازی، جانبازی نہ آسان کار۔ دعوت بکشاید عظیم سر اسرار۔ ہاتف آواز یا از روحانیت دلیل با وہم با مذکور یا آواز غیب۔

حدیث

إِذَا تَحَيَّرْتُمْ فِي الْأُمُوْرِ فَاسْتَعِيْنُوْا مِنْ أَهْلِ الْقُبُوْرِ [1]

باید دانست کہ اول صاحب دعوت طالب اللہ را باید کہ بجہت کار دینی و دنیوی و ہر مشکل کہ پیش آید و یا از برای شغل ذکر اللہ و یا از برای مدخل شدن در مشرف مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقت شب نزدیک قبر برود کہ تیغ برہنہ صاحب جلالیت باشد۔

حدیث

إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللهِ لَا يَمُوْتُوْنَ بَلْ يَنْتَقِلُوْنَ مِنَ الدَّارِ إِلَى الدَّارِ [2]

کہ مثل غوث و قطب کامل و درویش فقیر صاحب عظمت۔ اولاً نزدیک قبر او بانگ

[1] شرح مسند امام اعظم حضرت ملا علی قاریؒ، عین العلم شرح زین الحلم و کتاب شرح برزخ۔

[2] کتاب برزخ، عین العلم شرح زین الحلم از حضرت ملا علی قاریؒ، لطائف معنوی، ص ۱۶۹۔

باب پنجم

در فکر دعوت منتہی مردان شہسوار مطلب زود مقصود طرفۃ العین

اس باب میں روحانیت کے مسخر کرنے، انبیاء، اولیاء، اصفیاء، مؤمن مسلم، اور ان اہل قبور کے لیے تفصیل ہے، جن کا باطن معمور ہو اور اہل اللہ اور صاحب حضور ہوں۔ یہ کام کسی غالب الاولیاء قوت والے کا ہے، نہ کہ نفسانی مردوں کا۔ مثلاً کسی غوث، قطب، فقیر، درویش، شہید یا غازی کی قبر سے ہمکلام ہونا جانبازی ہے، کوئی آسان کام نہیں۔ دعوت میں بڑے بڑے سر اسرار منکشف ہوتے ہیں۔ ہاتف غیبی کی آواز آتی ہے یا روحانیت راہنما بنتی ہے، یا وہم یا مذکور یا آواز غیب کام کرتی ہے۔

حدیث

"جب تم کسی کام میں حیران رہ جاؤ، تو اہل قبور سے مدد مانگو۔"

جاننا چاہیے کہ پہلے صاحب دعوت طالب اللہ کو چاہیے کہ کسی دینی یا دنیاوی کام یا ہر مشکل کے لیے، جو اسے پیش آئے یا ذکر الٰہی کے شغل کے لیے یا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں داخل ہونے کے لیے رات کے وقت کسی ایسی قبر پر جائے جو ننگی تلوار صاحب جلالیت ہو۔

حدیث

"بیشک اللہ تعالیٰ کے اولیاء مرتے نہیں (اور ہمیشہ زندہ رہتے ہیں) بلکہ وہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہو جاتے ہیں۔"

مثلاً غوث، قطب، کامل درویش یا فقیر صاحب عظمت۔ پہلے قبر کے پاس بانگ کہے اور اہل قبور کی ارواح کو قید میں لائے اور قبر مذکور پر گھوڑے کی طرح

خواند ارواح اہلِ قبور را و قید کند و بر قبر مذکور سوار شود چنانچہ بر اسپ و بگوید :-

یَاعِبَادَ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَحْضَرُوْا وَلِلْمُسْتَغْرَاتِ بِحَقِّ وَحْدَانِیَّتِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَبِحُرْمَتِ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وبحرمتِ محی الدین قدس سرہ العزیز عارف باللہ و کار بدست بگیرد آنچہ از قرآن یاد داشتہ باشد ، بخواند یا سورۂ مزمّل یا سورۂ یٰسین لیکن این دعوت با قوت باطن است ، کار آزمودہ کند کہ در دعوت کامل عامل باشد کہ آن را احتیاج و نہ رجعت و نہ خوف موکّل و نہ خوف غیب ، او صاحبِ لَاتَخَفْ وَلَاتَحْزَنْ [1] باجمعیت خاطر بخواند و از ہیچ کس غم ندارد ۔ چون دعوت تنہا شروع کند ، بوقت شروع عرش و کرسی و لوح و قلم بیک دم رسد ۔ ازین دعوت ملاقات و عہد پیمان نہ بندد ۔ یقین است کہ ہنوز نہ آشنائی ذکر و نہ دعوت است کہ اہلِ دین دعوت بر صاحب نقش و علم جفر بر ہر دو غالب بود ۔ این صاحب ظفر است ۔ این راہ کشف و کرامات و مقامات نیست ۔ صاحب ذات مجمع البرکات باسم فقر فنا فی اللہ صاحب استقامت یقین رفت رسیدہ و اجازت حکم آن را از حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم است ۔

روحانی از قبر بحکم برآرد ، چنانچہ مار از پوست و یا مار از زمین برآید چنانچہ بحکم مہتر عیسیٰ علیہ السلام قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ ۔ چون ارواح روحانی بکرم اللہ تعالیٰ ہمکلام شود ، از و قول بگیرد و ہر جا کہ طلب کند ، حاضر شود ۔ آواز الہام خبر دہد و مذکور کند دعوت اہلِ قبور ازین دعوت ہیچ سخت تر نباشد ۔

ہر آنکس داند کہ از ایشان گیرد خبر کہ ہیچ حقیقت از و پوشیدہ نماند زیر زبر ۔ شرط

---

[1] سورہ العنکبوت : ۲۹ ، ۲۳۱

سوار ہو کر یہ کہے :

اے اللہ تعالیٰ کے نیک اور صالح بندو ! اللہ تعالیٰ کی وحدانیت حق اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت محی الدین عارف باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی حرمت سے مستغرات کے لیے حاضر ہو جاؤ ۔ اور چھری امراو اللہ اور رسول اکرمؐ کے حکم کی طاقت ، ہاتھ میں لے کر اور جو کچھ قرآن مجید سے یاد ہو ، پڑھے یا سورۂ مزمّل یا سورۂ یٰسین پڑھے ، لیکن یہ دعوت باطنی قوت کے سبب ہوتی ہے ۔ یہ دعوت کار آزمودہ کو کرنی چاہیے ، جو دعوت میں کامل اور عامل ہو ، کیونکہ اسے نہ کسی کی ضرورت ہے اور نہ رجعت ، نہ موکّل اور غیب کا خوف جو صاحب لَاتَخَفْ وَلَاتَحْزَنْ ونہ خوف کر اور نہ غمگین ہوا ہے ۔ وہ جمعیت سے پڑھتا ہے اور کسی شخص کا اندیشہ نہیں کرتا ۔ جب تنہا دعوت شروع کرتا ہے ، تو شروع کرتے ہی ایک دم عرش و کرسی اور لوح و قلم پر پہنچ جاتا ہے ۔ اس دعوت سے ملاقات اور عہد و پیمان نہ باندھے ۔ یقین ہے کہ ابھی اسے نہ ذکر سے آشنائی ہے اور نہ دعوت سے ، کیونکہ اہل دین کی یہ دعوت صاحب نقش اور علم جفر دونوں پر غالب ہے ۔ یہ صاحب ظفر ہوتا ہے ۔ یہ راہ کشف و کرامات اور مقامات سے حاصل نہیں ہوتی ۔ یہ فنا فی اللہ فقیر کی ذات مجمع البرکات صاحب استقامت سے یقیناً حاصل ہوتی ہے ۔ اس کو اس کے حکم کی اجازت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور پُر نور سے حاصل ہے ۔

جب اس طرح کرے گا تو حکم ہوتے ہی روحانی قبر سے اس طرح نکل آئے گا ، جیسے سانپ کینچلی سے یا سانپ زمین سے نکلتا ہے ۔ یا جس طرح مہتر عیسیٰ علیہ السلام کے قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ (اللہ کے حکم سے اٹھ) کہنے سے مُردے جی اٹھتے ہیں ۔ جب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے روحانی سے ہمکلام ہو ، تو اس سے عہد و پیمان کرے ، پھر اسے جس جگہ طلب کرے گا ، روح حاضر ہو جائے گی اور آواز و الہام کی طرح خبر دے گی اور دعوت اہلِ قبور کو ساری باتیں یاد دلائے گی ۔ اس دعوت سے بڑھ کر اور کوئی سخت دعوت نہیں ۔

اسکو ہی شخص جانتا ہے ، جس نے اسے کیا ہو ۔ کیونکہ اس سے اس کی ذرہ بھر حقیقت بھی پوشیدہ نہیں ہوتی ، پڑھنے کی شرط یہ ہے کہ پڑھنے والا صاحبدلی اور

خواندن است کہ صاحب دل باشد بی خطر، نہ چون و نہ چرا باشد۔

بیت

بر زبان اللہ در دل گاؤ خر — این چنین تسبیح کی دارد اثر[۱]

مُرشد کامل و صاحب دعوت عامل مُنتہی آنست کہ ابتدا و انتہا آن را یکی باشد و طالب اللہ را حرف اعظم عطا کُند کہ در سی حروف گُم است و یا اسم اعظم کہ در نود و نہ نام پنہان است باوُ بخشش کُند بجز حرف اعظم و اسم اعظم کار طالب با انجام نرسد، اگرچہ بریاضت تمام عمر ضائع کُند و بوقت مُردن افسوس برد کہ طالبی کہ از مُرشد قوت و نصیب ظاہر و باطن نیابد، آن مُرشد خام و ناتمام است۔

بیت

شہسوارم، شہسوارم شہسوار — غوث و قطب مرکب اند تہ زیر بار

واز چہل چلہ ریاضت افضل است یک شب ہمنشینی بقبر اولیاء اللہ

۱ـ این بیت از مولانای روم است۔

بے خطر ہو۔ اور اس میں کسی قسم کی چون و چرا نہ ہو۔

بیت

زبان پر تو اللہ اللہ کا ورد ہو، لیکن دل میں گائے اور گدھے یعنی نفسانی خواہشات رینگ رہی ہوں، تو ایسی تسبیحات (بھلا) کب اثر رکھتی ہیں؟

مُرشد کامل اور مُنتہی صاحب دعوت عامل وُہ ہے، جس کی ابتدا و انتہا ایک ہو، اور طالب اللہ کو حرف اعظم عطا کرے، جو تیس[۳۰] حروف میں گُم ہے یا اسم اعظم عطا کرے، جو ننانوے[۹۹] ناموں میں پوشیدہ ہے۔ حرف اعظم یا اسم اعظم کے بغیر طالب کا کام سرانجام نہیں ہوتا، خواہ وُہ ریاضت میں ساری عمر ہی ضائع کیوں نہ کر دے۔ اور مرتے وقت اسے ضرور افسوس ہوگا۔ کیونکہ جس مُرشد سے طالب اللہ کو ظاہری اور باطنی قوت و نصیب حاصل نہ ہو، وُہ مُرشد خام اور ناتمام ہے۔

بیت

مَیں شہسواروں کا شہسوار ہوں۔ اور تمام غوث و قطب زمین کے نیچے (قبروں میں) میری سواری ہیں۔

کسی صاحب تصرف ولی اللہ کی قبر کی ایک رات کی ہمنشینی ریاضت کے چالیس چلّوں سے افضل ہے۔ صاحب تصرف اُسے کہتے ہیں کہ جس کے دروازے پر

کہ صاحب تصرف است و صاحب تصرف آن را گویند کہ بہ دروازۂ او آدمی و حیوانات و جمادات و اقلیم از قاف تا قاف در حکم تصرف او باطن و ظاہر باشد۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی رَسُوْلِ خَیْرِ خَلْقِہٖ وَنُوْرِ عَرْشِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

تَمَّتْ بِالْخَیْرِ

مشرق سے لے کر مغرب تک کے تمام انسان اور حیوان آئیں اور بستر سلطنتیں ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک ظاہری اور باطنی طور پر اس کے زیر تصرف ہوں۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی رَسُوْلِ خَیْرِ خَلْقِہٖ وَنُوْرِ عَرْشِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

تَمَّتْ بِالْخَیْرِ